وفاقی وزارتِ تعلیم وپیشہ ورانہ تربیت حکومتِ پاکستان

اور "اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان" کے نمائندہ علماء کرام سے منظور شدہ

مطالعۂ قرآنِ حکیم

برائے طلباء وطالبات

حصّہ سوم

نام ____________________

ولدیت / سرپرست ____________________

کلاس ____________ سیکشن ____________

اسکول ____________________

"مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات" کے شائع شدہ حصّوں کی اشاعت کی تفصیلات

- حصّہ اوّل .... طبع اوّل تا دہم۔ ۲۰۱۰ء تا ۲۰۱۷ء۔ کل تعداد: ۱۱۵۱۷۵۰
- طبع جدید .... جولائی ۲۰۱۸ء۔ تعداد: ۵۰۰۰۰۰
- حصّہ دوم .... طبع اوّل تا نہم۔ ۲۰۱۱ء تا ۲۰۱۸ء۔ کل تعداد: ۵۰۲۰۰۰
- طبع جدید .... جولائی ۲۰۱۹ء۔ تعداد: ۱۰۰۰۰۰
- حصّہ سوم .... طبع اوّل تا ہشتم۔ ۲۰۱۲ء تا ۲۰۱۸ء۔ کل تعداد: ۲۴۵۰۰۰
- طبع جدید .... جولائی ۲۰۱۹ء۔ تعداد: ۱۰۰۰۰۰
- حصّہ چہارم .... طبع اوّل تا ششم۔ ۲۰۱۳ء تا ۲۰۱۸ء۔ کل تعداد: ۱۵۵۰۰۰
- طبع جدید .... جولائی ۲۰۱۹ء۔ تعداد: ۱۰۰۰۰۰
- حصّہ پنجم .... طبع اوّل تا چہارم۔ ۲۰۱۵ء تا ۲۰۱۸ء۔ کل تعداد: ۱۲۴۰۰۰
- طبع جدید .... جولائی ۲۰۱۹ء۔ تعداد: ۸۰۰۰۰
- حصّہ ششم .... طبع اوّل ۲۰۱۸ء ۔ کل تعداد: ۳۵۰۰۰
- طبع جدید .... جولائی ۲۰۱۹ء۔ تعداد: ۷۰۰۰۰
- حصّہ ہفتم .... طبع اوّل جولائی ۲۰۱۹ء۔ تعداد: ۷۰۰۰۰

زیرِ اہتمام .... شعبہ تصنیف و تالیف۔ قرآن پروگرام (دی علم فاؤنڈیشن)

پتہ .... ۶۳/۳، بلاک نمبر ۳، دہلی مرکنٹائل کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی،
پوسٹ کوڈ ۷۴۸۰۰، کراچی، پاکستان

فون نمبر .... ۳۴۳۰۴۴۵۰، ۳۴۳۰۴۴۵۱ (۲۱-۹۲+)

موبائل نمبر ۰۳۳۵-۳۳۹۹۹۲۹

ای میل .... tif1430@gmail.com /info@tif.edu.pk

ویب سائٹ .... www.tif.edu.pk

عرضِ ناشر

اللہ ﷻ کے فضل و کرم سے انتہائی ذمہ داری کے ساتھ ہر ممکن کوشش کی گئی ہے کہ مطالعۂ قرآنِ حکیم کے نصاب کی تمام تر کوتاہیوں سے پاک بہترین اشاعت کا اہتمام ہو۔ تاہم خدانخواستہ دورانِ طباعت اعراب، جلد بندی یا دیگر کوئی کوتاہی جو سہواً ہوگئی ہو آپ کی نظر سے گزرے تو ادارہ کو مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ کی اشاعت میں اسے درست کیا جاسکے۔

یہ کتاب رضائے الٰہی کی خاطر بلا ہدیہ فراہم کی جاتی ہے۔

ابتدائی کلمات

قرآنِ حکیم اللہ ﷻ کی وہ آخری کتاب ہے جو حضرت جبریل امین علیہ السلام لے کر آئے اور ہمارے پیارے نبی حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کے مبارک دل پر نازل ہوئی۔ وہ ہمارے لئے ہدایت اور دنیا وآخرت میں کامیابی کا ذریعہ ہے۔ ہمارے لئے قرآنِ حکیم ایک فیصلہ کن کلام کی حیثیت رکھتا ہے جیسا کہ اللہ ﷻ نے فرمایا "بے شک یہ (قرآن) ایک فیصلہ کن کلام ہے۔ (سورۃ الطارق ۸۶، آیت:۱۳)

اس دنیا میں ہمارا عروج وزوال قرآنِ حکیم ہی سے وابستہ ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "بے شک اللہ ﷻ اِس قرآن کی بدولت قوموں کو عروج عطا فرمائے گا اور اس (کو ترک کرنے) کی وجہ سے بہت (سی قوموں) کو ذلیل ورسوا کرے گا۔" (صحیح مسلم)

حضرت سیدنا علی کرّم اللہُ وجہہٗ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عنقریب بہت فتنے ہوں گے۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! ان سے کیسے بچا جاسکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کتاب اللہ (کو پیشِ نظر رکھو) اس میں تم سے پہلوں کی خبریں ہیں اور جو بعد میں پیش آنے والا ہے اس کی اطلاعات ہیں، جو تمہارے درمیان مسائل ہیں ان کے بارے میں بھی اس میں فیصلے ہیں، یہ قول فیصل ہے، کوئی کھیل مذاق نہیں، جو اسے حقیر جان کر چھوڑے گا اللہ ﷻ اس کا غرور خاک میں ملادے گا، اور جو کسی اور جگہ سے ہدایت ورہنمائی تلاش کرے گا اللہ ﷻ اسے گمراہ کردے گا، یہ قرآن حکیم اللہ ﷻ کی عطا کردہ مضبوط رسی ہے، اسی میں بڑی محکم نصیحتیں ہیں اور یہی صراطِ مستقیم ہے۔ (جامع ترمذی، بحار الانوار)

آخرت میں بھی ہماری کامیابی کا دارومدار قرآن حکیم کے احکام پر عمل کرنے اور رسول اللہ ﷺ کی کامل اتباع کے ساتھ وابستہ ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "قرآن تمہارے حق میں دلیل ہوگا یا تمہارے خلاف۔" (صحیح مسلم)

چنانچہ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم قرآن اور صاحبِ قرآن "حضور نبی کریم ﷺ" کے ساتھ اپنا تعلق مضبوط بنائیں۔ ان پر دل سے ایمان رکھیں، اور کتاب اللہ کی باقاعدہ تلاوت کریں، اِسے سمجھیں، اِس پر عمل کریں اور اِسے دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کریں۔ ابتدائی عمر میں جو بات ذہن میں بٹھادی جاتی ہے اس کے پختہ اور دیرپا اثرات کے بارے میں کوئی دو آراء نہیں ہوسکتیں۔ الحمدللہ ہمارے معاشرے میں ابتدائی عمر میں قرآنِ حکیم کی ناظرہ تعلیم اور حفظِ قرآن کا اہتمام کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے زندگی بھر قرآنِ حکیم کی تلاوت کرنا آسان ہوجاتا ہے۔ اسی طرح اگر ابتدائی عمر ہی سے قرآنِ حکیم کے مفہوم اور معانی سکھانے کی طرف توجہ دی جائے تو اُمید ہے کہ قرآنی تعلیمات کو سمجھنا، یاد رکھنا اور قرآنی ہدایات کے مطابق زندگی گزارنا آسان ہوجائے گا۔

"مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات" آسان اور عام فہم انداز میں ابتدائی عمر سے قرآنِ حکیم سے تعلق جوڑنے کی ایک مربوط اور منظّم کوشش ہے۔ قرآنِ حکیم کا یہ نصاب طلباء وطالبات کو ان کی عصری تعلیم ہی کے دوران "اسلامیات" کے عمومی نصاب کے ساتھ ہی پڑھایا جائے گا۔ اُمید ہے کہ اِن شاء اللہ سات سالوں (تقریباً ۳۵۰ گھنٹوں) میں طلباء وطالبات پورے قرآنِ حکیم کے ترجمہ، مختصر تشریح، اہم مضامین اور عملی ہدایات سے واقف ہوجائیں گے۔ اس طرح اُن کے لئے عملی زندگی قرآنی تعلیمات کے مطابق بسر کرنا ممکن ہوسکے گا۔ یوں افراد کی تبدیلی ایک صالح معاشرہ کے قیام کا ذریعہ بن سکے گی۔

اللہ ﷻ سے دعا ہے کہ وہ "مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات" کی تکمیل اور تدریس ہمارے لئے آسان فرمائے، ہماری یہ کاوش قبول فرمائے اور جو طلباء وطالبات اس سے استفادہ کریں انہیں ہم سب کے لئے صدقۂ جاریہ بنائے۔ آمین

”مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات“ کی خصوصیات

۱- ”مکمل قرآنِ حکیم“ کا ۷۰ سے زائد معتبر اور معروف تراجم سے انتخاب کر کے ”عام فہم اور آسان ترجمہ“ مرتب کیا گیا ہے۔

۲- ”دو رنگوں کے استعمال“ سے ترجمہ کو عربی متن سے ہم آہنگ اور بامحاورہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

۳- آیات کی تشریح کے حوالے سے ”اہم نکات“ لکھنے نیز اسباق سے متعلق کوئی تحریری کام کرنے کے لئے ”سادہ صفحات“ بھی دیئے گئے ہیں۔

۴- حتی الامکان ”مشکل اصطلاحات اور ذو معنی الفاظ سے اجتناب“ کیا گیا ہے۔

۵- ”بچوں کی ذہنی سطح اور دلچسپی“ کو مدّ نظر رکھتے ہوئے نصاب مرتب کیا گیا ہے۔ چنانچہ ”مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات“ کے حصّہ اوّل میں قرآن اور صاحبِ قرآن کے عنوان سے حضور نبی کریم ﷺ کی حیاتِ طیبہ اور فضائل و کمالات کے حوالہ سے چند بنیادی باتیں، سورۃ الفاتحہ، سورۃ الصّٰفّٰت، آخری دس سورتیں اور چھ رسولوں (حضرت آدم علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ہود علیہ السلام، حضرت صالح علیہ السلام، حضرت شعیب علیہ السلام اور حضرت یونس علیہ السلام) کے قصّے، حصّہ دوم میں تیسویں پارے کی سورتوں (سُوْرَۃُ النَّبَا سے سُوْرَۃُ الْھُمَزَۃ) کے ساتھ ساتھ حضور نبی کریم ﷺ کے فضائل و مکارم اور معجزات کے حوالہ سے چند آیات مبارکہ اور احادیث، حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصّے، حصّہ سوم میں شمائل النبی ﷺ سے متعلق ایک تفصیلی مضمون اور حضرت یوسف علیہ السلام کا قصّہ اور حصّہ چہارم میں حضرت زکریا علیہ السلام، حضرت مریم علیہا السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام اور حضرت لوط علیہ السلام کے قصّوں کے ساتھ مکی سورتیں شامل کی گئی ہیں۔ حصّہ پنجم میں واقعہ معراج، تاریخ بنی اسرائیل، اصحاب سبت، اصحابِ کہف، باغ والے، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام اور ذوالقرنین کے قصّے شامل کیئے گئے ہیں۔ حصّہ ششم اور حصّہ ہفتم میں شامل مدنی سورتوں میں معاشرتی اور سماجی تعلیمات، ریاستی امور، غزواتِ نبوی ﷺ، جہاد اور قتال فی سبیل اللہ اور دیگر اہم موضوعات سے متعلق تفصیلات اور واقعات بیان کیئے جائیں گے۔

۶- سورتوں کے مطالعہ سے قبل ان کا ”شانِ نزول اور تعارف“ بیان کیا گیا ہے۔

۷- آیاتِ قرآنی کی روشنی میں انبیاء کرام علیہم السلام کے قصّے ”آسان اور دلچسپ انداز“ میں ”معتبر مواد“ کے ساتھ مرتب کیئے گئے ہیں۔

۸- انبیاء کرام علیہم السلام کے قصّے بہتر طور پر سمجھانے کے لئے ”نقشوں کا استعمال“ بھی کیا گیا ہے تاکہ واقعات کے محل و مقام سے واقفیت حاصل ہو۔

۹- ہر سورت اور قصّہ کے آخر میں سبق آموز نکات ”علم و عمل کی باتیں“ کے عنوان سے آیاتِ قرآنی کے حوالہ جات کے ساتھ بیان کی گئی ہیں تاکہ قرآنِ حکیم کی فکری اور عملی ہدایات سے آگاہی ہو سکے۔

۱۰- ہر سورت اور قصّہ سے متعلق ”سمجھیں اور حل کریں“ کے عنوان سے مختلف مشقوں کو شامل کیا گیا ہے تاکہ طلبہ کی قرآن فہمی کا جائزہ لیا جا سکے۔

۱۱- طلبہ کو قرآنِ حکیم کے حوالہ سے عملی مشق کروانے کے لئے ”گھریلو سرگرمی“ کے عنوان سے دلچسپ سرگرمیاں تجویز کی گئی ہیں تاکہ طلبہ کے گھر والوں کا تعلق بھی قرآنِ حکیم کے ساتھ مزید بڑھ سکے۔

۱۲- طلبہ کی فکری اور عملی رہنمائی کے لئے ہر سبق میں ”فرمانِ نبوی ﷺ“، ”عملی بات“، ”کیا آپ جانتے ہیں؟“، ”معلوم کیجیے“ اور ”سوچیئے“ کے عنوانات سے اہم معلومات بھی دی گئی ہیں۔

۱۳- طلبہ کی سہولت کے لئے ”مشکل الفاظ کے معنی“ کتاب کے آخر میں اسباق کی ترتیب کے مطابق حروف تہجی کے لحاظ سے دیئے گئے ہیں۔

۱۴- اساتذہ کی تدریسی معاونت کے لئے ہر حصّہ کے ساتھ ایک جامع ”رہنمائے اساتذہ“ بھی تیار کیا گیا ہے۔ جس میں ہر آیت کے ضمن میں ”تشریحی نکات، علمی اور عملی پہلو، آیاتِ قرانی کے حوالہ جات اور احادیث مبارکہ“ الحمد للہ ۷۰ سے زائد تراجم اور تفاسیر کی روشنی میں مرتب کئے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں ”طریقہ تدریس“، ”مقاصدِ مطالعہ“ اور ”ربطِ سورت“ کے ساتھ ساتھ ”مشقوں کے جوابات“، ”اسباق کی منصوبہ بندی“ اور مزید ”عملی سرگرمیاں“ بھی شامل کی گئی ہیں۔ نیز مطالعۂ قرآنِ حکیم کی تدریس بہتر بنانے کے لئے ”عمومی تدریسی ہدایات“ بھی مرتب کی گئی ہیں مزید یہ کہ طریقہ تدریس کے عملی مظاہرہ کے لئے ”Demo Class“ بھی ریکارڈ کرائی گئی ہے۔ ”ماڈل پیپر اور عمومی پوچھے جانے والے سوالات (FAQs)“ بھی ”رہنمائے اساتذہ“ میں دیئے گئے ہیں۔

۱۵- ”مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات“ مرتب کرنے میں اس بات کا خصوصی طور پر اہتمام کیا گیا ہے کہ ”مسلکی اختلافات کے بیان سے گریز“ کیا جائے اور ان ہی اُمور اور تشریحات کو بیان کیا جائے جن پر عموماً سب کا اتفاق پایا جاتا ہے۔

۱۶- اس نصاب کو مرتب کرنے میں علماء کرام، حفاظِ کرام، اساتذہ کرام اور والدین کی ”مشاورت اور نظر ثانی“ سے استفادہ کیا گیا ہے۔

وفاقی وزارتِ تعلیم وپیشہ ورانہ تربیت حکومتِ پاکستان کی طرف سے علماء کرام کے اتفاق رائے اور منظوری کا تصدیق نامہ

No.F.1-1/2017-(NCC)
Academy of Educational Planning and Management (AEPAM)
Ministry of Federal Education & Professional Training
Taleemi Chowk, (Sarya Chowk), G-8/1, Islamabad
Ph: (051) 9260674, Fax: (051) 9261359

Dr. Dawood Shah
Director General, AEPAM/
Convener of the Committee

19th February 2019.

Subject: COMPULSORY TEACHING OF THE HOLY QURAN

The compulsory teaching of the Holy Quran Act, 2017 was passed by the Parliament. The Act ensures compulsory teaching of the Holy Quran to Muslim students in all educational institutions in Islamabad Capital Territory and also in all the public sector educational institutions owned and controlled by Federal Government.

2. In pursuance of the recommendations made by Ittehad Tanzeemat-ul-Madaris Pakistan (ITMP), the Ministry of Federal Education and Professional Training constituted a committee comprising the representatives from all Masalik. The main purpose of the committee is to reach consensus on the translation of the Holy Quran and Teachers Guide developed by ILM Foundation, Karachi. The translation of the Holy Quran and Teacher Guide consists of seven parts.

3. Until now 12 meetings of the committee have been held. Consensus has reached on about 70% on the Translation of the Holy Quran and Teachers Guide. There is complete consensus by all the Masalik on first three parts of the translation of the Holy Quran and Teachers Guide and each of the Masalik has given written statement of no objection (copy enclosed). After incorporating views/ comments, given by the committee members representing each Maslik, the ILM Foundation has finalized first three parts of the translation of the Holy Quran and Teachers Guide, and ready for printing.

4. The Ministry of Federal Education and Professional Training grants permission to the ILM Foundation, Karachi for printing and publishing of first three parts of the Holy Quran and Teachers Guide to be taught to all Muslim students in all public educational institutions. Moreover, the ILM Foundation cannot make any changes and amendments in the translation of the Holy Quran and Teacher Guide of first three parts without the prior approval of the committee.

Best regards,

Yours sincerely,

(Dr. Dawood Shah)

Program Director
The ILM Foundation
69/3 Block-3, DMCH Society, Karachi.

نصاب "مطالعۂ قرآنِ حکیم" کے بارے میں چند معروف علماء کرام اور ماہرین تعلیم کے تاثرات سے اقتباسات

مفتی محمد تقی عثمانی صاحب (نائب صدر جامعہ دارالعلوم کراچی، چیئرمین شریعہ کونسل بحرین)

اس کتاب کا مقصد اسکول کے بچوں اور بچیوں کو قرآن کریم سے مناسبت پیدا کرنا اور اس کی بنیادی تعلیمات اور واقعات آسان زبان اور اسلوب میں پیش کرنا ہے، کتاب کی ورق گردانی سے اندازہ ہوا کہ بحیثیتِ مجموعی یہ کتاب اس مقصد میں کامیاب ہے، اور بچوں کی ذہنی سطح کو سامنے رکھتے ہوئے انہیں مفید معلومات آسانی کے ساتھ فراہم کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو بچوں کیلئے نافع بنائے۔

مفتی منیب الرحمٰن صاحب (صدر تنظیم المدارس، مہتمم دارالعلوم نعیمیہ کراچی)

ان کتابوں میں منتخب انبیاءِ کرام علیہم السلام کی سوانح کو دل نشین اور سہل انداز میں ترتیب دیا گیا ہے۔ طلبہ میں اصلاحِ نفس (Self-Reform) اور احتسابِ ذات (Self-Accountability) کا شعور پیدا کرنے کے لئے "ہم نے کیا سمجھا؟" کے عنوان سے خود اپنا جائزہ لینے کے لئے تربیت کا اہتمام کیا گیا ہے۔ بحیثیتِ مجموعی یہ ایک قابلِ قدر اور قابلِ تحسین کاوش ہے۔ یہ سارا سلسلہ ادارے کے مؤسسین کے اخلاص اور دینی جذبے کا مظہر ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اِس کاوش کو ماجور فرمائے، اِس کے فیض کو دوام اور قبولِ عام نصیب فرمائے۔

مولانا محمد اسماعیل صاحب (چیئرمین متحدہ علماء بورڈ، چیف خطیب خیبر پختونخوا)

عموماً قرآن کا ترجمہ، تفسیر لکھنا یا بیان کرنا اپنی حساسیت (Sensitivity) کے باوجود نسبتاً آسان کام ہے، لیکن اس سے کورس کی کتاب بنانا اور ٹیکسٹ بُک کی شکل دینا بڑا دل گردے کا اور کٹھن کام ہے اور یہی مشکل کام دی علم فاؤنڈیشن کراچی نے انجام دیا ہے کہ پورے قرآن کو مختلف سیریز میں تقسیم کر کے طلبہ کی صلاحیتوں کے مطابق اسے مرتب کیا ہے اور پھر اسے نصاب کی کتاب بنا کر اسکولوں کے طلبہ کے لئے انتہائی آسان کر دیا گیا ہے۔

اس لئے بجاطور پر کہا جاسکتا ہے کہ یہ نصاب اپنی مثال آپ ہے۔ یہ بات انتہائی اطمینان کا باعث ہے کہ اس کے تیار کرنے میں تمام مکاتبِ فکر کے جیّد علماء اور مفسرین کرام کی کاوشوں سے بھرپور مدد لی گئی ہے اور یوں اسے تمام مکاتبِ فکر کے لئے قابل قبول بنا دیا گیا ہے۔ اس نصاب کی سب سے اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس میں کہیں بھی فرقہ واریت یا کسی قسم کی عصبیت کی بُو تک نہیں پائی جاتی بلکہ قرآن کی آفاقی دعوت کو محور بنایا گیا ہے۔ اس سے یہ اُمید پیدا ہو گئی ہے کہ ہمارے بچے اور بچیاں اس نصاب کو پڑھ کر ہر قسم کے لسانی، گروہی، نسلی، قومی، علاقائی اور مذہبی فرقہ بندیوں سے آزاد ہو کر خالص قرآن و سنت کے ذریعے اپنے آفاقی دین "اسلام" کا فہم حاصل کر سکیں گے۔ گویا یہ نصاب فرقوں اور گروہوں میں تقسیم اس اُمت کو ایک بار پھر واحد بنانے کے لئے واحد اُمید کی حیثیت رکھتا ہے۔

مولانا محمد مظفر شیرازی صاحب (فاضل اسلامک یونیورسٹی مدینہ منورہ، وائس چانسلر جامعہ عمر بن عبد العزیز الاسلامیہ سیالکوٹ)

یہ نصاب سلیس اور سہل ہے۔ چھوٹی عمر کے طلبہ کے لئے نہایت مفید اور آسان ہے۔ بعض آیات کے ساتھ دیئے ہوئے نقشہ جات کی وجہ سے طلبہ کے لئے انتہائی دلچسپ ہے۔ طلبہ کی ذہنی استعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے ترتیب دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہستی پاک قرآنِ کریم کے لئے آپ کی خدمات جلیلہ کو شرف قبولیت سے نوازے اور آپ کی اس عمدہ کاوش کو دنیا میں باعث برکت اور آخرت میں باعث نجات بنائے۔ آمین

ڈاکٹر محمد محسن نقوی صاحب (ماہر تعلیم)

الحمد للہ! زیر نظر سلسلۂ کتب ہمارے برادرانِ دینی علماء و فضلاء نے ترتیب دیا ہے۔ جدید اسلوب کے ذریعہ قرآنِ مجید کے مختلف مقامات کا مطالعہ، اس کی زبان و بیان کی تشریح، حلّ مطالب، تمرینات، شگفتہ بیانی نیز تعقید سے پاک اسلوب اس کی نمایاں خصوصیات ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس سلسلۂ کتب کے مصنفین، مرتبین، حسن افزائی کے ذمہ دار حضرات اور ناشرین کی مساعیٔ جمیلہ کو قبول فرمائے اور طالبانِ قرآن کو اس سلسلۂ کتب سے بھرپور استفادے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

مولانا محمد سیف البر سکر گاہی صاحب (فاضل وفاق المدارس العربیہ، مرکزی ناظم اعلیٰ ٹرسٹ جمیعت تعلیم القرآن)

دی علم فاؤنڈیشن نے اکابرین کی تفاسیر وتراجم کو سامنے رکھتے ہوئے خاص طور پر اسکولز کے طلبہ کیلئے جو نصاب ترتیب دیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ اسباق کا حاصل، تمارین اور گھریلو سرگرمیاں وغیرہ متعلمین و متعلمات کیلئے انتہائی مفید ثابت ہونگی ان شاء اللہ۔ امید واثق ہے کہ یہ نصاب فہمِ قرآن حکیم کیلئے انتہائی مؤثر کردار ادا کریگا۔ اس میں سب سے زیادہ خاص بات یہ ہے کہ جملہ نصاب میں ان اُمور اور تشریحات کو بیان کرنے کا خصوصی اہتمام کیا گیا ہے جن میں عموماً سب کا اتفاق پایا جاتا ہے۔ جس سے بچوں کا یہ ذہن بنے گا کہ ہمارا دین اختلافات کا مجموعہ نہیں ہے اس طرح قربتوں کو فروغ ملے گا اور جو فاصلے بلکہ خلیجیں مسلمانوں کے درمیان پیدا ہو گئی ہیں وہ رفتہ رفتہ کم ہو جائیں گی (ان شاء اللہ تعالیٰ) دل و جان سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دی علم فاؤنڈیشن کے جملہ ذمہ داران کی خدمات اور کاوشوں کو قبول فرمائے اور دنیا اور آخرت کی کامیابیوں سے ہمکنار فرمائے اور ادارے کو خوب ترقی عطا فرمائے۔ (آمین)

مولانا حکیم محمد مظہر صاحب (مہتمم جامعہ اشرف المدارس کراچی)

اس کتاب میں بچوں کی ذہنی سطح کو سامنے رکھتے ہوئے قرآنی آیات کا ترجمہ عام فہم انداز میں پیش کیا گیا ہے، مجموعی لحاظ سے یہ کتاب بہت مفید ہے۔ اس کتاب کا مقصد اسکول کے بچوں اور بچیوں کو قرآن کریم سے مناسبت پیدا کرنا اور اس کی بنیادی تعلیم سے آگاہ کرنا ہے۔ یہ اپنے مقصد میں کامیاب ثابت ہوگی ان شاء اللہ۔

شیخ الحدیث مولانا مفتی عطاء الرحمن صاحب (مہتمم جامعہ مدنیہ بہاولپور)

قرآنِ کریم ہی مسلمانوں کی دنیاوی اور اخروی فلاح و بہبود کا واحد ضامن ہے۔ افسوسناک صورتِ حال یہ ہے کہ جس قوم کو یہ کتاب عطا کی گئی وہی آج اس کتاب سے بیگانہ اور انجان نظر آتی ہے۔ دین بیزاری اور مغربیت کی چکا چوند کے اس دور میں بعض اہلِ دل ایسے بھی ہیں جو قرآنِ کریم کی تعلیمات کو سہل سے سہل انداز میں ڈھال کر گھر گھر پہنچانے کی سعی کر رہے ہیں۔ انہی باہمت لوگوں میں دی علم فاؤنڈیشن کے اصحاب بھی ہیں۔ جنہوں نے ماشاء اللہ علماء کرام کی زیر نگرانی سکول اور کالج کی درس گاہوں کے لئے انتہائی آسان اور جدید طرزِ تدریس سے ہم آہنگ مطالعہ ٔقرآنِ حکیم کا نصاب تشکیل دیا ہے۔ مجموعی طور پر نصاب اپنی ترتیب اور انتخابِ مضامین کے لحاظ سے بہترین ہے۔ دی علم فاؤنڈیشن کے تمام رفقاء کار اس خدمت کے لئے مبارکباد کے مستحق ہیں۔ اللہ ﷻ ان حضرات کی مساعی کو قبولیت سے نوازے اور امت کو تا دیر ان سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

جسٹس دوست محمد خان صاحب (جسٹس سپریم کورٹ آف پاکستان)

”مطالعہ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات“ کا نصاب اسلامی اقدار کی نشو نما میں گراں قدر خدمت ہے جو قابل ستائش ہے کیونکہ قرآنی علوم اوج ثریا اور دل بینا عطا کرتے ہیں۔ دی علم فاونڈیشن کی طرف سے یہ کوشش دوسرے تدریسی اداروں کو بھی رہنمائی مہیا کرے گی۔ اس کا مطالعہ جاں گداز ہے۔ بصارت کے ساتھ بصیرت کو اجاگر کرنے والا ہے تاکہ قوم کے معماروں کا مستقبل تاریکی سے پرے رہے۔ اللہ آپ کو سلامت اور خوش رکھے۔

مولانا ڈاکٹر قاری محمد ضیاء الرحمٰن صاحب (چیئرمین القرآن ایجوکیشن ٹرسٹ، انچارج فیصل مسجد اسلام آباد)

دی علم فاؤنڈیشن کا مرتب کردہ نصاب مطالعۂ قرآن حکیم برائے طلباء وطالبات پاکستان کے لاکھوں عصری و دینی تعلیمی اداروں کے طلبہ کے علم و عمل، کردار واخلاق اور فکری نشو و نما کے لئے سنگ میل کا کام دے گا۔ جس کے ذریعہ ہم نہ صرف اپنی کھوئی ہوئی اخلاق قدروں اور گم کردہ قائدانہ مقام سے آشنا ہوں گے بلکہ پورے عالم انسانیت کے لئے مؤثر اور مفید ثابت ہونگے، مطالعۂ قرآن حکیم کورس کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ ہر طرح کی فرقہ ورانہ سوچ سے بلند تر اور اتحاد امت کا ترجمان ہے۔

ونگ کمانڈر ڈاکٹر مولانا ضمیر اختر خان صاحب (ڈائریکٹر شعبہ امورِ دینیہ۔ پاکستان فضائیہ، فاضل علوم اسلامیہ)

دی علم فاؤنڈیشن نے عصری تعلیمی اداروں کے لئے مطالعۂ قرآن حکیم کا نصاب ترتیب دے کر ملت اسلامیہ پاکستان کی خاص طور پر اور امت مسلمہ کی عام طور پر خدمت کا عظیم فریضہ ادا کیا ہے۔ دی علم فاؤنڈیشن کا بڑا کارنامہ (Herculean Task) پورے قرآن مجید فرقان حمید پر محیط ان کتب کی ترتیب وتدوین ہے۔

Prof. Dr. Masoom Yasinzai (Rector International Islamic University-Islamabad)

Its very impressive work on Quranic teachings 'Mutalae Quran-e- Hakeem'.I am greatly impressed by the ILM Foundation approach for introducing Quranic teaching with the help of stories of prophets and from the grass root level. Surely, ILM Foundation work will make a sustainable impact on the lives of future generations in their personal lives as practicing Muslims and in the society at large.

دی سیٹیزن فاؤنڈیشن (شعبۂ نصاب)

مختلف رنگوں کا استعمال بچوں کے لئے بہت interactive ہے اور قرآن فہمی میں معاون ہے۔ اس کتاب کی مشقیں بہت اچھی ہیں۔ اس نصاب میں کوئی ایسا مواد نہیں جس سے طلباء و طالبات میں انتہا پسندی پیدا ہو رہی ہو۔ نصابِ قرآن بچوں کی اخلاقی تربیت میں بھی بہت معاون ہے۔ بحیثیت مجموعی بہت اچھی کاوش ہے یقیناً اس کے اچھے نتائج سامنے آئیں گے۔

مفتی محمد قمر الحسن صاحب (استاد الحدیث جامعہ حمادیہ، شرعیہ ایڈوائزر ٹرسٹ جمعیت تعلیم القرآن، ایڈوکیٹ ہائی کورٹ)

طلبا و طالبات میں اسلامی کردار و تشخص اور ایمانی جذبہ و قوت پیدا کرنے کے لئے اس میں جو محنت کی گئی ہے اس کو دیکھ کر بے اختیار زبان سے آفرین کے الفاظ نکل گئے۔ ہر سورت کے شروع میں اس کا مقصد اور جاندار خلاصہ کا پیش کرنا بڑا مفید ہے۔ "علم و عمل کی باتیں" کے عنوان قرآنِ حکیم کی فکری اور عملی ہدایت سے آگاہی دلانے کا طریقہ بھی نہایت مؤثر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کو دین کی اشاعت اور جذبہ ایمانی کا ذریعہ بنا دیا ہے۔

قاری سید علی عابد نقوی صاحب (اعزازی مشیر اسلامی نظریاتی کونسل، منتظم اعلیٰ امامیہ دار التجوید، بین الاقوامی قصر قرآنِ پروجیکٹ اسلام آباد)

مجھے انتہائی خوشی ہوئی کہ ادارہ نے مسلکی اختلافات سے پرہیز کرتے ہوئے طلباء و طالبات میں حقیقی قرآنی روح سے آگاہ کرنے کا بہترین اہتمام کیا ہے۔ میں اس عمل کو قابل تحسین قرار دیتا ہوں۔ وزارتِ مذہبی امور سے چالیس سال سے مربوط ہوں۔ علم فاؤنڈیشن کے افراد ادارہ میں ملازمت نہیں بلکہ نظریاتی بنیادوں پر کام کر رہے ہیں۔ موجودہ پر اشوب دور میں علم فاؤنڈیشن کا قرآنی حوالے سے کام بہت بلند ہے۔ جس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔

مفتی محمد منظور علی خان قادری حنفی صاحب (فاضل علوم شرقیہ، خطیب اعلیٰ غوثیہ مسجد، گلشن حدید کراچی)

پانچویں کلاس سے دسویں کلاس کے بچوں کے لئے انبیاء کرام علیہم السلام کے قرآنی واقعات پر مشتمل جو نصاب پیش کیا گیا ہے یہ بچوں کے لئے بہت مفید ثابت ہو گا۔ اس ترجمہ میں کسی مقام پر مجھے کوئی غلطی یا بے ادبی نظر نہیں آئی۔ یہ ترجمہ مسلک اہلسنت کے مطابق بالکل درست ہے۔ اس وقت اس کام کے لئے جو لوگ جانی اور مالی تعاون کر رہے ہیں وہ لائق تحسین ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس کا اجر عظیم عطا فرمائے۔

Muhammad Rafique Tahir (Joint Education Adviser, Ministry of Federal Education Govt of Pakistan)

The ILM Foundation has devised the Holy Quran Urdu translation books / course consists of seven parts. The Ministry of Federal Education & Professional Training has constituted a committee which consist of representatives of Ittehad Tanzeemat-ul-Madaris Pakistan to reach consensus regarding translation of the Holy Quran and Teachers Guide. The process of review is going on successfully. The council of Islamic Ideology has also highly appreciated this effort and suggested to form an Ulema Committee for providing guidelines. The Ministry of Federal Education and Professional Training too appreciate the efforts of The ILM Foundation and term it as an excellent support towards the implementation of Compulsory Teaching of the Holy Quran Act 2017.

نوٹ: الحمد للہ مذکورہ بالا علماء کرام اور معزز شخصیات کے علاوہ بھی دیگر تعلیمی اداروں کے سربراہان، علماء کرام اور ماہرین تعلیم نے اپنے قیمتی تأثرات سے نوازا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فہرست مضامین

تلاوت اور ترجمۂ قرآن کے چند آداب

نوٹ: تلاوتِ قرآن، فہم قرآن اور تجوید کی اہمیت مع قرآنِ حکیم کی بنیادی معلومات مطالعہ قرآنِ حکیم حصّہ اوّل میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔

۱۔ پاک صاف اور باوضو ہو کر قرآنِ حکیم کی تلاوت کرنی چاہیئے۔

۲۔ تلاوت شروع کرنے سے پہلے تعوذ (اَعُوْذُ بِاللّٰہِ) اور تسمیہ (بِسۡمِ اللّٰہِ) پڑھنی چاہیئے۔

۳۔ تجوید کے ساتھ تلاوت کی کوشش کرنی چاہیئے۔

۴۔ تلاوت کرتے ہوئے رب العالمین اور اس کے کلام کی عظمت بھی دل میں موجود ہونی چاہیئے۔

۵۔ تلاوت آہستہ اور بلند آواز سے کی جاسکتی ہے۔ البتہ یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ بلند آواز تلاوت سے کسی کے کام یا آرام میں خلل نہ ہو۔

۶۔ سجدۂ تلاوت والی آیت پر سجدہ ادا کرنا چاہیئے۔

۷۔ جب کوئی دوسرا تلاوت کر رہا ہو تو اسے خاموشی اور توجہ سے سننا چاہیئے۔

۸۔ ترجمہ اور تشریحات کے مطالعہ کے وقت خوب غور و فکر کرنا چاہیئے تاکہ آیات کا مفہوم اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے۔

۹۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت و اطاعت کے جذبہ سے سرشار ہو کر احکام دین سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی نیت سے قرآنِ حکیم کا بغور مطالعہ کرنا چاہیئے۔

۱۰۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و رفعت اور جنت و خوشخبری والی آیات کا ترجمہ پڑھتے وقت اظہار خوشی اور شکر کے ساتھ اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے جنت کی دعا مانگنی چاہیئے۔

۱۱۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے غضب، جہنم اور اس کے عذاب والی آیات کا ترجمہ پڑھتے وقت اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا خوف رکھتے ہوئے جہنم کے عذاب سے نجات کی دعا مانگنی چاہیئے۔

۱۲۔ تلاوت کے آخر میں اپنی، اپنے والدین، اساتذہ، مرحومین اور پوری امت مسلمہ کی سلامتی، بھلائی اور مغفرت کے لئے دعا مانگنی چاہیئے۔

طلبہ کے لئے اہم ہدایات

تمام طلباء و طالبات اس نصاب کے مطالعہ کے دوران درج ذیل باتوں کو خاص طور پر ذہن نشین رکھیں۔

۱۔ مطالعۂ قرآنِ حکیم کی کتاب کے ادب اور حفاظت کا بھرپور انتظام کریں اور اس کی جلد بندی بھی کروائیں یہ خیال کرتے ہوئے کہ آپ آئندہ بھی اس سے استفادہ کرتے رہیں گے۔

۲۔ مطالعۂ قرآنِ حکیم میں پیش کیئے گئے ترجمہ کا انتخاب بہت سے علماء کرام اور بزرگانِ دین کے معروف تراجم سے کیا گیا ہے۔ اس حوالہ سے ان معزز شخصیات کی عظیم جدوجہد اور بے لوث خدمات کی ہمیں قدر کرنی چاہیئے اور انہیں اپنا محسن سمجھنا چاہیئے اور ان حضرات کو بھی خراج تحسین پیش کرنا چاہیئے جنہوں نے اس نصاب کو خوب سے خوب تر بنانے کیلیئے محض اخلاص کی بنیاد پر یہ کام کیا۔

۳۔ اس نصاب میں قرآنِ حکیم کے ترجمہ اور اس کی بنیادی تعلیمات سے آگاہی فراہم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ دینی مسائل اور قرآنِ حکیم کے احکامات کی تفصیل جاننے کے لئے علماء کرام سے رجوع کرنا چاہیئے۔

۴۔ اس نصاب کا ایک اہم مقصد قرآنِ حکیم کے بنیادی پیغام اور ہدایات سے طلبہ کو واقف کرانا ہے۔ البتہ اس مطالعہ کے نتیجہ میں اپنے آپ کو اس قابل سمجھنا کہ ہم خود قرآنِ حکیم سے مسائل اور احکامات اخذ کرسکتے ہیں اور ہمیں اہل علم سے کچھ سیکھنے کی ضرورت نہیں، ہرگز صحیح نہیں ہے۔

۵۔ قرآن حکیم کے مطالعہ کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث مبارکہ اور سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مطالعہ بھی بہت ضروری ہے کیونکہ قرآنی احکامات اور تعلیمات کی وضاحت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے قول اور عمل کے ذریعہ فرمائی۔ گویا قرآنِ حکیم کی عملی وضاحت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ سے میسر آئے گی۔ اس سلسلہ میں اپنے اساتذہ کرام اور اہل علم سے رہنمائی لیتے رہیں۔

سبق: ۱

صاحبِ قرآن۔۔۔ ہمارے پیارے نبی حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

وَاَحۡسَنُ مِنۡكَ لَمۡ تَرَقَطُّ عَيۡنِىۡ	وَاَجۡمَلُ مِنۡكَ لَمۡ تَلِدِ النِّسَآءُ
خُلِقۡتَ مُبَرَّأً مِّنۡ كُلِّ عَيۡبٍ	كَاَنَّكَ قَدۡ خُلِقۡتَ كَمَا تَشَآءُ

ترجمہ:

(اے اللہ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم!) آپ سے زیادہ حسین میری آنکھ نے کبھی نہیں دیکھا   اور آپ سے زیادہ حسین عورتوں نے جنا (ہی) نہیں

آپ ہر عیب سے پاک پیدا کیئے گئے   گویا کہ آپ اپنے حسب منشا پیدا کیئے گئے

بلغ العلےٰ بکمالہٖ	کشف الدُجیٰ بجمالہٖ
حسُنت جمیعُ خِصالہٖ	صلوا علیہ و آلہٖ

ترجمہ:

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بلندیوں پہ پہنچے اپنے کمال سے   چھٹ گئے اندھیرے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حسن وجمال سے

بہت ہی پیاری ہیں سبھی عادات آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی   آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آل پر سلام ہو

حیات انبیاءِ کرام علیہم السلام اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حسن وجمال کا تذکرہ

عام لوگوں کے مرنے کے بعد ان کے جسم میں تغیر و تبدل پیدا ہو جاتا ہے انبیاءِ کرام علیہم السلام اس سے مبرّا اور مُصفّیٰ (پاک و محفوظ) ہیں، ان کے اجسام بعد از وصال بھی صحیح وسالم رہتے ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ بے شک اللہ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاءِ کرام علیہم السلام کے اجسام کو کھائے (نقصان پہنچائے بلکہ) اللہ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی کے نبی زندہ ہیں (یہاں تک کہ) ان کو رزق (بھی) دیا جاتا ہے اور سرکار دو عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بارے میں قرآنِ مجید میں ہے کہ "آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ہر آنے والا لمحہ گزرے ہوئے لمحے سے بہتر ہے" تو نتیجہ یہ نکلا کہ میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جسم انور آج بھی صرف صحیح وسالم ہی نہیں ہے بلکہ ہر آنے والے لمحہ میں اللہ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی اس کی تابانی و شادمانی میں اضافہ کر رہا ہے۔ تو آیئے اب ہم اپنے پیارے نبی مکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس سراپا مبارک کو یاد کرتے ہیں کہ سرِ اقدس سے لے کر قدمِ ناز تک جہاں بھی نگاہ پڑتی ہے ہر عضو مبارک کا حسن یہی کہتا ہے کہ صرف مجھے ہی دیکھتے رہو اور صرف میری رعنائیوں میں ہی کھوئے رہو۔

جلوۂ والضحیٰ دیکھتے رہ گئے	حسنِ بدرُ الدُّجیٰ دیکھتے رہ گئے

سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دل رُبا سراپا اور ہوش رُبا حسن

سرکارِ دو عالم نورِ مجسم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی نے وہ حسن وجمال عطا فرمایا جس کی کماحقہٗ تعریف و توصیف سے زبان عاجز اور قلم قاصر ہے۔ جس نے جو کچھ بھی لکھا وہ اس سے بہت کم ہے جیسے میرے سرکار ہیں۔

اب میری نگاہوں میں جچتا نہیں کوئی	جیسے میرے سرکار ہیں ویسا نہیں کوئی

آپ ﷺ حسن و جمال اور خوبی و کمال کا مظہر ہیں۔ ساری کائنات کا حسن، جمالِ مصطفیٰ ﷺ کی ایک ادنیٰ جھلک ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے اوصاف مبارکہ بیان کرنے والا بالآخر یہ پکار اٹھتا کہ آپ ﷺ جیسا نہ کبھی پہلے دیکھا اور نہ آپ ﷺ کے بعد۔

تیرے خُلق کو حق نے عظیم کہا — تیری خَلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہو گا شہا — تیرے خالق حسن و ادا کی قسم

رسول اللہ ﷺ خود نہ صرف اپنی ذات و صفات کے اعتبار سے ہی معزز و مکرم تھے بلکہ دوسروں کی نگاہ میں بھی بڑے ذی شان تھے۔ آپ ﷺ کا قد مبارک اپنی قوم کے لوگوں میں درمیانے سے تھوڑا بلندی کی طرف مائل تھا مگر جب لوگوں میں جلوہ گر ہوتے تو سب سے قد آور نظر آتے۔ آپ ﷺ کا چہرۂ انور سورج کی طرح روشن تھا۔ آپ ﷺ کے چہرہ مبارک میں مناسب گولائی آپ ﷺ کے رخ زیبا کے حسن اور نورانیت کو مزید واضح کر رہی ہے یا یوں کہہ لیں کہ آپ ﷺ کا چہرۂ انور اس طرح چمکتا ہوا نظر آتا جیسے چودھویں رات کا چاند بلکہ چاندنی رات تھی اور سرخ دھاری دار لباس میں جب آپ ﷺ کو دیکھا گیا اور چاند کے ساتھ تقابل کیا گیا تو دیکھنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے یہی فیصلہ کیا کہ آپ ﷺ چاند سے بدر جہا خوبصورت ہیں۔

چاند سے تشبیہ دینا کیا یہی انصاف ہے — اس کے چہرے پر چھائیاں مدنی کا چہرہ صاف ہے
جو ساقیٔ کوثر کے چہرے سے نقاب اٹھے — ہر دل بنے میخانہ ہر آنکھ ہو پیمانہ

یا صاحب الجمال و یا سید البشر — من وجهك المنير لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقه — بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

ترجمہ:

اے صاحب حسن و جمال! اور اے انسانوں کے سردار ﷺ! — آپ ﷺ کے رخِ انور سے (تو) قسم ہے چاند بھی چمک اٹھا
آپ ﷺ کی تعریف و توصیف کا حق ادا کرنا ممکن ہی نہیں — جامع و مختصر بات یہ ہے کہ خدا کے بعد آپ ﷺ ہی اعلیٰ مرتبت ہیں

آپ تمام انبیاء کرام علیہم السلام میں سب سے زیادہ خوبصورت اور حسین ترین آواز والے ہیں۔

ایسا تجھے خالق نے طرح دار بنایا — یوسف کو ترا طالب دیدار بنایا

عمر گزرنے کے ساتھ ساتھ انسان کی جاذبیت میں کمی واقع ہو جاتی ہے مگر آپ ﷺ نے جبکہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ امامت کرا رہے تھے آخری بار حجرے کے پردے سے اپنے چہرۂ انور کو طلوع فرمایا تو دیکھنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ چہرۂ انور تو قرآن کا ورق معلوم ہو رہا تھا اور اس کیفیت کی بنا پر وہ بے قابو ہونے لگے قریب تھا کہ وہ دورانِ نماز آپ کے قدموں پر قربان ہو جاتے مگر اس مرقع حسن و جمال نے اشارے سے انہیں اپنے اوپر قابو پانے کا حکم دیا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ٹھہر گئے۔

آپ ﷺ کی پیشانی مبارک نہایت چوڑی، گولائی میں حسن و جمال کا مرقع کہ رات کے اندھیرے میں آپ ﷺ کی پیشانی مبارک چمکتی دمکتی نظر آتی۔ آپ ﷺ کی مبارک آنکھیں موٹی اور قدرے دراز تھیں جن میں لال رنگ کا ڈورا تیرتا اور حسن و جمال بکھیرتا نظر آتا اور ایسا معلوم ہوتا کہ آپ ﷺ نے آنکھوں مبارک میں سرمہ لگایا ہوا ہے جبکہ آپ ﷺ کی مبارک آنکھوں کی سیاہی اور سفیدی انتہائی صاف و شفاف انداز میں ظاہر ہو رہی ہوتی۔ اور آپ ﷺ کی پلکیں مبارک دراز، خم دار یا یوں کہیئے کہ چشمانِ مقدس پر گھنی سیاہ اور دراز پلکوں کا دلربا سایہ۔ آپ ﷺ کے ابرو مبارک کمانوں کی طرح خوبصورت خم دار آنکھوں پر لگائے ہوئے معلوم ہوتے، دور سے لگتا کہ دونوں حسین و جمیل مبارک ابروئیں ملی ہوئی ہیں۔

ان کے گیسو نہیں رحمت کی گھٹا چھائی ہے — ان کے ابرو نہیں دو قبلوں کی یکجائی ہے

لیکن حقیقتاً ان کے درمیان ایک رگ مبارک تھی جو جلال کے وقت ابھر آتی اور اس سے آپ کے جلال مبارک کو باآسانی پہچان لیا جاتا۔ آپ کے رخسار مبارک نہ زیادہ نہ کم، بلکہ مناسب گوشت سے بھرے ہوئے۔ آپ کی کھڑی و دراز بینی (ناک) مبارک میں ہلکا سا خم کہ حسن کے مطابق اٹھی ہوئی بینی مبارک پر ہلکا سا نور مبارک ظاہر ہوتا اور ہر چیز اپنی اپنی جگہ اپنا حسن نمایاں کرتی ہوئی نظر آتی۔ آپ کا دہن مبارک اعتدال کے ساتھ کشادہ تھا۔ حضور اکرم ﷺ کے لب ہائے مبارک کہ مقدس ہونٹ پتلے پتلے گلابی نرم و نازک تھے معلوم یہ ہوتا کہ گلاب کے پھول کی دو پنکھڑیاں رکھی ہوئی ہیں۔ آپ ﷺ کے مبارک دانت معلوم یہ ہوتا کہ پروردگار نے گویا موتی جڑ دیئے ہیں سامنے والے دونوں دانتوں مبارک میں ہلکی فراخی تھی جب آپ ﷺ گفتگو فرماتے یا مسکراتے تو موقع محل کی مناسبت سے نور کی کرنیں ظاہر ہوتیں کہ بعض اوقات دیواریں چمک اٹھتیں اور حجرہ مبارک جگمگ جگمگ کرتا نظر آتا کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس کی روشنی میں گری ہوئی سوئی تک اٹھالی۔

> سوزن گم شدہ ملتی ہے تبسم سے تیرے — رات کو صبح بناتا ہے اجالا تیرا

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بیان کے مطابق آپ کی داڑھی مبارک نہایت گھنی جس میں چند بال مبارک سفید دکھائی دیتے آپ کا سرِ اقدس اعتدال کے ساتھ بڑا اور آپ ﷺ کی زلفوں میں گھنگریالہ پن، جب آپ ﷺ سرِ اقدس کو ذرا زور سے جنبش دیتے تو مانگ خود بخود ظاہر ہو جاتی۔ آپ ﷺ کی زلفیں مبارک کبھی کانوں کی لو تک ہوتیں اور کبھی شانوں مبارک کو چھو رہی ہوتیں اور کبھی ان کے درمیان۔ الغرض یہ کہ

> روئے روشن پہ زلف سیہ دیکھ کر — ہم ضحیٰ اور سجیٰ دیکھتے رہ گئے

آپ ﷺ کی گردن مبارک مورتی کی گردن کی طرح تراشی ہوئی معلوم ہوتی اور چاندی کی طرح مائل بہ سرخی تھی، آپ ﷺ کے تمام اعضاء مبارک نہایت مناسب پر گوشت اور جوانی کے رعب و دبدبہ اور حسن و جمال سے بھرپور۔ پیٹ مبارک سینہ سے نکلا ہوا نہ تھا۔ اور سینہ مبارک فراخ و چوڑا، آپ ﷺ کے تمام جوڑ مضبوط اور جوانی کے محاسن کا مجموعہ، آپ ﷺ کے بدن مبارک کا وہ حصہ جس پر سورج کی روشنی پڑتی رہتی تھی اس کی ملاحت اس حصہ کی نسبت زیادہ تھی جو کپڑوں میں چھپا رہتا تھا۔ آپ ﷺ کا ایسا گندمی رنگ تھا کہ اس میں چمک نمایاں ہو جائے اسی لئے آپ ﷺ کی زیارت کرنے والا یوں محسوس کرتا کہ آپ ﷺ کا جسمِ انور سرخ و سفید چاندی میں ڈھلا ہوا ہے۔ جیسا کہ آپ ﷺ عمرۂ جعرانہ کے موقع پر جب احرام میں تھے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کے جسمِ اطہر کو دیکھ کر بلا اختیار کہا "كَأَنَّهُ سَبِيكَةُ فِضَّةٍ" معلوم یہ ہوتا ہے کہ آپ ﷺ سرخ و سپید چاندی میں ڈھلے ہوئے ہیں۔ آپ ﷺ کے سینۂ انور کے بالائی حصہ سے ناف تک تلوار کے انداز پر درمیان میں بالوں کی خوبصورت لکیر تھی اس کے علاوہ سینہ اطہر اور پیٹ مبارک بالوں سے خالی تھے مگر بازو اور شانوں مبارک پر آگے اور پیچھے کچھ بال مبارک آپ ﷺ کی مردانگی نمایاں کرتے نظر آتے، کلائیاں دراز اور ہتھیلیاں فراخ تھیں نیز ہتھیلیاں اور قدم پُر گوشت، ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیاں مناسب طور پر لمبی، پاؤں کے تلوے قدرے گہرے اور قدم ہموار کہ ان پر پانی نہیں ٹھہرتا تھا، جب چلتے تو قوت سے چلتے، وقار سے پاؤں اٹھاتے اور پرسکون کشادہ قدم چلتے۔ جب آپ ﷺ چلتے تو یوں معلوم ہوتا گویا بلندی سے اتر رہے ہیں اور زمین آپ ﷺ کے قدموں سے لپٹ رہی ہے جبکہ آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دوڑ رہے ہوتے تھے۔ آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک نرم اور بے حد خوبصورت پر گوشت کہ ہمہ وقت خوشبو پھوٹتی رہتی۔ آپ ﷺ کی پنڈلیاں مبارک موزوں گوشت کے ساتھ چمکدار اور قدم انور نہایت خوبصورت اور ایڑیاں مبارک نازک کہ زیادہ گوشت نہ تھا۔

> ایک ٹھوکر سے احد کا زلزلہ جاتا رہا — رکھتی ہیں کتنا وقار اللہ اکبر ایڑیاں

علم و عمل کی باتیں

۱۔ حضور نبی کریم ﷺ کے لئے ہر آنے والا لمحہ ہر گزرے ہوئے لمحہ سے بہتر ہے۔ ہمیں بھی اپنی زندگی کو حضور نبی کریم ﷺ سنت کے مطابق بہتر بنانے کی فکر کرنی چاہیئے۔
۲۔ انبیاء کرام علیہم السلام کے اجسام مبارکہ وصال کے بعد بھی ہمیشہ محفوظ و سلامت رہتے ہیں۔
۳۔ اللہ تعالیٰ کے بعد کائنات میں رسول اللہ ﷺ مقدس ترین ہستی ہیں۔
۴۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب مکرم ﷺ کو بے مثل حسن و جمال عطا فرمایا۔
۵۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اکرم ﷺ سے والہانہ عقیدت و محبت اور جانثاری کا اظہار کرتے تھے۔ ہمیں بھی ان کے نقش قدم پر چلنا چاہیئے۔
۶۔ حضور نبی کریم ﷺ کے اوصافِ مبارکہ بیان کرنے والا بالآخر یہ پکار اُٹھتا کہ آپ ﷺ جیسا نہ کبھی پہلے دیکھا اور نہ آپ ﷺ کے بعد۔
۷۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح ہمیں بھی رسول اللہ ﷺ کے اوصاف مبارکہ بیان کرنے کا اہتمام کرنا چاہیئے۔
۸۔ حضورِ اکرم ﷺ کی مبارک زلفوں کی زیادہ سے زیادہ لمبائی شانوں یعنی کاندھوں کے درمیان تک تھی۔ لہٰذا زلفیں رکھنے والے لوگوں کو بھی اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔
۹۔ رسول اللہ ﷺ جب چلتے تو پر وقار انداز سے اور نظریں جھکا کر چلتے۔ ہمیں بھی آپ ﷺ کی اطاعت کرتے ہوئے یہی پر وقار طریقہ اختیار کرنا چاہیئے۔
۱۰۔ خاتم الانبیاء حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ نہ صرف خود اپنی ذات وصفات کے لحاظ سے انتہائی معزز و مکرم تھے بلکہ دوسروں کی نگاہوں میں بھی بہت اعلیٰ مرتبت، محترم اور ذیشان تھے۔

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱۔ آپ ﷺ کے حسن و جمال اور اوصافِ مبارکہ کو بیان کرنے والے کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کیا فرماتے ہیں؟

____

____

۲۔ نبی کریم ﷺ کی پیشانی مبارک کا حسن و جمال کیسا تھا؟

____

____

۳۔ رسول اللہ ﷺ کو علالت کے دوران جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دیکھا تو ان کے جذبات کیا تھے؟

____

____

۴- جب حضور نبی کریم ﷺ گفتگو فرماتے یا مسکراتے تو ارد گرد کے ماحول پر آپ ﷺ کے حسن و جمال کا کس طرح اظہار ہوتا؟

___

___

۵- حضور نبی کریم ﷺ کو جعرانہ کے مقام پر حالت احرام میں دیکھ کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کے بارے میں بے ساختہ کیا کہا؟

___

___

سوال ۲ ذیل میں دیے گئے جملے مکمل کیجیے:

عام لوگوں کے ______ کے بعد ان کے جسم میں تغیر و تبدل پیدا ہو جاتا ہے ______ اس سے مبرّا اور مصفّٰی (پاک و محفوظ) ہیں، ان کے جسم ______ کے بعد بھی صحیح و سالم رہتے ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ بے شک اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے زمین پر ______ کر دیا ہے کہ وہ ______ کے اجسام کو کھائے (نقصان پہنچائے بلکہ) اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ______ زندہ ہیں (یہاں تک کہ) ان کو ______ (بھی) دیا جاتا ہے۔ اور سرکارِ دو عالم ﷺ کے بارے میں قرآن مجید میں ہے کہ "آپ ﷺ کا ہر آنے والا ______ گزرے ہوئے ______ سے بہتر ہے" تو نتیجہ یہ نکلا کہ ہمارے آقا ﷺ کا ______ آج بھی صرف صحیح و سالم ہی نہیں ہے بلکہ ہر آنے والا ______ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کی تابانی و شادمانی میں ______ کر رہا ہے۔

گھریلو سرگرمی

❁ نبی کریم ﷺ کے خصائل اور حسن و جمال کے بارے میں دیے گئے اشعار زبانی یاد کریں اور اپنے سب گھر والوں کو جمع کر کے سنائیں۔

دستخط استاد مع تاریخ: ______

دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: ______

سبق:۲ قصّہ حضرت یوسف علیہ السلام (حصّہ اول)

حضرت یوسف علیہ السلام کا تعارف

حضرت یوسف علیہ السلام اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نبی اور حضرت یعقوب علیہ السلام کے چہیتے بیٹے تھے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ۱۲ بیٹے عطا فرمائے۔ جن میں ۱۰ بڑے اور ۲ چھوٹے تھے۔ چھوٹے بیٹوں میں ایک حضرت یوسف علیہ السلام اور دوسرے ان کے چھوٹے بھائی بنیامین تھے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قرآنِ حکیم میں حضرت یوسف علیہ السلام کے نام پر پوری سورت یعنی سورۃ یوسف نازل فرمائی اور اس کو بہترین قصّہ قرار دیا۔ حضرت یوسف علیہ السلام خوب صورت بھی تھے اور خوب سیرت بھی۔ ان کے والد حضرت یعقوب علیہ السلام ان سے بہت محبت کرتے تھے۔

۱۔ حضرت یوسف علیہ السلام کا خواب (سورۃ یوسف آیات:۱تا۶)

ایک دن حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے والد سے کہا کہ ابّا جان! میں خواب میں دیکھتا ہوں ایک سورج، چاند اور گیارہ ستارے مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے یوسف علیہ السلام سے فرمایا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ تم پر اپنا فضل فرمانے والا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ تمہیں خوابوں کی تعبیر بتانے اور باتوں کی تہ تک پہنچنے کی صلاحیت دینے والا ہے۔ ساتھ ہی حضرت یعقوب علیہ السلام نے حضرت یوسف علیہ السلام کو تلقین فرمائی کہ اپنا یہ خواب اپنے بھائیوں کو نہ سنانا۔ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے کہیں وہ تمہارے بھائیوں کے دل میں تمہارے خلاف حسد پیدا نہ کر دے۔

۲۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کا حسد (سورۃ یوسف آیات:۷تا۱۵)

حضرت یوسف علیہ السلام کے دس بڑے بھائیوں کا خیال تھا کہ ہم جوان ہیں اور اپنے والد کے کاموں میں ان کا ہاتھ بٹانے والے ہیں لیکن ہمارے والد کو ہم سے زیادہ یوسف سے محبت ہے۔ بھائیوں نے مشورہ کیا کہ ہمیں یوسف کو قتل کر دینا چاہیئے یا کہیں دور پھینک آنا چاہیئے تاکہ ہمارے والد کی توجہ یوسف سے ہٹ کر ہماری طرف ہو جائے۔ اپنے فیصلے پر عمل کرنے کے لئے بھائی اپنے والد کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ کل ہم سیر و تفریح کے لئے جنگل جا رہے ہیں۔ آپ یوسف کو ہمارے ساتھ بھیج دیں تاکہ وہ بھی کھیلے کودے اور ہمارے ساتھ کھائے پیئے۔ ہم اس کی حفاظت کریں گے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا کہ یوسف کی جدائی مجھے غمگین کر دے گی۔ مجھے خوف ہے کہ تم کھیل کود میں لگ جاؤ اور اسے بھیڑیا کھا جائے۔ بھائیوں نے کہا کہ ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟ ہمارے ہوتے ہوئے بھیڑیا ہمارے بھائی کو کھا جائے جبکہ ہم طاقت ور جماعت ہیں۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے بالآخر اجازت دے دی۔ بھائی حضرت یوسف علیہ السلام کو لے کر جنگل پہنچ گئے۔ بڑے بھائی یہودا نے سب کو مشورہ دیا کہ یوسف کو قتل نہ کرو بلکہ انہیں ایک گہرے کنویں میں ڈال دو۔ لہٰذا انہوں نے اس پر عمل کرتے ہوئے جنگل بیابان میں حضرت یوسف علیہ السلام کو ایک گہرے کنویں میں ڈال دیا اور واپس گھر چلے آئے۔ اسی وقت اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کے دل میں بات ڈالی کہ ایک وقت آئے گا کہ آپ اِن کے اس سلوک سے اِنہیں آگاہ کریں گے۔

۳۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کا بہانہ (سورۃ یوسف آیات:۱۶تا۱۸)

حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی رات کے وقت حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس روتے ہوئے پہنچے۔ بھائیوں نے کہا کہ ہم آپس میں کھیل میں لگ گئے اور یوسف کو اپنے سامان کے پاس بٹھا دیا۔ اُسے ایک بھیڑیے نے کھا لیا۔ بھائی حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیص پر جھوٹا خون لگا لائے۔

انہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیص کو ثبوت کے طور پر حضرت یعقوب علیہ السلام کے سامنے پیش کر دیا۔ حضرت یعقوب علیہ السلام جانتے تھے کہ یوسف علیہ السلام کا خواب سچا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ یوسف علیہ السلام کو بلند مرتبہ عطا فرمانے والا ہے۔ لہٰذا وہ سمجھ گئے کہ یوسف ابھی زندہ ہے اور یوسف کے بھائی صحیح نہیں کہہ رہے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ تمہاری بنائی ہوئی جھوٹی بات ہے۔ لہٰذا میں صبر کرتا ہوں اور اس معاملہ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی سے مدد طلب کرتا ہوں۔

۴۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ قافلہ والوں کا سلوک (سورۃ یوسف آیات: ۱۹ تا ۲۰)

حضرت یوسف علیہ السلام کنویں میں تنہا تھے۔ ایک قافلے کا جنگل سے گزر ہوا۔ قافلے والوں نے اپنے ایک آدمی کو پانی لانے کے لئے بھیجا۔ اس شخص نے پانی بھرنے کے لئے کنویں میں ڈول ڈالا۔ حضرت یوسف علیہ السلام ڈول میں بیٹھ گئے۔ اس شخص نے جب ڈول اوپر کھینچا تو ایک خوب صورت لڑکے کو دیکھ کر حیران رہ گیا۔ وہ خوشی میں پکارنے لگا کہ یہ تو نہایت خوب صورت لڑکا ہے۔ قافلے والوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو فروخت کرنے کے لئے چھپالیا۔ بھائیوں کو پتہ چلا تو انہوں نے تھوڑی سی قیمت لے کر یوسف علیہ السلام کو قافلے والوں کو بیچ دیا۔

۵۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ عزیزِ مصر کا حسنِ سلوک (سورۃ یوسف آیات: ۲۱ تا ۲۲)

قافلے والے حضرت یوسف علیہ السلام کو مصر لے گئے۔ عزیزِ مصر نے حضرت یوسف علیہ السلام کو مہنگی قیمت میں خریدا۔ عزیزِ مصر نے اپنی بیوی زلیخا سے کہا کہ یوسف کو عزت واکرام سے رکھو شاید کہ یہ ہمیں فائدہ پہنچائے یا ہم اسے اپنا بیٹا بنالیں۔ اس طرح اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی تدبیر پوری ہوئی۔ مزید یہ کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو باتوں (خوابوں) کی تعبیر یعنی حقیقت تک پہنچنے کا علم سکھایا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو کنعان کے گہرے کنویں سے نکال کر مصر کے خزانوں کے والی عزیزِ مصر کے گھر پہنچایا اس طرح آپ علیہ السلام کے رہن سہن کے اسباب اور مصر میں آپ علیہ السلام کے استحکام اور بااختیار شخصیت ہونے کی راہیں ہموار کر دی گئیں۔

۶۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ زلیخا کا بُرا سلوک (سورۃ یوسف آیات: ۲۳ تا ۲۹)

جب حضرت یوسف علیہ السلام اپنی جوانی کو پہنچے تو خوب صورتی میں ان جیسا کوئی نہ تھا۔ ایک دن زلیخا نے محل کے تمام دروازے بند کر دیئے اور حضرت یوسف علیہ السلام کو بُرائی کی دعوت دی۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی پناہ مانگی اور دروازے کی طرف دوڑے۔ زلیخا نے اُن کا پیچھا کیا اور پیچھے سے اُن کی قمیص پکڑی تو وہ پھٹ گئی۔ جب دونوں دروازے کے پاس پہنچے تو وہاں انہوں نے عزیزِ مصر کو کھڑا ہوا پایا۔ شوہر کو دیکھتے ہی زلیخا نے حضرت یوسف علیہ السلام پر بُرائی کا الزام لگایا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے فوراً انکار کیا اور فرمایا یہ عورت مجھے بُرائی کی دعوت دے رہی تھی۔ عزیزِ مصر کے لئے فیصلہ کرنا مشکل ہو گیا۔ اس پر زلیخا کے گھر والوں میں سے ایک گواہ نے گواہی دی کہ یوسف کی قمیص کو دیکھا جائے اگر وہ سامنے سے پھٹی ہے تو زلیخا سچی ہے اور یوسف جھوٹے ہیں اور اگر قمیص پیچھے سے پھٹی ہے تو زلیخا جھوٹی ہے اور یوسف سچے ہیں۔ جب اُن کی قمیص کو دیکھا گیا تو وہ پیچھے سے پھٹی ہوئی تھی۔ اس پر عزیزِ مصر نے زلیخا کو ڈانٹا اور کہا کہ تم ہی گناہگار ہو لہٰذا اپنے گناہ کی معافی مانگو۔

۷۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھ کر مصر کی عورتوں کا اپنے ہاتھ زخمی کر لینا (سورۃ یوسف آیات: ۳۰ تا ۳۵)

زلیخا کا یہ واقعہ لوگوں میں عام ہو گیا۔ امیر گھرانوں کی عورتیں زلیخا کو بُرا بھلا کہنے لگیں کہ وہ ایک معمولی غلام پر فریفتہ ہو گئی۔ جب زلیخا تک یہ باتیں پہنچیں تو اُس نے تمام عورتوں کو دعوت پر بُلایا اور ان کی مہمان نوازی پھلوں سے کی۔ ہر ایک کو پھل کاٹنے کے لئے چُھری دی۔ پھر زلیخا

نے حضرت یوسف علیہ السلام کو حکم دیا کہ ان عورتوں کے سامنے سے گزریں۔ عورتیں حضرت یوسف علیہ السلام کی خوب صورتی کو دیکھ کر حیران رہ گئیں۔ انہوں نے پھل کاٹتے کاٹتے اپنے ہاتھ زخمی کر لیئے اور کہا کہ یہ کوئی انسان نہیں بلکہ ایک نہایت معزز فرشتہ ہے۔ زلیخا نے کہا یہ وہی ہے جس کے بارے میں تم مجھے طعنے دے رہی تھیں۔ ساتھ ہی زلیخا نے یہ بھی کہا کہ اگر اس نے میری بات نہ مانی تو میں اُسے جیل میں ڈلوا دوں گی۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دعا کی کہ مجھے بُرائی کے بجائے قید میں رہنا زیادہ پسند ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کی دعا قبول فرمائی اور عورتوں کے فریب سے انہیں بچالیا۔ عزیزِ مصر نے عورتوں کا حال دیکھ کر یہی طے کیا کہ یوسف کو کچھ عرصہ کے لئے جیل بھیج دیا جائے۔

۸۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی جیل میں دعوتِ توحید (سورۃ یوسف آیات: ۳۶ تا ۴۲)

حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ دو نوجوان بھی جیل میں داخل کیئے گئے۔ یہ دونوں مصر کے بادشاہ کے خادم تھے۔ ان میں سے ایک بادشاہ کو شراب پلانے والا تھا اور دوسرا روٹی پکانے والا تھا۔ ان دونوں پر بادشاہ کو زہر دینے کا الزام تھا۔ بادشاہ کو شراب پلانے والے نے خواب دیکھا کہ بادشاہ کے لئے شراب بنا رہا ہے۔ جبکہ دوسرے نے خواب دیکھا کہ بادشاہ کے لئے روٹیاں پکا کر سر پر رکھے ہوئے ہے اور پرندے اس کے سر پر سے نوچ کر کھا رہے ہیں۔ دونوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو اپنے خواب سنائے اور ان کی تعبیر پوچھی۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے دیکھا کہ دونوں نوجوان توجہ سے ان کی بات سن رہے ہیں تو انہوں نے ان نوجوانوں کو تسلی دی کہ میں جلد تمہیں تمہارے خوابوں کی تعبیر بتاتا ہوں۔ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے حضرت یوسف علیہ السلام نے دونوں نوجوانوں کو توحید یعنی ایک اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو ماننے کی دعوت دی، اپنے عظیم المرتبت آباء کرام علیہم السلام کی اتباع کرنے کی طرف متوجہ کیا اور شرک سے بچنے کی تلقین کی۔ پھر حضرت یوسف علیہ السلام نے خوابوں کی تعبیر بتاتے ہوئے فرمایا کہ بادشاہ کو شراب پلانے والا آزاد کر دیا جائے گا اور وہ دوبارہ بادشاہ کی خدمت کرے گا۔ جبکہ روٹی پکانے والے کو سولی دے دی جائے گی اور پرندے اس کے سر کو نوچ کر کھائیں گے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے بادشاہ کو شراب پلانے والے سے فرمایا کہ وہ اُن کا ذکر اپنے بادشاہ سے کرے۔ لیکن وہ حضرت یوسف علیہ السلام کا ذکر بادشاہ سے کرنا بھول گیا۔ اس طرح حضرت یوسف علیہ السلام جیل میں کئی سال رہے۔

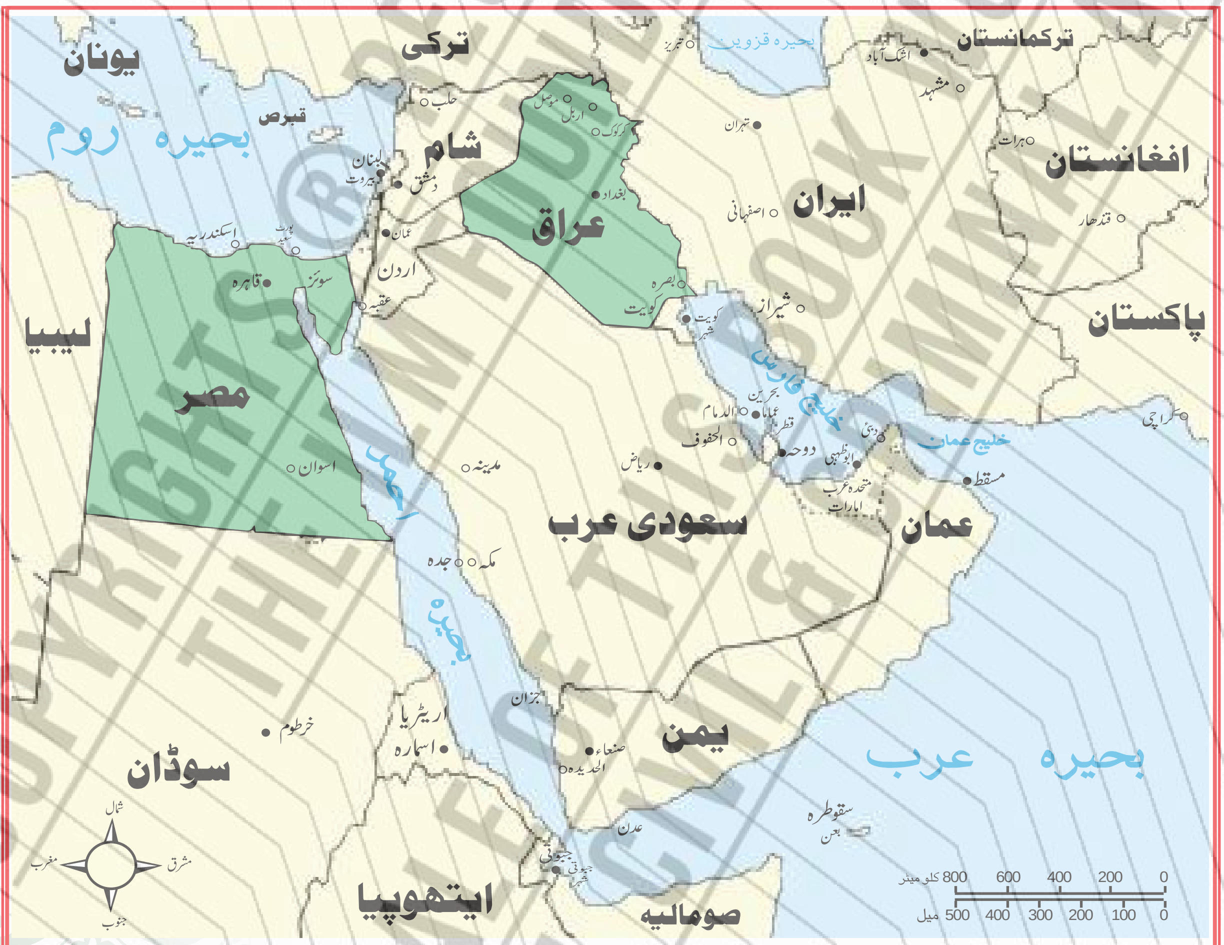
۹۔ مصر کے بادشاہ کا خواب (سورۃ یوسف آیات: ۴۳ تا ۴۹)

مصر کے بادشاہ نے خواب دیکھا کہ سات موٹی گائیں ہیں جن کو سات دبلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات سرسبز خوشے ہیں اور سات خشک خوشے ہیں۔ بادشاہ نے اپنے ارکان سلطنت سے اس خواب کی تعبیر پوچھی۔ سرداروں نے کہا کہ یہ پریشان کر دینے والا خواب ہے اور ہم ایسے خوابوں کی تعبیر نہیں جانتے۔ اس پر بادشاہ کے آزاد ہو جانے والے خادم کو حضرت یوسف علیہ السلام یاد آ گئے۔ اس نے بادشاہ سے کہا کہ میں آپ کو اس خواب کی تعبیر بتاؤں گا لہٰذا مجھے بھیج دیں پھر وہ حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس جیل میں پہنچا اور انہیں بادشاہ کا خواب سنایا۔ خادم نے حضرت یوسف علیہ السلام سے کہا آپ اس خواب کی تعبیر بتائیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ تم لوگ سات سال خوب کھیتی باڑی کرو گے، خوب غلّہ ہو گا اور خوش حالی رہے گی۔ ساتھ ہی حضرت یوسف علیہ السلام نے تدبیر بھی بتائی کہ جو غلّہ کاٹو تو تھوڑا استعمال کرو باقی خوشوں میں رہنے دو تاکہ اناج دیر تک محفوظ رہے۔ پھر فرمایا کہ خوش حالی کے ان سات سالوں کے بعد قحط کے سات سال آئیں گے۔ جس میں یہ بچا ہوا اناج کام آئے گا۔ ان سات سالوں کے بعد دوبارہ بارشیں ہوں گی اور قحط دور ہو جائے گا۔

۱۰۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی مصر کے بادشاہ سے ملاقات (سورۃ یوسف آیات: ۵۰ تا ۵۷)

خادم نے جب بادشاہ کو خواب کی تعبیر اور قحط سے نمٹنے کی تدبیر بھی بتائی تو وہ بہت خوش ہوا۔ بادشاہ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو فوراً اپنے پاس بلوایا۔ جب بادشاہ کا پیغام لے کر قاصد حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچا تو حضرت یوسف علیہ السلام نے جیل سے باہر آنے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے فرمایا کہ پہلے بادشاہ سے کہو کہ وہ معلوم کرے کہ ان عورتوں کا کیا معاملہ تھا جنہوں نے اپنے ہاتھ زخمی کر لیئے تھے۔

بادشاہ نے ان عورتوں کو بلا کر پوچھ گچھ کی تو زلیخا نے اپنی غلطی تسلیم کر لی۔ اس نے حضرت یوسف علیہ السلام کی پاکیزگی کا اعتراف کیا۔ تب حضرت یوسف علیہ السلام بادشاہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ مجھے زمین کے خزانوں کا ذمّہ دار بنا دو کیونکہ میں علم بھی رکھتا ہوں اور امانت دار بھی ہوں۔ بادشاہ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو اپنا خاص وزیر بنا لیا۔ یوں رفتہ رفتہ حضرت یوسف علیہ السلام مصر کے ایک صاحبِ اختیار شخصیت بن گئے۔



سُوْرَةُ يُوْسُف

سورۃ یوسف ۱۲ | رکوع:۱تا۷ (آیات:۱تا۵۷)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت قرآنِ حکیم کی نہایت دلچسپ سورت ہے۔ اس سورت میں بارہ رکوع ہیں۔ گیارہ رکوعوں میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کا انتہائی ایمان افروز اور سبق آموز دلچسپ قصہ بڑی وضاحت سے بیان فرمایا ہے۔ اس سورت میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے نیک بندوں کی مدد فرماتا ہے اور بُرے لوگوں کی چالیں اور سازشیں کامیاب نہیں ہونے دیتا۔ اس قصّے کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بہترین قصّہ قرار دیا ہے۔ جس میں زندگی کے بہت سے گوشوں مثلاً ایمانیات، ذکرِ الٰہی، صبر، شکر، حیا، اخلاق، حسن سلوک، ہمدردی، درگزر، گھریلو زندگی، تجارت اور حکومت وغیرہ تک کے بارے میں رہنمائی عطا کی گئی ہے۔ یہود نے مشرکین مکہ کے ذریعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سوال پوچھا تھا کہ بتائیں بنی اسرائیل کَنعان سے مصر کیسے پہنچے؟ اس کے جواب میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پوری سورۃ یوسف نازل فرمائی۔ جس میں تفصیل سے ان کے سوال کا جواب دیا گیا ہے۔ ساتھ ہی یہ بات بھی واضح کر دی گئی کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آج وہی دعوت دے رہے ہیں جو ابراہیم علیہ السلام، اسحاق علیہ السلام، یعقوب علیہ السلام اور یوسف علیہ السلام کی دعوت تھی۔ ساتھ ہی اُمید دلائی گئی کہ خاتم الانبیاء حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کامیاب رہیں گے جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کامیاب رہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت کرنے والے ایک دن نادم ہوں گے جیسے حضرت یوسف علیہ السلام سے حسد کرنے والے بھائیوں کو بھی نادم ہونا پڑا تھا۔

اَعُوْذُ	بِاللّٰهِ	مِنَ	الشَّيْطٰنِ	الرَّجِيْمِ	بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے | اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

۱۔ حضرت یوسف علیہ السلام کا خواب (سورۃ یوسف آیات: ۱تا۶)

الٓرٰ ۛ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۞۱ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۞۲

الٓرٰ۔ یہ واضح کتاب کی آیتیں ہیں۔ بے شک ہم نے اس کو ایسا قرآن (بناکر) نازل فرمایا جو عربی میں ہے تاکہ تم سمجھ سکو۔

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖ

ہم آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے ایک بہترین قصّہ بیان فرماتے ہیں جو ہم نے اس قرآن کے ذریعے سے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی طرف وحی فرمایا ہے

وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ۞۳ اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ

اور یقیناً آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس سے پہلے (اس قصّے سے) واقف نہ تھے۔ جب یوسف (علیہ السلام) نے اپنے والد سے کہا

يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ۞۴

اے میرے ابّا جان! میں نے (خواب میں) دیکھا ہے گیارہ ستاروں کو اور سورج اور چاند کو میں نے ان کو دیکھا کہ وہ مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔

قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا ۖ اِنَّ الشَّيْطٰنَ

(یعقوب علیہ السلام نے) فرمایا کہ اے میرے بیٹے! تم اپنے خواب کا ذکر نہ کرنا اپنے بھائیوں سے ورنہ وہ تمہارے خلاف کوئی چال چلیں گے بے شک شیطان

لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ۝٥ وَ كَذٰلِكَ یَجْتَبِیْكَ رَبُّكَ وَ یُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ

انسان کا کھلا دشمن ہے۔ اور اسی طرح تمہارا رب تمہیں منتخب فرمالے گا اور تمہیں باتوں (خوابوں) کی تعبیر (کا علم) سکھائے گا

وَ یُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْكَ وَ عَلٰۤى اٰلِ یَعْقُوْبَ كَمَاۤ اَتَمَّهَا عَلٰۤى اَبَوَیْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِیْمَ وَ اِسْحٰقَ ؕ

اور وہ تم پر اور اولادِ یعقوب پر اپنی نعمت پوری فرمائے گا جیسا کہ اس نے اس سے پہلے تمہارے باپ دادا ابراہیم (علیہ السلام) اور اسحاق (علیہ السلام) پر اسے پورا فرمایا تھا

ع ١/٦ اِنَّ رَبَّكَ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ۝٦ ۧ

بے شک تمہارا رب خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے۔

۲۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کا حسد (سورۃ یوسف آیات: ۷ تا ۱۵)

لَقَدْ كَانَ فِیْ یُوْسُفَ وَ اِخْوَتِهٖۤ اٰیٰتٌ لِّلسَّآىِٕلِیْنَ ۝٧ اِذْ قَالُوْا

یقیناً یوسف (علیہ السلام) اور اُن کے بھائیوں (کے قصّے) میں پوچھنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ جب (بھائیوں نے) کہا

لَیُوْسُفُ وَ اَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰۤى اَبِیْنَا مِنَّا وَ نَحْنُ عُصْبَةٌ ؕ

کہ یوسف (علیہ السلام) اور اس کا بھائی ہمارے والد کو ہم سے زیادہ پیارے ہیں حالانکہ ہم ایک (طاقتور) جماعت ہیں

اِنَّ اَبَانَا لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنِ ۝٨ ۚۖ اقْتُلُوْا یُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا

یقیناً ہمارے باپ ضرور (ان کی محبت میں) کھلی غلط فہمی میں ہیں۔ (تو حل یہی ہے کہ) تم یوسف (علیہ السلام) کو قتل کر دو یا اُسے کسی سرزمین میں پھینک آؤ

یَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ اَبِیْكُمْ وَ تَكُوْنُوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِیْنَ ۝٩

(اس طرح) تمہارے والد کی ساری توجہ تمہاری طرف ہو جائے گی اور تم اس کے بعد نیک لوگ بن جانا۔

قَالَ قَآىِٕلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا یُوْسُفَ وَ اَلْقُوْهُ فِیْ غَیٰبَتِ الْجُبِّ یَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّیَّارَةِ

ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا یوسف (علیہ السلام) کو قتل نہ کرو اور اُسے کسی گہرے کنویں میں ڈال دو (تاکہ) کوئی قافلہ اُسے اُٹھا کر لے جائے

اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِیْنَ ۝١٠ قَالُوْا یٰۤاَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰى یُوْسُفَ

اگر تمہیں کچھ کرنا ہی ہے۔ (اس مشورہ کے بعد) وہ کہنے لگے اے ہمارے ابّاجان! آپ کو کیا ہو گیا ہے آپ یوسف (علیہ السلام) کے بارے میں ہمارا اعتبار نہیں کرتے

وَ اِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ ۝١١ اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا یَّرْتَعْ وَ یَلْعَبْ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝١٢

حالانکہ یقیناً ہم اس کے خیر خواہ ہیں۔ کل اسے ہمارے ساتھ بھیج دیجئے (تاکہ) خوب کھائے پیئے اور کھیلے کودے اور یقیناً ہم اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

قَالَ اِنِّیْ لَیَحْزُنُنِیْۤ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَ اَخَافُ اَنْ یَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَ اَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ۝١٣

(یعقوب علیہ السلام نے) فرمایا یقیناً مجھے (یہ بات) ضرور غمگین کرتی ہے کہ تم اسے لے جاؤ اور مجھے خوف ہے کہ اسے بھیڑیا کھا جائے جب کہ تم اس سے غافل ہو۔

قَالُوْا لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّآ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۱۴﴾

وہ کہنے لگے اگر اسے (ہماری موجودگی میں) بھیڑیا کھا جائے جب کہ ہم ایک (طاقتور) جماعت ہیں یقیناً تب تو ہم ضرور خسارہ پانے والے ہوں گے۔

فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَاَجْمَعُوْٓا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ ۚ وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ

پھر جب وہ انہیں لے گئے اور اس پر اتفاق کر لیا کہ انہیں ڈال دیں گہرے کنویں میں اور ہم نے ان کی طرف وحی بھیجی

لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵﴾

کہ تم (وقت آنے پر) ضرور اُنہیں ان کے اس سلوک سے آگاہ کرو گے جب کہ ان کو کچھ خبر نہ ہوگی۔

۳۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کا بہانہ (سورۃ یوسف آیات: ۱۶ تا ۱۸)

وَجَآءُوْٓ اَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ ﴿۱۶﴾ قَالُوْا يٰٓاَبَانَآ

اور وہ اپنے والد کے پاس رات کے وقت روتے ہوئے آئے۔ کہنے لگے اے ابّا جان!

اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ۚ

بے شک ہم دوڑ میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے میں مصروف تھے اور ہم نے یوسف (علیہ السلام) کو اپنے سامان کے پاس چھوڑ دیا تھا تو اسے بھیڑیا کھا گیا

وَمَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ ﴿۱۷﴾ وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ۭ قَالَ

اور آپ ہماری بات کا یقین نہیں کریں گے اگرچہ ہم سچے ہی ہوں۔ اور وہ اُن کی قمیص پر جھوٹا خون لگا کر لے آئے (یعقوب علیہ السلام نے) فرمایا

بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ۭ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ۭ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿۱۸﴾

(ایسا نہیں ہے) بلکہ تمہارے دلوں نے (یہ) بات بنالی ہے تو صبر ہی بہتر ہے اور جو کچھ تم بیان کر رہے ہو اس پر اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں۔

۴۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ قافلہ والوں کا سلوک (سورۃ یوسف آیات: ۱۹ تا ۲۰)

وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ ۭ قَالَ يٰبُشْرٰى

اور ایک قافلہ آیا تو اُنہوں نے اپنے پانی لانے والے کو بھیجا تو اُس نے (کنوئیں میں) اپنا ڈول ڈالا اُس نے کہا خوشخبری ہو!

هٰذَا غُلٰمٌ ۭ وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾

یہ تو (بڑا خوبصورت) لڑکا ہے اور اُن لوگوں نے اُنہیں تجارت کا مال سمجھ کر چھپا لیا اور اللہ کو خوب علم تھا جو کچھ وہ کرتے تھے۔

ع ۲/۱۴ وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍۢ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ۚ وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزّٰهِدِيْنَ ﴿۲۰﴾

اور اُن لوگوں نے اُن کو بیچ ڈالا بہت کم قیمت میں گنتی کے چند درہموں کے بدلے اور اُن لوگوں کو اُن میں کوئی دلچسپی نہ تھی۔

اہم نکات



۵۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ عزیزِ مصر کا حسن سلوک (سورۃ یوسف آیات: ۲۱ تا ۲۲)

وَقَالَ الَّذِی اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖۤ اَكْرِمِیْ مَثْوٰىهُ عَسٰۤى اَنْ یَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ؕ

اور جس شخص نے ان کو مصر میں خریدا تھا اُس نے اپنی بیوی سے کہا اِسے عزت سے رکھو اُمید ہے کہ وہ ہمیں فائدہ دے یا ہم اُسے بیٹا بنالیں

وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِیُوْسُفَ فِی الْاَرْضِ ٚ وَلِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ ؕ

اور اِس طرح ہم نے یوسف (علیہ السلام) کو سرزمین (مصر) میں جگہ عطا فرمائی اور تا کہ ہم انہیں باتوں کی حقیقت تک پہنچنا (خوابوں کی تعبیر) سکھائیں

وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰۤى اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ اٰتَیْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ

اور اللہ اپنے کام پر غالب ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ اور جب وہ اپنی جوانی کو پہنچے (تو) ہم نے انہیں حکمت اور علم عطا فرمایا

وَكَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۲۲﴾

اور ہم اِسی طرح نیک لوگوں کو بدلہ دیتے ہیں۔

۶۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ زلیخا کا بُرا سلوک (سورۃ یوسف آیات: ۲۳ تا ۲۹)

وَرَاوَدَتْهُ الَّتِیْ هُوَ فِیْ بَیْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ

اور جس عورت کے گھر میں وہ تھے اُس نے انہیں ان کے نفس (کی حفاظت) سے بُھسلانا چاہا اور اُس نے دروازے بند کر دیئے

وَقَالَتْ هَیْتَ لَكَ ؕ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّیْۤ اَحْسَنَ مَثْوَایَ ؕ

اور وہ کہنے لگی (یوسف) جلدی آؤ (یوسف علیہ السلام نے) فرمایا کہ اللہ کی پناہ بے شک وہ میرا آقا ہے جس نے مجھے اچھی طرح سے رکھا ہے

اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَهَمَّ بِهَا

بے شک ظالم کامیاب نہیں ہوں گے۔ اور یقیناً اُس (عورت) نے ان کے ساتھ (بُرائی کا) ارادہ کیا اور وہ بھی اِس کا ارادہ کر لیتے

لَوْلَاۤ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ؕ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ ؕ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۲۴﴾

اگر اپنے رب کی نشانی کو نہ دیکھتے ایسا اِس لئے (کیا گیا) تا کہ ہم ان سے بُرائی اور بے حیائی کو ہٹا دیں بے شک وہ ہمارے چُنے ہوئے بندوں میں سے تھے۔

وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِیْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ وَّاَلْفَیَا سَیِّدَهَا لَدَا الْبَابِ ؕ

اور دونوں دروازے کی طرف دوڑے اور عورت نے ان کی قمیص پیچھے سے پھاڑ دی اور دونوں نے اُس کے شوہر (عزیزِ مصر) کو دروازے کے پاس پایا

قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا اِلَّاۤ اَنْ یُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۲۵﴾

عورت بولی اُس کی کیا سزا ہے جو تمہاری بیوی کے ساتھ بُرا ارادہ کرے سوائے اِس کے کہ وہ قید کیا جائے یا دردناک عذاب دیا جائے۔

اہم نکات

قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِي عَنْ نَّفْسِي وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا ۚ

(یوسف علیہ السلام نے) فرمایا اِسی نے میرے نفس (کی حفاظت) سے مجھے پھسلانا چاہا اور (اِس موقع پر) اُس (عورت) کے خاندان میں سے ایک گواہ نے گواہی دی

اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۲۶﴾ وَاِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ

(کہ) اگر اُن کی قمیص آگے سے پھٹی ہے تو یہ سچی ہے اور وہ (یوسف علیہ السلام) جھوٹوں میں سے ہیں۔ اور اگر ان کی قمیص پیچھے سے پھٹی ہے

فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۷﴾ فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ

تو یہ جھوٹی ہے اور وہ (یوسف علیہ السلام) سچوں میں سے ہیں۔ پھر جب (عزیزِ مصر نے) ان کی قمیص دیکھی (تو) وہ پیچھے سے پھٹی ہوئی تھی

قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ ؕ اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ﴿۲۸﴾ يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ٚ

اُس نے کہا بے شک یہ تم عورتوں کا فریب ہے بے شک تمہارے فریب بہت بڑے ہوتے ہیں۔ اے یوسف! اِس بات سے درگزر کرو

وَاسْتَغْفِرِيْ لِذَنْۢبِكِ ۖۚ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِـِٕيْنَ ﴿۲۹﴾ ع ۳ ع ۹

اور (زلیخا) تم اپنے گناہوں کی بخشش مانگو بے شک تم ہی خطاکاروں میں سے ہو۔

۷۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھ کر مصر کی عورتوں کا اپنے ہاتھ زخمی کر لینا (سورۃ یوسف آیات: ۳۰ تا ۳۵)

وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِيْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ

اور شہر میں عورتیں کہنے لگیں کہ عزیز (مصر) کی بیوی اپنے نوجوان (غلام) کو اُس کے نفس (کی حفاظت) سے پھسلانا چاہتی ہے

قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ؕ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۰﴾

یقیناً اُس (نوجوان) کی محبت اِس کے دل میں گھر کر گئی ہے یقیناً ہم اُسے کھلی گمراہی میں دیکھتی ہیں۔

فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً

جب اُس (عزیز کی بیوی) نے اُن کی ملامت سنی تو اُن (عورتوں) کی طرف (دعوت کا) پیغام بھیجا اور اُن کے لئے تکیوں والی نشست تیار کی

وَّاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا وَّقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗۤ اَكْبَرْنَهٗ

اور اُن میں سے ہر ایک کو چھری دی اور (یوسف علیہ السلام سے) کہا کہ اُن کے سامنے باہر آؤ پھر جب عورتوں نے ان کو دیکھا تو ان کو بڑا (حسین) پایا

وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ؕ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ﴿۳۱﴾

اور (ان کے حُسن سے متاثر ہو کر) اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے اور انہوں نے کہا کہ اللہ پاک ہے یہ آدمی نہیں بلکہ کوئی معزز فرشتہ ہے۔

قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِيْ لُمْتُنَّنِيْ فِيْهِ ؕ وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ

(عزیزِ مصر کی بیوی نے) کہا یہی تو ہے جس کے بارے میں تم مجھے طعنے دیتی تھیں اور یقیناً میں نے اِسے اِس کے نفس (کی حفاظت) سے پھسلانا چاہا

فَاسْتَعْصَمَ ؕ وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَاۤ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴿۳۲﴾

مگر یہ بچا رہا اور اگر اِس نے میرے کہنے پر عمل نہیں کیا تو اِسے ضرور قید کر دیا جائے گا اور ضرور بے عزت ہو گا۔

اہم نکات



قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ ۚ

(یوسف علیہ السلام نے) عرض کیا اے میرے ربّ! مجھے اس کے مقابلہ میں قید زیادہ پسند ہے جس کام کی طرف یہ مجھے بلاتی ہیں

وَ اِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَ اَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۳۳﴾

اور اگر تُو نے اِن (عورتوں) کا فریب مجھ سے نہ ہٹایا تو میں اُن کی طرف مائل ہو جاؤں گا اور میں نادانوں میں سے ہو جاؤں گا۔

فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۴﴾

تو ان کے رب نے ان کی دعا قبول فرمائی پھر ان سے اُن (عورتوں) کا فریب ہٹا دیا بے شک وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔

ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰيٰتِ لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۳۵﴾ ع

پھر انہوں نے (یوسف علیہ السلام کی پاکیزگی کی) نشانیاں دیکھنے کے بعد (یہی مناسب سمجھا کہ) کچھ عرصہ کے لئے انہیں ضرور قید کر دیں۔

۸۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی جیل میں دعوتِ توحید (سورۃ یوسف آیات: ۳۶تا۴۲)

وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ ؕ قَالَ اَحَدُهُمَآ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ

اور ان کے ساتھ دو جوان بھی قید خانہ میں داخل ہوئے اُن میں سے ایک نے کہا بے شک میں نے اپنے آپ کو (خواب میں) دیکھا

اَعْصِرُ خَمْرًا ۚ وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ

کہ میں (انگور سے) شراب نچوڑ رہا ہوں اور دوسرے نے کہا بے شک میں نے اپنے آپ کو (خواب میں) دیکھا

اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِيْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ؕ نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ ۚ

کہ میں اپنے سر پر روٹیاں اٹھائے ہوئے ہوں اُس میں سے پرندے کھا رہے ہیں ہمیں اِس کی تعبیر بتایئے

اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۶﴾ قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖٓ

بے شک ہم آپ کو نیک لوگوں میں سے دیکھ رہے ہیں۔ (یوسف علیہ السلام نے) فرمایا جو کھانا تمہیں دیا جاتا ہے وہ آنے نہ پائے گا

اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا ؕ ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ ؕ

کہ میں تم دونوں کو تمہارے پاس اس کے آنے سے پہلے اس کی تعبیر بتا دوں گا یہ (تعبیر) ان (علوم) میں سے ہے جو میرے رب نے مجھے سکھائے ہیں

اِنِّيْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۷﴾

بے شک میں نے اس قوم کا طریقہ (شروع ہی سے) چھوڑ رکھا ہے جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور وہ آخرت کے بھی انکار کرنے والے ہیں۔

وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ مَا كَانَ لَنَآ

اور میں نے تو اپنے باپ دادا کے طریقے کی پیروی کی ہے (یعنی) ابراہیم علیہ السلام اور اسحاق علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام کی ہمیں کوئی حق نہیں

اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۳۸﴾

کہ ہم کسی چیز کو بھی اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرائیں یہ (توحید) ہم پر اللہ کے فضل میں سے ہے اور لوگوں پر لیکن اکثر لوگ شکر ادا نہیں کرتے۔

اہم نکات



يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۳۹﴾

اے (میرے) قید خانہ کے دونوں ساتھیو! کیا الگ الگ بہت سے معبود بہتر ہیں؟ یا ایک اللہ جو سب پر غالب ہے۔

مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ

تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے مگر چند ناموں کی جو (اپنے پاس سے) رکھ لیئے ہیں خود تم نے اور تمہارے باپ دادا نے

مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِيَّاهُ ؕ

اللہ نے ان کی کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی حکم کا اختیار صرف اللہ کے لئے ہے اسی نے حکم فرمایا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو

ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۰﴾ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ اَمَّآ اَحَدُكُمَا

یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ اے قید خانے کے دونوں ساتھیو! تم میں سے ایک

فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ خَمْرًا ۚ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ ؕ

تو اپنے مالک کو شراب پلایا کرے گا اور رہا دوسرا تو وہ پھانسی دیا جائے گا پھر پرندے اس کے سر سے (نوچ کر) کھائیں گے

قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ ﴿۴۱﴾ وَقَالَ لِلَّذِيْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا

فیصلہ کر دیا گیا جس کے بارے میں تم پوچھتے ہو۔ اور (یوسف علیہ السلام نے) جسے اُن دونوں میں سے رہائی پانے والا سمجھا اُس سے فرمایا

ع ۵/۷ اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ ۫ فَاَنْسٰىهُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ ﴿۴۲﴾

کہ اپنے بادشاہ کے پاس میرا ذکر کر دینا مگر شیطان نے اسے اپنے مالک سے ذکر کرنا بھلا دیا تو (یوسف علیہ السلام) کئی سال تک قید خانے میں رہے۔

۹۔ مصر کے بادشاہ کا خواب (سورۃ یوسف آیات: ۴۳ تا ۴۹)

وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّيْۤ اَرٰى سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ

اور بادشاہ نے کہا میں نے (خواب میں) سات موٹی گائیں دیکھی ہیں انہیں سات دبلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات سبز خوشے ہیں

وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ؕ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِيْ فِيْ رُءْيَايَ اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْيَا تَعْبُرُوْنَ ﴿۴۳﴾

اور دوسرے (سات) خشک ہیں اے درباریو! مجھے میرے خواب کا مطلب بتاؤ اگر تم خواب کی تعبیر بتا سکتے ہو۔

قَالُوْۤا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ۚ وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِيْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَقَالَ الَّذِيْ نَجَا مِنْهُمَا

انہوں نے کہا یہ تو پریشان خواب ہیں اور ہم (ایسے) خوابوں کی تعبیر نہیں جانتے۔ اور جس شخص نے ان دونوں میں سے رہائی پائی (تھی) وہ بولا

وَادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِيْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ ﴿۴۵﴾

اور (اب) اسے (یوسف علیہ السلام) ایک مدت کے بعد یاد آئے کہ میں تمہیں اس کی تعبیر بتاؤں گا تو تم مجھے (یوسف علیہ السلام کے پاس) بھیج دو۔

يُوْسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ اَفْتِنَا فِيْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ

(اس نے جاکر کہا) اے بہت ہی سچے یوسف! آپ ہمیں (اس خواب کی) تعبیر بتایئے کہ سات موٹی گائیں ہیں

يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ۙ لَّعَلِّيْٓ اَرْجِعُ اِلَى النَّاسِ

جنہیں سات دبلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات سبز خوشے ہیں اور دوسرے (سات) خشک ہیں تاکہ میں لوگوں کے پاس واپس جاؤں

لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۶﴾ قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِيْنَ دَاَبًا ۚ

شاید وہ (حقیقت) جان لیں۔ (یوسف علیہ السلام نے) فرمایا تم لوگ کھیتی باڑی کرتے رہو گے سات سال لگاتار

فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِيْ سُنْۢبُلِهٖٓ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ ﴿۴۷﴾

پھر جو (غلّہ) کاٹو تو اسے خوشوں میں ہی رہنے دینا سوائے تھوڑے سے غلّہ کے جو تم کھاؤ۔

ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَّاْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ

پھر اس کے بعد آئیں گے (قحط کے) سات سخت (سال) جو (غلّہ) تم نے جمع کر رکھا ہوگا وہ اس سب کو کھا جائیں گے

اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ ﴿۴۸﴾ ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِيْهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيْهِ يَعْصِرُوْنَ ﴿۴۹﴾ ع ۶/۷

اس تھوڑے کے سوا جو تم محفوظ رکھو گے۔ پھر اس کے بعد ایک سال آئے گا اس میں لوگوں پر خوب بارش ہوگی اور اس میں وہ رس نچوڑیں گے۔

۱۰۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی مصر کے بادشاہ سے ملاقات (سورۃ یوسف آیات: ۵۰ تا ۵۷)

وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ

اور بادشاہ نے حکم دیا کہ انہیں میرے پاس لے آؤ پھر جب قاصد ان کے پاس گیا (تو یوسف علیہ السلام نے) فرمایا کہ اپنے آقا کے پاس واپس جاؤ

فَسْـَٔلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِيْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ ۭ اِنَّ رَبِّيْ بِكَيْدِهِنَّ عَلِيْمٌ ﴿۵۰﴾

پھر ان سے پوچھو کہ ان عورتوں کا کیا حال ہے؟ جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے تھے بے شک میرا رب ان کے فریبوں سے خوب واقف ہے۔

قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ يُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ ۭ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ

بادشاہ نے عورتوں سے پوچھا کہ بھلا اس وقت کیا ہوا تھا جب تم نے (یوسف علیہ السلام) کو ان کے نفس (کی حفاظت) سے پھسلانا چاہا

مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْۗءٍ ۭ قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ الْـٰٔنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ ۡ

سب بول اٹھیں اللہ پاک ہے ہم نے ان میں کوئی بُرائی نہیں پائی عزیز کی بیوی نے کہا اب تو سچی بات ظاہر ہو گئی ہے

اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۵۱﴾ ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ

(دراصل) میں نے ہی انہیں ان کے نفس (کی حفاظت) سے پھسلانا چاہا اور بے شک وہ سچّوں میں سے ہیں۔ یہ اس لئے تاکہ وہ (عزیز مصر) جان لے

اَنِّيْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَاۗىِٕنِيْنَ ﴿۵۲﴾

کہ بے شک میں نے (اس کی) غیر موجودگی میں اس کی کوئی خیانت نہیں کی اور بے شک اللہ خیانت کرنے والوں کے فریب کو نہیں چلنے دیتا۔

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفۡسِیۡ ۚ اِنَّ النَّفۡسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوۡٓءِ

اور میرا دعویٰ نہیں کہ میرا نفس بالکل پاک ہے بے شک نفس تو بُرائی کا بہت ہی حکم دینے والا ہے

اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیۡ ؕ اِنَّ رَبِّیۡ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۵۳﴾

سوائے اس کے جس پر میرا رب رحم فرما دے بے شک میرا رب بڑا ہی بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

وَقَالَ الۡمَلِكُ ائۡتُوۡنِیۡ بِهٖۤ اَسۡتَخۡلِصۡهُ لِنَفۡسِیۡ ۚ فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ

اور بادشاہ نے حکم دیا انہیں میرے پاس لاؤ میں انہیں اپنے لئے خاص کر لوں پھر جب بادشاہ نے ان سے بات کی (تو) کہنے لگا

اِنَّكَ الۡيَوۡمَ لَدَيۡنَا مَكِيۡنٌ اَمِيۡنٌ ﴿۵۴﴾ قَالَ اجۡعَلۡنِیۡ عَلٰی خَزَآئِنِ الۡاَرۡضِ ۚ

بے شک آج سے آپ ہمارے ہاں بڑے مرتبہ والے (اور) اعتبار والے ہیں۔ (یوسف علیہ السلام نے) فرمایا مجھے زمین کے خزانوں پر مقرر کر دیجئے

اِنِّیۡ حَفِيۡظٌ عَلِيۡمٌ ﴿۵۵﴾ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوۡسُفَ فِی الۡاَرۡضِ ۚ

بے شک میں خوب حفاظت کرنے والا (اور) خوب جاننے والا ہوں۔ اور اس طرح ہم نے (یوسف علیہ السلام) کو سرزمین (مصر) میں اقتدار عطا فرمایا

يَتَبَوَّاُ مِنۡهَا حَيۡثُ يَشَآءُ ؕ نُصِيۡبُ بِرَحۡمَتِنَا مَنۡ نَّشَآءُ

(تاکہ) وہ اس میں رہیں جہاں چاہیں ہم جسے چاہتے ہیں اپنی رحمت سے عطا فرماتے ہیں

ع ٨ وَلَا نُضِيۡعُ اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿۵۶﴾ وَلَاَجۡرُ الۡاٰخِرَةِ خَيۡرٌ لِّلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَكَانُوۡا يَتَّقُوۡنَ ﴿۵۷﴾ ع

اور ہم نیک لوگوں کے اجر ضائع نہیں کرتے۔ اور آخرت کا اجر بہت بہتر ہے ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے اور ڈرتے رہے۔



اہم نکات



علم و عمل کی باتیں

۱- ہمیں نقصان سے بچنے کے لئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے جائز تدبیر اختیار کرنی چاہیئے۔(سورۃ یوسف، آیات:۵، ۴۲)

۲- حسد ایک ایسی بُرائی ہے جو انسان کو بڑے بڑے گناہوں کی طرف لے جاتی ہے۔(سورۃ یوسف، آیات:۸ تا ۱۷)

۳- ہمیں حادثات اور نقصانات پر صبر کرنا چاہیئے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے مدد مانگنی چاہیئے۔(سورۃ یوسف، آیت:۱۸)

۴- اپنے نفس کی حفاظت کرنے والوں کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ بُرائی اور بے حیائی سے بچالیتا ہے۔(سورۃ یوسف، آیات:۲۴، ۲۳)

۵- اگر کوئی ہم پر جھوٹا الزام لگائے تو ہمیں فوراً اس الزام کی نفی کرنی چاہیئے۔(سورۃ یوسف، آیات:۲۶، ۲۵)

۶- اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی توفیق کے بغیر بُرائیوں سے بچنا ممکن نہیں۔(سورۃ یوسف، آیت:۳۳)

۷- نیک صالح آباء واجداد کی پیروی ہی مقبول اور ذریعہ نجات ہے۔(سورۃ یوسف، آیت:۳۸)

۸- جھوٹے معبودوں کے لئے لوگوں کے پاس کوئی دلیل نہیں ہوتی۔(سورۃ یوسف، آیت:۴۰)

۹- ہمیں علم و حکمت کی باتوں کو چُھپانا نہیں چاہیئے بلکہ لوگوں کے فائدہ کے لئے انہیں عام کرنا چاہیئے۔(سورۃ یوسف، آیات:۴۷ تا ۴۹)

۱۰- اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے نیک بندوں پر تہمت کا پردہ چاک کرنے کا خود اہتمام فرماتا ہے اور خیانت کرنے والوں کی سازشوں کو کامیاب نہیں ہونے دیتا۔ (سورۃ یوسف، آیت:۵۲)

۱۱- ایمان اور تقویٰ اختیار کرنے والوں کو آخرت میں بہترین اَجر عطا کیا جائے گا۔(سورۃ یوسف، آیت:۵۷)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) حضرت یعقوب علیہ السلام کے کل کتنے بیٹے تھے؟

(الف) ۲   (ب) ۱۱   (ج) ۱۲

(۲) حضرت یوسف علیہ السلام کو کنویں سے کس نے نکالا؟

(الف) بڑے بھائی   (ب) قافلے والوں   (ج) عزیزِ مصر

(۳) بادشاہِ مصر کے خواب میں سات موٹی گائیوں سے مراد کیا ہے؟

(الف) سات سال خوش حالی کے   (ب) سات سال قحط کے   (ج) سات سال بارشوں کے

(۴) حضرت یوسف علیہ السلام کے چھوٹے بھائی کا نام کیا تھا؟

(الف) کنعان   (ب) یہودا   (ج) بنیامین

(۵) حضرت یوسف علیہ السلام کے جیل کے ساتھیوں میں سے کسے رہا کیا گیا؟

(الف) روٹیاں پکانے والے کو   (ب) شراب پلانے والے کو   (ج) ان دونوں کو

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- یہود نے مشرکین کے ذریعہ نبی کریم ﷺ سے بنی اسرائیل کے بارے میں کیا سوال کیا؟

____

____

۲- حضرت یوسف علیہ السلام سے ان کے بھائیوں کو کیوں حسد ہوا؟

____

____

۳- حضرت یوسف علیہ السلام نے جیل میں دو نوجوانوں کو کیا دعوت دی؟

____

____

۴- حضرت یوسف علیہ السلام کے بارے میں بھائیوں نے حضرت یعقوب علیہ السلام سے کیا جھوٹ بولا؟

____

____

۵- اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کے سرزمین مصر میں استحکام اور آپ علیہ السلام کے باا‌ثر شخصیت ہونے کا کیا بندوبست فرمایا؟

____

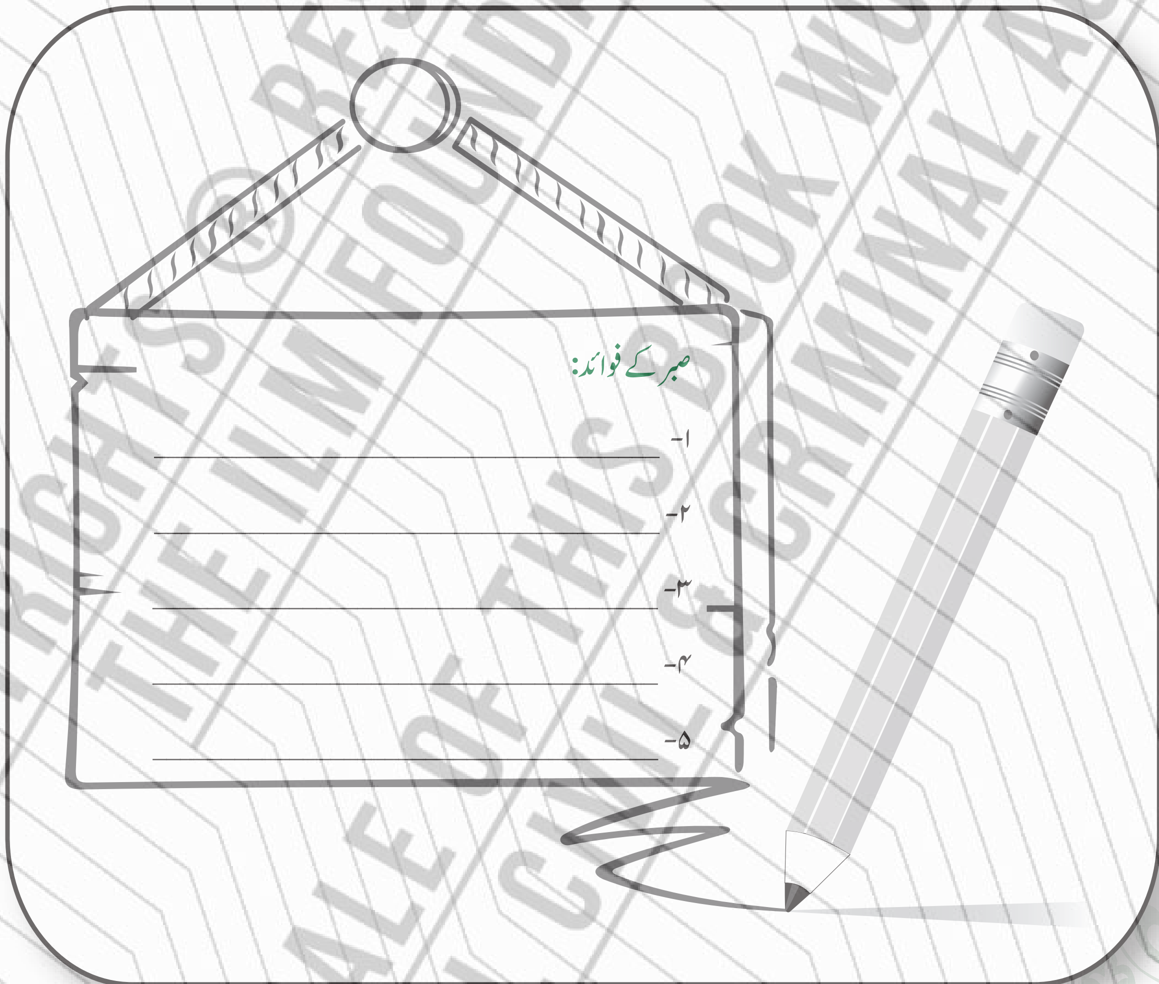
____

سوال ۳ ذیل میں دیئے گئے جملے مکمل کیجیے:

قافلے والے حضرت یوسف علیہ السلام کو ________ لے گئے۔ عزیزِ مصر نے حضرت یوسف علیہ السلام کو ________ میں خریدا۔ عزیزِ مصر نے اپنی بیوی ________ سے کہا کہ یوسف کو عزت و اکرام سے رکھو شاید کہ یہ ہمیں فائدہ پہنچائے یا ہم اسے اپنا ________ بنا لیں۔ اس طرح اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ________ پوری ہوئی۔ مزید یہ کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو باتوں (خوابوں) کی ________ یعنی حقیقت تک پہنچنے کا علم سکھایا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو کنعان کے گھر سے ________ سے نکال کر مصر کے خزانوں کے والی عزیز مصر کے گھر پہنچایا اس طرح آپ علیہ السلام کے رہن سہن کے اسباب اور مصر میں آپ علیہ السلام کے استحکام اور ________ ہونے کی راہیں ہموار کر دی گئیں۔

گھریلو سرگرمی

- آپ پر بچپن کے آغاز سے لے کر اب تک اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے جو احسانات فرمائے ہیں انہیں یاد کریں اور ان میں سے چند احسانات کی ایک فہرست بنائیں۔ نیز ان میں سے وہ کون سے احسانات ہیں جن کے ذریعے ہم دوسروں کی مدد کر سکتے ہیں؟
- نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے سوکھی لکڑی کو آگ (ابو داؤد)"۔ بیان کی گئی احادیث کو ایک چارٹ پر لکھ کر حسد (Jelousy) کے نقصانات گھر والوں سے معلوم کر کے تحریر کیجیے۔
- اپنے والدین سے صبر کے پانچ فوائد پوچھیے۔



دستخط استاد مع تاریخ: ____________

دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: ____________

سبق:۳ قصّہ حضرت یوسف علیہ السلام (حصّہ دوم)

ا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے دربار میں بھائیوں کی آمد (سورۃ یوسف آیات: ۵۸ تا ۶۲)

کچھ ہی عرصہ میں خوش حالی کے سات سال گزر گئے اور قحط والے سال شروع ہو گئے۔ یہ قحط بڑے علاقہ تک پھیل گیا۔ بڑی تعداد میں لوگ فاقہ کشی کا شکار ہونے لگے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی عمدہ تدبیر سے مصر میں بڑی مقدار میں غلّہ موجود تھا۔ جلد ہی نہ صرف مصر بلکہ دور دراز کے علاقوں تک حضرت یوسف علیہ السلام کی رحم دلی اور سستی قیمت میں غلّہ دینے کی شہرت ہو گئی۔ جب یہ شہرت حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں تک پہنچی کہ عزیزِ مصر سستی قیمت میں لوگوں کو غلّہ دے رہے ہیں تو یہ دس بھائی بھی غلّہ خریدنے کے ارادہ سے مصر پہنچے۔ جب بھائی حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچے تو حضرت یوسف علیہ السلام نے انہیں دیکھتے ہی پہچان لیا لیکن بھائی انہیں نہ پہچان سکے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے بھائیوں پر اپنی حقیقت ظاہر نہ ہونے دی۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے بھائیوں سے ان کے گھر والوں کی خیریت معلوم کی۔ ان کی اچھی مہمان نوازی کی اور ان کے سامان کے ساتھ ہی ان کی رقم بھی واپس رکھوا دی۔ جب بھائی رخصت ہونے لگے تو حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ اگلی مرتبہ اپنے بھائی بنیامین کو بھی اپنے ساتھ لے کر آنا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے بھائیوں کو دوبارہ آنے کا شوق دلاتے ہوئے فرمایا کہ دیکھو میں کتنا اچھا مہمان نواز ہوں۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے بھائیوں کو تنبیہ کی کہ اگر تم اپنے بھائی بنیامین کو نہ لائے تو پھر میں تمہیں غلّہ نہیں دوں گا۔

۲۔ حضرت یعقوب علیہ السلام سے بھائیوں کا بنیامین کو مصر لے جانے کا مطالبہ (سورۃ یوسف آیات: ۶۳ تا ۶۶)

بھائی جب گھر واپس پہنچے تو اپنے والد حضرت یعقوب علیہ السلام سے کہنے لگے کہ اگر ہم بنیامین کو ساتھ لے کر نہیں گئے تو ہمیں غلّہ نہیں دیا جائے گا۔ جب انہوں نے اپنا سامان کھولا تو اپنی رقم کو موجود پایا۔ وہ پکار اُٹھے ابّا جان دیکھیں ہماری رقم بھی ہمیں واپس کر دی گئی ہے۔ اب تو ہم ضرور اپنے بھائی کو لیکر جائیں گے اور اپنے گھر والوں کے لئے غلّہ لے کر آئیں گے اور ہم سب مل کر بھائی کی حفاظت کریں گے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا کہ میں تم پر اسی طرح بھروسہ کروں؟ جیسا کہ میں نے یوسف کے بارے میں تم پر بھروسہ کیا تھا۔ اصل بھروسہ کے لائق تو صرف اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی ذات ہے اور میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں۔ تم سب مجھ سے وعدہ کرو کہ تم بنیامین کو میرے پاس ضرور واپس لاؤ گے سوائے اس کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کچھ اور معاملہ فرمادے۔ بھائیوں نے اپنے والد سے وعدہ کیا اور خوشی خوشی مصر جانے کی تیاری کرنے لگے۔

۳۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کی ایک تدبیر (سورۃ یوسف آیات: ۶۷ تا ۶۹)

حضرت یعقوب علیہ السلام کو اندیشہ ہوا کہ گیارہ خوبصورت جوان لڑکوں کو ایک ساتھ مصر میں داخل ہوتا دیکھ کر کوئی ان سے حسد نہ کرے یا کوئی انہیں نقصان نہ پہنچادے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو علم حاصل تھا اس کی بنا پر آپ علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سے فرمایا کہ تم سب مصر میں ایک ہی دروازے سے داخل نہ ہونا بلکہ مختلف دروازوں سے داخل ہونا۔ بیٹوں نے اپنے والد کے حکم کی تعمیل کی اور الگ الگ دروازوں سے مصر میں داخل ہوئے۔ جب بھائی بنیامین کو ساتھ لے کر حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس آئے تو حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے چھوٹے بھائی کو اپنے پاس بٹھایا اور رازداری سے فرمایا کہ میں تمہارا بھائی یوسف ہوں۔ اب تم میرے پاس ہی رہو گے۔ تم بھائیوں کی بدسلوکی پر افسوس نہ کرو۔

۴۔ بِنیامین کو روکنے کے لئے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی تدبیر (سورۃ یوسف آیات: ۷۰ تا ۷۹)

حضرت یوسف علیہ السلام اپنے بھائی بِنیامین کو اپنے پاس مصر میں روکنا چاہتے تھے لیکن بادشاہ کے قانون کے مطابق وہ ایسا نہیں کر سکتے تھے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو ایک تدبیر سُجھائی۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائی کے تھیلے میں اپنا قیمتی پیالہ کہ جس سے ناپ کر غلّہ دیا جارہا تھا رکھوا دیا۔ پھر بادشاہ کے محافظوں میں سے ایک نے آکر بھائیوں سے کہا تم چور ہو اور تم نے بادشاہ کا پیالہ چُرایا ہے۔ بھائیوں نے کہا کہ ہم یہاں چوری کرنے نہیں آئے اور نہ ہی کوئی فساد چاہتے ہیں۔ محافظوں نے کہا کہ اگر تم جھوٹے نکلے تو تمہاری سزا کیا ہوگی؟ بھائیوں نے کہا کہ ہمارے ہاں چور کی سزا یہ ہے کہ ہم چور کو غلام بنالیتے ہیں۔ پھر حضرت یوسف علیہ السلام نے تلاشی لینا شروع کی۔ پہلے اپنے بڑے بھائیوں کے سامان کی تلاشی لی۔ آخر میں بِنیامین کے سامان کی تلاشی لی اور اس کے تھیلے سے پیالہ نکال لیا۔ جب بھائیوں نے یہ منظر دیکھا تو کہنے لگے کہ اگر اس نے چوری کی ہے تو اس کے بھائی یوسف نے بھی چوری کی تھی۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کی اس الزام تراشی پر صبر کیا اور دل میں کہا کہ جو تم باتیں بناتے ہو اللہ سبحانہ و تعالیٰ اسے خوب جانتا ہے۔ بھائیوں نے حضرت یوسف علیہ السلام سے درخواست کی ہمارے والد بہت بوڑھے ہیں اور وہ بِنیامین کی جدائی برداشت نہ کر سکیں گے۔ لہٰذا آپ ہم میں سے کسی کو رکھ لیں اور اسے چھوڑ دیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ میں ایسا نہیں کر سکتا کیونکہ یہ تو ناانصافی ہے کہ ہمارا سامان کسی کے پاس سے نکلے اور اس کے بدلے میں ہم اپنے پاس کسی اور کو رکھ لیں۔ اس طرح حضرت یوسف علیہ السلام نے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی تدبیر سے اپنے بھائی بِنیامین کو اپنے پاس روک لیا۔

۵۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کا اللہ سبحانہ و تعالیٰ پر توکل اور بڑے بھائی کی ندامت (سورۃ یوسف آیات: ۸۰ تا ۸۷)

جب بھائی بِنیامین کو لے جانے میں کامیاب نہ ہوئے تو آپس میں مشورہ کرنے لگے۔ انہوں نے کہا کہ اب ہم والد صاحب کو کیا جواب دیں گے۔ بڑے بھائی نے کہا میں تو والد صاحب کا سامنا نہیں کر سکتا۔ ہم سے پہلے بھی یوسف کے بارے میں غلطی ہو چکی ہے۔ میں یہاں سے نہیں جاؤں گا جب تک میرے والد مجھے اجازت نہ دیں یا پھر اللہ سبحانہ و تعالیٰ خود ہی میرے لئے فیصلہ فرمادے اور حقیقتِ حال واضح ہو جائے۔ لہٰذا باقی ۹ بھائی واپس اپنے والد کے پاس چلے آئے۔ بھائیوں نے گھر آتے ہی والد صاحب سے کہا کہ آپ کے بیٹے نے چوری کی جس کی وجہ سے وہ ہمارے ساتھ نہ آسکا۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا کہ پھر میں تو صبرِ جمیل ہی کرتا ہوں۔ میں امید کرتا ہوں کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ میرے باقی تینوں بیٹوں کو واپس میرے پاس لے آئے گا۔ حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے بیٹے کی یاد میں اتنے غم زدہ رہتے تھے کہ اُن کی آنکھوں کی بینائی بھی جاتی رہی۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سے یہ فرماتے ہوئے کہ میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی طرف سے وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے، انہیں حکم دیا جاؤ اور ایک مرتبہ پھر یوسف اور اس کے بھائی کو تلاش کرو اور دیکھو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی رحمت سے مایوس کبھی نہ ہونا۔ کیوں کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی رحمت سے کافر ہی مایوس ہوتے ہیں۔

۶۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے سامنے بھائیوں کی فریاد (سورۃ یوسف آیات: ۸۸ تا ۹۰)

بھائی دوبارہ مصر آئے اور حضرت یوسف علیہ السلام کے سامنے درخواست کی کہ ہمارے خاندان والوں کو بڑی تکلیف ہو رہی ہے۔ ہمارے پاس رقم بھی پوری نہیں ہے۔ ہمیں تھوڑی قیمت کے بدلہ میں پورا غلّہ عطا فرمادیجئے۔ حضرت یوسف علیہ السلام سے اپنے بھائیوں کی تکلیف دیکھی نہ گئی۔ اب حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کو حقیقت سے آگاہ فرمایا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ تمہیں یاد ہے کہ تم نے اپنی نادانی

میں اپنے بھائی یوسف کے ساتھ کیا کیا تھا؟ بھائیوں نے جب یہ سنا تو حیرت سے بولے تو کیا آپ ہی یوسف ہیں؟ حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا ہاں! میں تمہارا بھائی یوسف ہوں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے مجھ پر بڑا احسان فرمایا اور یقیناً اللہ سبحانہ و تعالیٰ تقویٰ اختیار کرنے والوں اور صبر کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں فرماتا۔

۷۔ حضرت یوسف علیہ السلام کا بھائیوں کو معاف کر دینا (سورۃ یوسف آیات: ۹۱ تا ۹۳)

بھائیوں پر جب حضرت یوسف علیہ السلام کی حقیقت واضح ہو گئی تو انہوں نے اپنے جُرم کا اعتراف کیا اور بڑے شرمندہ ہوئے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کو معاف کر دیا اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے بھی اپنے بھائیوں کے لئے بخشش کی دعا مانگی۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے فرمایا کہ میری قمیص لے جاؤ اور اس کو میرے والدِ محترم کے چہرے پر ڈال دو۔ اس سے اُن کی آنکھوں کی بینائی لوٹ آئے گی۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے بھائیوں سے فرمایا کہ والدین اور تمام گھر والوں کو لے کر آپ سب میرے پاس مصر آجائیں۔

۸۔ حضرت یعقوب علیہ السلام پر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا احسان (سورۃ یوسف آیات: ۹۴ تا ۹۸)

قافلے والے حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیص اور بھائیوں کے ساتھ ابھی مصر سے روانہ ہی ہوئے تھے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کو میلوں دور کنعان میں حضرت یوسف علیہ السلام کی خوشبو آنا شروع ہو گئی۔ وہ گھر والوں سے فرمانے لگے کہ مجھے تو یوسف کی خوشبو آ رہی ہے۔ گھر والوں نے کہا یقیناً آپ تو اپنی اُسی پُرانی محبت میں ہیں۔ یوسف کے غم میں آپ نے اپنی بینائی کھو دی ہے۔ بہر حال کچھ ہی دنوں میں قافلہ کنعان پہنچ گیا۔ بھائیوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیص حضرت یعقوب علیہ السلام کے چہرے پر ڈالی تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس کی برکت سے اُن کی بینائی لوٹا دی۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے گھر والوں سے فرمایا کہ دیکھا میں نہ کہتا تھا کہ جو میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے۔ بیٹوں نے کہا کہ ابّا جان! ہمارے لئے اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ ہمیں معاف فرما دے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا میں اپنے رب سے تمہارے لئے مغفرت طلب کروں گا بے شک وہ بڑا ہی بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

۹۔ بنی اسرائیل کا مصر آنا (سورۃ یوسف آیات: ۹۹ تا ۱۰۱)

جب قافلہ قریب آیا تو حضرت یوسف علیہ السلام نے مصر سے باہر نکل کر اپنے گھر والوں کا استقبال کیا اور فرمایا کہ امن و سکون کے ساتھ مصر میں داخل ہو جائیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے ماں باپ کو تخت پر بٹھایا۔ اس وقت حضرت یوسف علیہ السلام کے ماں باپ اور گیارہ بھائی سب کے سب حضرت یوسف علیہ السلام کے لئے سجدے میں چلے گئے۔ حضرت یوسف علیہ السلام پکار اُٹھے کہ ابّا جان! اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے میرے خواب کو سچ کر دکھایا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان فرمائی اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دنیا سے مسلمان اٹھانے اور نیک لوگوں کی معیت و ہمراہی عطا فرمانے کی دعائیں مانگیں۔ اس طرح بنی اسرائیل کنعان سے نکل کر مصر پہنچے۔ مصر میں بنی اسرائیل کئی سالوں تک عیش و آرام سے رہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے وصال کے بعد بھی اہلِ مصر بنی اسرائیل کی عزت کرتے رہے۔ مصریوں نے کچھ عرصہ بعد بنی اسرائیل کے خلاف بغاوت کی اور اس پوری قوم کو اپنا غلام بنالیا۔ مصریوں نے اپنوں میں سے ایک بادشاہ منتخب کیا جس کا لقب فرعون رکھا۔ فرعون نے بنی اسرائیل پر بہت ظلم کیا اور بالآخر اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ فرعون سے نجات دلائی۔

سُوْرَةُ يُوْسُف

سورۃ یوسف ۱۲ رکوع:۸تا۱۲ (آیات:۵۸تا۱۱۱)

۱۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے دربار میں بھائیوں کی آمد (سورۃ یوسف آیات:۵۸تا۶۲)

وَجَآءَ اِخْوَةُ يُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ۵۸

اور (جب قحط پڑا تو) یوسف (علیہ السلام) کے بھائی (مصر) آئے پھر وہ آپ کے پاس پہنچے تو یوسف (علیہ السلام) نے انہیں پہچان لیا اور وہ آپ کو نہ پہچان سکے۔

وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُوْنِيْ بِاَخٍ لَّكُمْ مِّنْ اَبِيْكُمْ ج

اور جب (یوسف علیہ السلام نے) ان کا سامان تیار کر دیا (تو) فرمایا کہ (آئندہ) میرے پاس اپنے بھائی کو لانا جو تمہارے والد کی طرف سے ہے

اَلَا تَرَوْنَ اَنِّيْٓ اُوْفِي الْكَيْلَ وَاَنَا خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ۵۹ فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِيْ بِهٖ

کیا تم نہیں دیکھتے کہ میں پورا ناپ کر دیتا ہوں اور میں بہترین مہمان نواز ہوں۔ پھر اگر تم اُسے میرے پاس نہ لائے

فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِنْدِيْ وَلَا تَقْرَبُوْنِ ۶۰ قَالُوْا

تو تمہارے لئے میرے پاس نہ (غلّے کا) کوئی پیمانہ ہوگا اور نہ تم میرے قریب آنا انہوں نے کہا

سَنُرَاوِدُ عَنْهُ اَبَاهُ وَاِنَّا لَفٰعِلُوْنَ ۶۱

ہم اُس کے بارے میں اُس کے والد کو آمادہ کرنے کی کوشش کریں گے اور بے شک ہم (ایسا) ضرور کریں گے۔

وَقَالَ لِفِتْيٰنِهِ اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ فِيْ رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُوْنَهَآ

اور (یوسف علیہ السلام نے) اپنے خادموں سے فرمایا ان کی رقم رکھ دو ان کے سامان میں تاکہ وہ اسے پہچان لیں

اِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۶۲

جب وہ اپنے گھر والوں کی طرف جائیں (تو) شاید کہ وہ (اس طرح) دوبارہ آجائیں۔

۲۔ حضرت یعقوب علیہ السلام سے یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کا بنیامین کو مصر لے جانے کا مطالبہ (سورۃ یوسف آیات:۶۳تا۶۶)

فَلَمَّا رَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْهِمْ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ

پھر جب وہ اپنے والد کی طرف واپس آئے (تو) کہنے لگے اے ہمارے ابا جان! (آئندہ) ہم پر (غلّے کا) پیمانہ بند کر دیا گیا ہے

فَاَرْسِلْ مَعَنَآ اَخَانَا نَكْتَلْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۶۳

تو ہمارے بھائی (بنیامین) کو ہمارے ساتھ بھیج دیجئے (تاکہ) ہم غلّہ لے آئیں اور بے شک ہم اس کی ضرور حفاظت کریں گے۔

اہم نکات

قَالَ هَلْ اٰمَنُكُمْ عَلَيْهِ اِلَّا كَمَآ اَمِنْتُكُمْ عَلٰٓى اَخِيْهِ

(یعقوب علیہ السلام نے) فرمایا کیا میں اِس کے بارے میں تم پر (اُسی طرح) اعتماد کروں جیسا کہ میں نے اِس کے بھائی (یوسف علیہ السلام) کے بارے میں تم پر اعتماد کیا تھا؟

مِنْ قَبْلُ ؕ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا ۪ وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۶۴﴾

اِس سے پہلے تو اللہ ہی بہتر حفاظت فرمانے والا ہے اور وہی سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم فرمانے والا ہے۔

وَلَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ اِلَيْهِمْ ؕ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مَا نَبْغِيْ ؕ

اور جب انہوں نے اپنا سامان کھولا (تو) دیکھا کہ ان کی رقم انہیں واپس کر دی گئی ہے وہ کہنے لگے اے ہمارے ابّا جان! ہمیں (اور) کیا چاہیئے

هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَيْنَا ۚ وَنَمِيْرُ اَهْلَنَا وَنَحْفَظُ اَخَانَا

(دیکھئے) یہ ہماری رقم بھی ہمیں واپس کر دی گئی ہے اور اب ہم اپنے اہل و عیال کے لئے غلّہ لائیں گے اور اپنے بھائی کی حفاظت کریں گے

وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيْرٍ ؕ ذٰلِكَ كَيْلٌ يَّسِيْرٌ ﴿۶۵﴾

اور ایک اونٹ جتنا (غلّے کا) پیمانہ زیادہ لائیں گے (غلّے کا) یہ پیمانہ (جو ہم لائے ہیں) بہت تھوڑا ہے۔

قَالَ لَنْ اُرْسِلَهٗ مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَاْتُنَّنِيْ بِهٖٓ

(یعقوب علیہ السلام نے) فرمایا میں اسے ہر گز تمہارے ساتھ نہیں بھیجوں گا جب تک تم اللہ کا عہد نہ دو کہ تم اسے ضرور میرے پاس لاؤ گے

اِلَّآ اَنْ يُّحَاطَ بِكُمْ ۚ فَلَمَّآ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ﴿۶۶﴾

مگر یہ کہ تم گھیر لیئے جاؤ تو جب انہوں نے آپ سے عہد کر لیا (تو یعقوب علیہ السلام نے) فرمایا کہ ہم جو بات کر رہے ہیں اللہ اس پر نگہبان ہے۔

۳۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کی ایک تدبیر (سورۃ یوسف آیات: ۶۷ تا ۶۹)

وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ؕ

اور (یعقوب علیہ السلام نے) فرمایا کہ اے میرے بیٹو! ایک ہی دروازے سے داخل نہ ہونا بلکہ الگ الگ دروازوں سے داخل ہونا

وَمَآ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ

اور میں تمہیں اللہ (کے فیصلہ) سے کچھ نہیں بچا سکتا اللہ کے سوا کسی کا حکم نہیں چلتا میں نے اسی پر بھروسہ کیا ہے

وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ ؕ

اور بھروسہ کرنے والوں کو اُسی پر بھروسہ کرنا چاہیئے۔ اور جب وہ اسی طرح (مصر میں) داخل ہوئے جیسے ان کے والد نے انہیں حکم دیا تھا

مَا كَانَ يُغْنِيْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا حَاجَةً فِيْ نَفْسِ يَعْقُوْبَ قَضٰىهَا ؕ

تو (یہ تدبیر) انہیں اللہ (کی تقدیر) سے کچھ بچا نہیں سکتی تھی مگر یہ یعقوب (علیہ السلام) کے دل کی ایک خواہش تھی جسے انہوں نے پورا کیا

وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۸﴾ ع ۸/۱۱

اور یقیناً وہ بڑے علم والے تھے کیونکہ ہم نے ان کو علم عطا فرمایا تھا لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

وَ لَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰۤى اِلَيْهِ اَخَاهُ قَالَ اِنِّیْۤ اَنَا اَخُوْكَ

اور جب وہ (یوسف علیہ السلام) کے پاس پہنچے تو آپ نے اپنے (حقیقی) بھائی کو اپنے پاس جگہ دی (اور) فرمایا کہ بے شک میں ہی تمہارا بھائی (یوسف) ہوں

فَلَا تَبْتَىٕسْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٦٩﴾

لہٰذا جو وہ کرتے رہے ہیں اس پر افسوس نہ کرو۔

۴۔ بنیامین کو روکنے کے لئے اللہ ﷻ کی تدبیر (سورۃ یوسف آیات: ۷۰ تا ۷۹)

فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِیْ رَحْلِ اَخِيْهِ ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَيَّتُهَا الْعِيْرُ

پھر جب آپ نے ان لوگوں کا سامان تیار کر دیا تو اپنے بھائی کے سامان میں (بادشاہ کا) پیالہ رکھ دیا پھر ایک پُکارنے والے نے پُکارا کہ اے قافلے والو!

اِنَّكُمْ لَسٰرِقُوْنَ ﴿٧٠﴾ قَالُوْا وَ اَقْبَلُوْا عَلَيْهِمْ مَّاذَا تَفْقِدُوْنَ ﴿٧١﴾ قَالُوْا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ

تم تو یقیناً چور ہو۔ وہ (قافلے والے) ان کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے تمہاری کیا چیز کھو گئی ہے؟ وہ (خادم) بولے ہمیں بادشاہ کا پیالہ نہیں مل رہا

وَلِمَنْ جَآءَ بِهٖ حِمْلُ بَعِيْرٍ وَّاَنَا بِهٖ زَعِيْمٌ ﴿٧٢﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ

اور جو کوئی اسے لے آئے (اس کے لئے) ایک اونٹ جتنا (غلّہ انعام) ہے اور میں اس کا ذمّہ دار ہوں۔ وہ کہنے لگے اللہ کی قسم یقیناً تم جانتے ہو

مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِی الْاَرْضِ وَمَا كُنَّا سٰرِقِيْنَ ﴿٧٣﴾ قَالُوْا فَمَا جَزَآؤُهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِيْنَ ﴿٧٤﴾

ہم اس لئے نہیں آئے تھے کہ ہم زمین میں فساد کریں اور نہ ہی ہم چور ہیں۔ وہ (خادم) بولے تو اس (چور) کی کیا سزا ہے اگر تم جھوٹے نکلے۔

قَالُوْا جَزَآؤُهٗ مَنْ وُّجِدَ فِیْ رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِی الظّٰلِمِيْنَ ﴿٧٥﴾

(بھائیوں نے) کہا کہ اس کی سزا یہ ہے کہ جس کے سامان میں وہ پایا جائے وہ خود ہی اس کا بدلہ ہے ہم ظالموں کو یہی سزا دیتے ہیں۔

فَبَدَاَ بِاَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ اَخِيْهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِّعَآءِ اَخِيْهِ ؕ

پھر (یوسف علیہ السلام نے) ان کے تھیلوں کی تلاشی لینا شروع کی اپنے بھائی کے تھیلے سے پہلے پھر اس (پیالے) کو نکال لیا اپنے بھائی کے تھیلے میں سے

كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ ؕ مَا كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ فِیْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ

اس طرح ہم نے یوسف (علیہ السلام) کے لئے تدبیر فرمائی وہ بادشاہ کے قانون کے مطابق اپنے بھائی کو روک نہیں سکتے تھے مگر یہ کہ (جیسے) اللہ چاہے

نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ وَفَوْقَ كُلِّ ذِیْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ﴿٧٦﴾

ہم جس کے چاہتے ہیں درجے بلند کرتے ہیں اور ہر علم والے کے اوپر ایک بہت زیادہ علم رکھنے والا ہے۔

قَالُوْۤا اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ۚ فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِیْ نَفْسِهٖ

انہوں نے کہا اگر اِس نے چوری کی ہے تو یقیناً اِس کا بھائی بھی پہلے چوری کر چکا ہے تو یوسف (علیہ السلام) نے یہ بات اپنے دل میں چھپائے رکھی

وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ ۚ قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ ﴿٧٧﴾

اور اسے ان پر ظاہر نہ ہونے دیا (دل میں) کہا کہ تم تو کہیں زیادہ بُرے ہو اور اللہ اسے خوب جانتا ہے جو تم غلط بیانی کر رہے ہو۔

قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ اِنَّ لَهٗٓ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ

(بھائی) کہنے لگے کہ اے عزیز! بے شک اِس کے والد بہت بوڑھے ہیں تو اِس کی جگہ ہم میں سے کسی کو رکھ لیجیے

اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۷۸﴾ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ

بے شک ہم دیکھتے ہیں کہ آپ احسان کرنے والوں میں سے ہیں۔ (یوسف علیہ السلام نے) فرمایا اللہ کی پناہ

ع ۹ ۱۱ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗٓ ۙ اِنَّآ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ﴿۷۹﴾ ع

کہ ہم اِس کے سوا (کسی اور کو) پکڑ لیں جس کے پاس ہم نے اپنی چیز پائی ہے یقیناً تب تو ہم بے انصاف ہوں گے۔

۵۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کا اللہ سبحانہ و تعالیٰ پر توکل اور بڑے بھائی کی ندامت (سورۃ یوسف آیات: ۸۰ تا ۸۷)

فَلَمَّا اسْتَيْئَسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا ۭ قَالَ كَبِيْرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنَّ اَبَاكُمْ

پھر جب وہ لوگ آپ سے مایوس ہو گئے (تو) الگ ہو کر مشورہ کرنے لگے اُن کے سب سے بڑے (بھائی) نے کہا کیا تم نہیں جانتے بے شک تمہارے والد نے

قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِيْ يُوْسُفَ ۚ فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ

یقیناً تم سے اللہ کا عہد لیا ہے اور اس سے پہلے بھی تم یوسف (علیہ السلام) کے بارے میں قصور کر چکے ہو تو میں اِس سرزمین سے ہر گز نہیں جاؤں گا

حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْٓ اَبِيْٓ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۸۰﴾ اِرْجِعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْكُمْ

جب تک کہ میرے والد صاحب مجھے حکم نہ دیں یا اللہ میرے لئے کوئی فیصلہ فرمادے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ فرمانے والا ہے۔ تم اپنے والد کے پاس واپس جاؤ

فَقُوْلُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ ۚ وَمَا شَهِدْنَآ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا

پھر کہو کہ اے ہمارے ابّا جان! بے شک آپ کے بیٹے نے چوری کی ہے اور ہم نے اسی بات کی گواہی دی جس کا ہمیں علم تھا

وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حٰفِظِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَسْـَٔلِ الْقَرْيَةَ الَّتِيْ كُنَّا فِيْهَا

اور ہم غیب (کی باتوں) کی حفاظت کرنے والے نہ تھے۔ اور پوچھ لیجیے بستی (والوں) سے جس میں ہم تھے

وَالْعِيْرَ الَّتِيْٓ اَقْبَلْنَا فِيْهَا ۭ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۸۲﴾ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ۭ

اور اس قافلے (والوں) سے جس میں ہم آئے ہیں اور یقیناً ہم ضرور سچے ہیں۔ (یعقوب علیہ السلام نے) فرمایا (ایسا نہیں) بلکہ یہ بات تم نے اپنے دل سے بنالی ہے

فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ۭ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۸۳﴾

تو صبر ہی بہتر ہے قریب ہے اللہ اُن سب کو میرے پاس لے آئے بے شک وہ خوب جاننے والا خوب حکمت والا ہے۔

وَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰٓاَسَفٰى عَلٰي يُوْسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ

اور (یعقوب علیہ السلام نے) اُن سے منہ پھیر لیا اور کہنے لگے ہائے افسوس! یوسف (علیہ السلام کی جدائی) پر اور آپ کی آنکھیں غم سے سفید ہو گئیں

فَهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۸۴﴾

تو وہ (اپنا) غم ضبط کیئے ہوئے تھے۔

اہم نکات

قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا

(بیٹے) کہنے لگے اللہ کی قسم! آپ یوسف کو (اسی طرح) ہمیشہ یاد کرتے رہیں گے یہاں تک کہ (یا تو) بیمار ہو جائیں گے

اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ۝٨٥ قَالَ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ

یا ہلاک ہونے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ (یعقوب علیہ السلام نے) فرمایا بے شک میں فریاد کرتا ہوں اللہ سے اپنی پریشانی اور غم کی

وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝٨٦ يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ

اور میں اللہ کی طرف سے وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ اے میرے بیٹو! جاؤ اور تلاش کرو یوسف (علیہ السلام) اور اس کے بھائی کو

وَلَا تَايْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ لَا يَايْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝٨٧

اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو بے شک اللہ کی رحمت سے کافر لوگ مایوس ہوتے ہیں۔

٦۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے سامنے بھائیوں کی فریاد (سورۃ یوسف آیات: ٨٨ تا ٩٠)

فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ

پھر جب وہ لوگ یوسف (علیہ السلام) کے پاس پہنچے (تو) کہنے لگے کہ اے عزیز! ہمیں اور ہمارے گھر والوں کو سخت تکلیف پہنچی ہے

وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا ۭ

اور ہم معمولی سرمایہ لائے ہیں تو آپ ہمیں (غلّے کا) پیمانہ پورا پورا دے دیجیے اور ہم پر کچھ صدقہ کیجیے

اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ ۝٨٨ قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ وَاَخِيْهِ

بے شک اللہ صدقہ کرنے والوں کو اجر عطا فرماتا ہے۔ (یوسف علیہ السلام نے) فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ تم نے یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا کِیا تھا

اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ ۝٨٩ قَالُوْٓا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ ۭ قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَآ اَخِيْ

جب تم نادان تھے۔ انہوں نے کہا کیا آپ ہی یوسف ہیں؟ آپ (علیہ السلام) نے فرمایا میں ہی یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے

قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا ۭ اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝٩٠

یقیناً اللہ نے ہم پر احسان فرمایا ہے بے شک جو (اللہ سے) ڈرتا اور صبر کرتا ہے تو بے شک اللہ احسان کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں فرماتا۔

٧۔ حضرت یوسف علیہ السلام کا بھائیوں کو معاف کر دینا (سورۃ یوسف آیات: ٩١ تا ٩٣)

قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِـِٕيْنَ ۝٩١ قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ۭ

وہ بولے اللہ کی قسم! یقیناً اللہ نے آپ کو ہم پر فضیلت عطا فرمائی ہے اور یقیناً ہم ہی خطا کار تھے۔ (یوسف علیہ السلام نے) فرمایا آج تم پر کوئی ملامت نہیں ہے

يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ۡ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝٩٢ اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰي وَجْهِ اَبِيْ

اللہ تمہیں معاف فرمادے اور وہی رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم فرمانے والا ہے۔ یہ میری قمیص لے جاؤ پھر اسے میرے والد کے چہرے پر ڈال دو

يَاْتِ بَصِيْرًا ۚ وَاْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝٩٣ ع

ان کی بینائی واپس آجائے گی اور اپنے سب گھر والوں کو میرے پاس لے آؤ۔

اہم نکات



۸۔حضرت یعقوب علیہ السلام پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا احسان (سورۃ یوسف آیات:۹۴تا۹۸)

وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيْرُ قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّىْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ

اور جب قافلہ (مصر سے) روانہ ہوا تو ان کے والد (گھر والوں سے) فرمانے لگے کہ یقیناً میں یوسف (علیہ السلام) کی خوشبو پا رہا ہوں

لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ﴿۹۴﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِىْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ ﴿۹۵﴾ فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ

اگر تم مجھے ناقص العقل (کمزور عقل) خیال نہ کرو۔ وہ بولے اللہ کی قسم! یقیناً آپ اپنی پُرانی محبت میں ہیں۔ پھر جب خوشخبری دینے والا آپہنچا

اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ۚ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ ۚ

(تو) اس نے وہ (قمیص) ان کے چہرے پر ڈالی تو وہ پھر سے دیکھنے والے ہوگئے (یعقوب علیہ السلام) فرمانے لگے کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا

اِنِّىْٓ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۶﴾ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَآ

بے شک میں اللہ کی طرف سے وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ وہ بولے اے ہمارے ابّا جان! آپ ہمارے لئے ہمارے گناہوں کی مغفرت مانگیے

اِنَّا كُنَّا خٰطِئِيْنَ ﴿۹۷﴾ قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّىْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۹۸﴾

بے شک ہم ہی خطاکار تھے۔ (یعقوب علیہ السلام نے) فرمایا میں اپنے رب سے تمہارے لئے مغفرت مانگوں گا بے شک وہ بڑا ہی بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

۹۔بنی اسرائیل کا مصر آنا (سورۃ یوسف آیات:۹۹تا۱۰۱)

فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰٓى اِلَيْهِ اَبَوَيْهِ وَقَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ

پھر جب وہ سب یوسف (علیہ السلام) کے پاس پہنچے تو انہوں نے اپنے ماں باپ کو (ادباً) اپنے پاس بٹھایا اور فرمایا آپ مصر میں داخل ہو جائیں

اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ﴿۹۹﴾ وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ

اگر اللہ نے چاہا (تو سب) امن کے ساتھ (رہیں گے)۔ اور انہوں نے اپنے ماں باپ کو تخت پر بٹھایا اور وہ سب ان کے لئے سجدہ میں جھک گئے

وَقَالَ يٰٓاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَاىَ مِنْ قَبْلُ ۡ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّىْ حَقًّا ۭ

اور (یوسف علیہ السلام نے) فرمایا اے میرے ابّا جان! یہ میرے اس خواب کی تعبیر ہے جو میں نے پہلے دیکھا تھا یقیناً میرے رب نے اسے سچ کر دکھایا

وَقَدْ اَحْسَنَ بِىْٓ اِذْ اَخْرَجَنِىْ مِنَ السِّجْنِ وَجَآءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ

اور یقیناً اس نے مجھ پر احسان فرمایا جب مجھے قید خانے سے نکالا اور آپ سب کو گاؤں سے لے آیا اس کے بعد کہ شیطان نے جھگڑا ڈالا

بَيْنِىْ وَبَيْنَ اِخْوَتِىْ ۭ اِنَّ رَبِّىْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَآءُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۰۰﴾

میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان بے شک میرا رب جس کے لئے چاہے خوب تدبیر فرماتا ہے بے شک وہ خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے۔

رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِىْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِىْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۣ

اے میرے رب! یقیناً تُو نے مجھے حکومت سے حصّہ عطا فرمایا اور مجھے باتوں (خوابوں) کی تعبیر کا علم بخشا اے آسمانوں اور زمینوں کے پیدا فرمانے والے!

اَنْتَ وَلِىّٖ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِىْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِىْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۰۱﴾

تو ہی دنیا اور آخرت میں میرا کارساز ہے مجھے (دنیا سے) مسلمان اُٹھا اور مجھے (اپنے خاص مقرب) نیک بندوں کے ساتھ ملا۔

اہم نکات



١٠۔ توحید کی دعوت اور شرک کی نفی (سورۃ یوسف آیات: ١٠٢ تا ١٠٨)

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ

(اے نبی ﷺ!) یہ غیب کی خبروں میں سے ہیں جو ہم آپ (ﷺ) کی طرف وحی فرماتے ہیں اور آپ اُن (برادرانِ یوسف) کے پاس نہ تھے

اِذْ اَجْمَعُوْٓا اَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ ۝١٠٢ وَمَآ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝١٠٣

جب انہوں نے اپنی بات پر اتفاق کیا اور وہ سازش کر رہے تھے۔ اور اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں اگرچہ آپ کتنی ہی خواہش کریں۔

ع ١١ وَمَا تَسْـَٔلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝١٠٤ ع

اور آپ (ﷺ) ان (مشرکینِ مکّہ) سے اس (تبلیغ) پر کوئی اَجر (تو) نہیں مانگتے یہ (قرآن) سب جہان والوں کے لئے نصیحت ہے۔

وَكَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ۝١٠٥ وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ

اور آسمانوں وزمینوں میں کتنی ہی نشانیاں ہیں جن پر ان کا گزر ہوتا رہتا ہے اور وہ ان پر توجہ نہیں کرتے۔ اور ان مشرکین میں سے اکثر لوگ اللہ پر ایمان نہیں رکھتے

اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ۝١٠٦ اَفَاَمِنُوْٓا اَنْ تَاْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ

مگر مشرک ہوتے ہوئے۔ کیا وہ اس (بات) سے بے خوف ہیں کہ ان پر اللہ کے عذابوں میں سے کوئی چھا جانے والا (عذاب) آجائے

اَوْ تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝١٠٧ قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۣ

یا ان پر اچانک قیامت آجائے اور انہیں خبر بھی نہ ہو۔ (اے نبی ﷺ!) آپ فرما دیجئے یہی میرا راستہ ہے میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں

عَلٰي بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ۭ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝١٠٨

پوری بصیرت کے ساتھ میں (بھی) اور (وہ بھی) جنہوں نے میری پیروی کی اور اللہ پاک ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔

١١۔ پچھلی قوموں سے عبرت کا سبق (سورۃ یوسف آیات: ١٠٩ تا ١١١)

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى ۭ

اور ہم نے آپ سے پہلے بھی مَردوں ہی کو (رسول بنا کر) بھیجا تھا جن کی طرف ہم وحی فرماتے تھے (مختلف) بستیوں والوں میں سے

اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ

کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں تو وہ دیکھ لیتے کہ ان سے پہلے لوگوں کا کیا انجام ہوا

وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝١٠٩

اور یقیناً آخرت کا گھر بہت بہتر ہے ان کے لئے جو (اللہ سے) ڈرتے ہیں تو کیا تم سمجھتے نہیں؟

حَتّٰٓي اِذَا اسْتَيْـَٔسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا

یہاں تک کہ جب رسول (نافرمان قوم سے) مایوس ہونے لگے اور نافرمانوں نے یہ خیال کیا کہ اُن سے (عذاب کے بارے میں) جھوٹ بولا گیا ہے

اہم نکات



جَآءَهُمْ نَصْرُنَا فَنُجِّيَ مَنْ نَّشَآءُ ؕ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۱۰﴾

تو اُن (رسولوں) کو ہماری مدد آپہنچی پھر جسے ہم نے چاہا اسے نجات ملی اور ہمارا عذاب مجرم قوم سے ٹالا نہیں جاتا۔

لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ؕ مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى

یقیناً اُن کے قصّے میں عقل مندوں کے لئے عبرت ہے یہ (قرآن) کوئی ایسی بات نہیں ہے جو گھڑ لی گئی ہو

۱۲ ع ۷
وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ ع

بلکہ یہ اپنے سے پہلی (کتابوں) کی تصدیق کرتا ہے اور ہر چیز کی تفصیل ہے اور مومنوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔



علم و عمل کی باتیں

۱- ہمیں مہمانوں کی خوب خاطر تواضع کرنی چاہیئے کیونکہ مہمان نوازی انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہے۔(سورۃ یوسف، آیت:۵۹)

۲- اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی ہمارا بہترین محافظ اور دنیا اور آخرت میں ہمارا کارساز ہے۔(سورۃ یوسف، آیات:۶۴، ۱۰۱)

۳- ہمیں اپنی تدبیر سے بڑھ کر اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر بھروسہ کرنا چاہیئے کیونکہ وہی حقیقتاً اور مستقلاً ہمارا مددگار ہے۔(سورۃ یوسف، آیت:۶۷)

۴- ہمیں اپنی پریشانیاں اور غم اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی کے سامنے بیان کرنے چاہئیں کیونکہ وہی حقیقتاً اور مستقلاً غموں کو دور فرمانے والا ہے۔
(سورۃ یوسف، آیت:۸۶)

۵- اللہ سبحانہ وتعالیٰ انبیاء کرام علیہم السلام کو اپنے پاس سے خصوصی علم عطا فرماتا ہے جو دیگر لوگوں کو حاصل نہیں ہوتا۔(سورۃ یوسف، آیت:۸۶)

۶- ہمیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رحمت سے کبھی بھی مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔(سورۃ یوسف، آیت:۸۷)

۷- جو تقویٰ اختیار کرتا ہے اور صبر کرتا ہے تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ ایسے نیکی کرنے والوں کو ضرور اجر عطا فرماتا ہے۔(سورۃ یوسف، آیت:۹۰)

۸- جو لوگ ہمارے ساتھ بُرا سلوک کریں ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ اُن کو معاف کردیں۔(سورۃ یوسف، آیت:۹۲)

۹- ہمیں اپنے والدین کی عزت اور احترام کرنا چاہیئے۔ یہ انبیاء کرام علیہم السلام کا مبارک طریقہ ہے اور اسلام کی بنیادی تعلیمات میں سے ہے۔
(سورۃ یوسف، آیات:۹۹ تا ۱۰۰)

۱۰- "اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف بلانا" نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا راستہ ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کرنے والوں کا طریقہ ہے۔(سورۃ یوسف، آیت:۱۰۸)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو مصر میں داخل ہونے کے لئے کیا نصیحت کی؟
(الف) ایک ہی دروازے سے داخل ہونا (ب) الگ الگ دروازوں سے داخل ہونا (ج) بنیامین کو ساتھ رکھنا

(۲) حضرت یوسف علیہ السلام کے خواب میں چاند سے مراد کون ہیں؟
(الف) والد محترم (ب) والدہ محترمہ (ج) بھائی

(۳) حضرت یعقوب علیہ السلام نے حضرت یوسف علیہ السلام کی جدائی کے غم میں کیا چیز کھودی؟
(الف) یادداشت (ب) بینائی (ج) دولت

(۴) حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سے کن لوگوں کے بارے میں فرمایا کہ صرف وہی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہوتے ہیں؟
(الف) اہل ایمان (ب) منافقین (ج) کافر

(۵) حضرت یوسف علیہ السلام کے انتقال کے بعد کس نے بنی اسرائیل کو غلام بنالیا؟
(الف) اہل مصر (ب) اہل کنعان (ج) اہل شام

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- بادشاہ کے لئے روٹیاں پکانے والے قیدی نے کیا خواب دیکھا تھا؟

۲- اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو بِنیامین کو روکنے کے لئے کیا تدبیر سجھائی؟

۳- حضرت یعقوب علیہ السلام کی بینائی کیسے واپس آئی؟

۴- حضرت یوسف علیہ السلام نے بھائیوں کی بدسلوکی پر ان کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

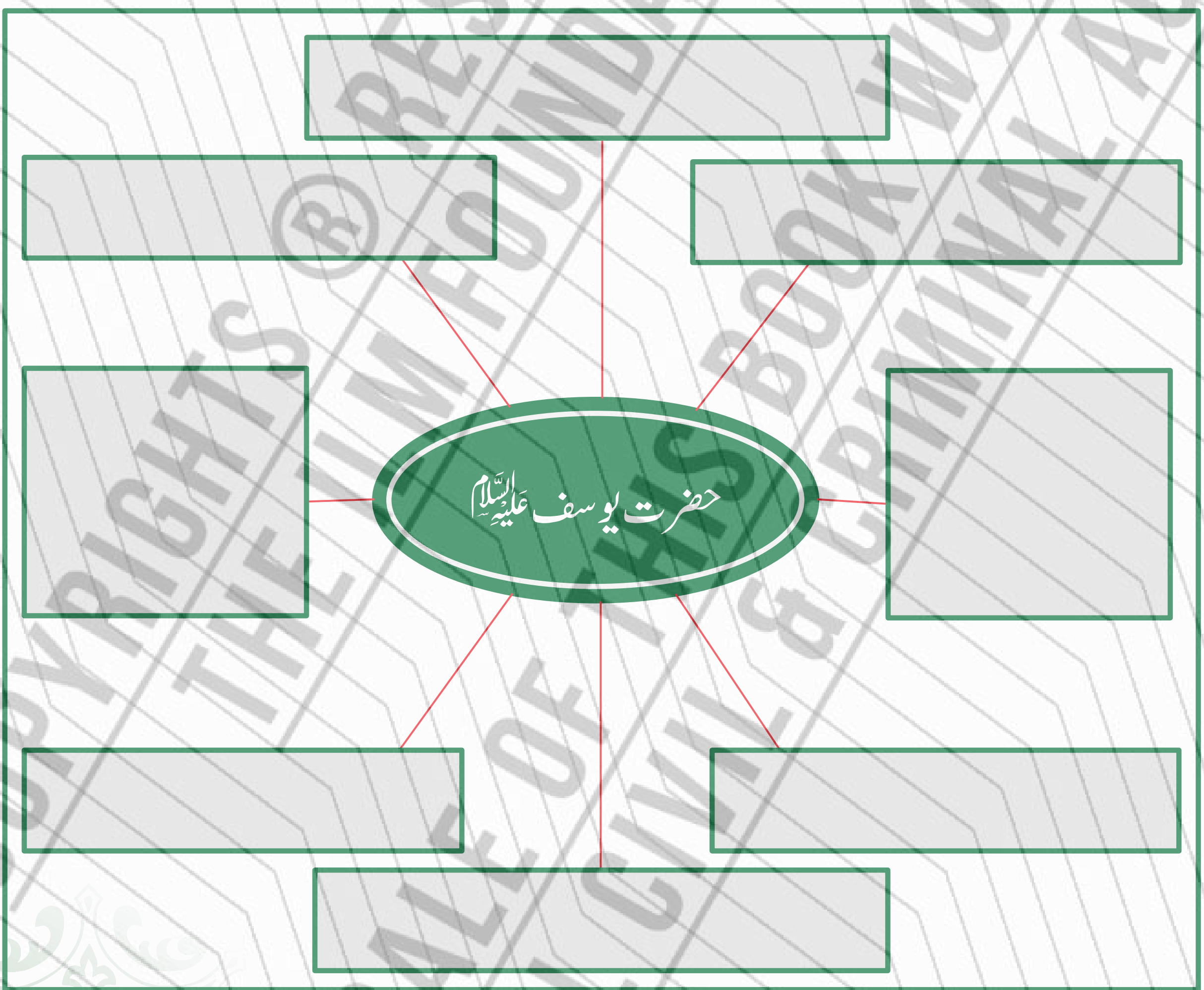
۵- اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کے خواب کو کیسے سچ کر دکھایا؟

سوال ۳ ہم اپنا جائزہ لیں:

نمبر شمار	سوالات	کسی حد تک	بہت حد تک	نہیں
۱-	کیا میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ پر مکمل بھروسہ کرتا ہوں؟			
۲-	کیا میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی رحمت کی اُمید رکھتا ہوں؟			
۳-	کیا میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتا ہوں؟			
۴-	کیا میں اپنی ضرورتوں پر اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں؟			
۵-	کیا میں دوسروں کے لئے احسان یعنی نیکی کا جذبہ رکھتا ہوں؟			
۶-	کیا میں اپنے معاملات میں دوسروں سے مشورہ کرتا ہوں؟			
۷-	کیا میں کسی پر بلاوجہ الزام لگاتا ہوں؟			
۸-	کیا میں اپنے مہمانوں کی اچھی میزبانی کرتا ہوں؟			
۹-	کیا میں نقصان پر صبر کرتا ہوں؟			
۱۰-	کیا میں واقعات سے عبرت حاصل کرتا ہوں؟			

گھریلو سرگرمی

- حضرت یوسف علیہ السلام کی دعا "اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ" ترجمہ کے ساتھ خوبصورتی سے چارٹ پر لکھ کر گھر میں نمایاں جگہ پر لگائیے۔
- گھر والوں کے ساتھ بیٹھ کر مذاکرہ کریں کہ اگر ہم اپنے کسی قصوروار کو معاف کر دیں تو اس سے ہمیں کیا فائدہ حاصل ہو گا تمام نکات کو ایک جگہ تحریر کریں اور دوسرے دوستوں کو بتائیے۔
- حضرت یوسف علیہ السلام سے متعلق اہم باتیں لکھ کر مندرجہ ذیل وضاحتی خاکہ (Flow Chart) مکمل کیجیے۔



دستخط استاد مع تاریخ: ____________

دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: ____________

سبق:۴۰

سُوْرَةُ الزُّخْرُف

(سورت نمبر:۴۳، کل رکوع:۷، کل آیات:۸۰)

شانِ نزول اور تعارف: سُوْرَةُ الزُّخْرُف نبی کریم ﷺ پر قیامِ مکہ کے آخری دور میں نازل ہوئی۔ یہ وہی زمانہ تھا جب نبی کریم ﷺ کے خلاف قریش کے سردار جادو وغیرہ کے الزامات لگا رہے تھے اور سب باہم مل کر (معاذاللہ) نبی کریم ﷺ کو شہید کرنے کی سازشیں کر رہے تھے جیسا کہ آیات ۷۹ اور ۸۰ میں صاف اشارہ موجود ہے۔

"زُخْرُف" عربی زبان میں "سونے (Gold)" کو کہتے ہیں۔ آیات:۳۴ اور ۳۵ میں ذکر کیا گیا ہے کہ دنیا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نظر میں اتنی بے حیثیت اور حقیر ہے کہ اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ سب ہی لوگ کافر ہو جائیں گے تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کافروں کے گھروں کو سونے اور چاندی کا بنا دیتا۔

اس سورت میں شرک کی مذمت اور توحید کا ذکر ہے۔ تین جلیل القدر انبیاء کرام علیہم السلام یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعوت کا ذکر ہے کہ وہ سب ایک اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت کرنے والے اور شرک سے منع کرنے والے تھے۔ اس کے علاوہ آخرت کے حالات بیان کیئے گئے ہیں۔ سورت کے آخر میں پرہیز گاروں کے اچھے اور مشرکین کے بُرے انجام کا بیان ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

حٰمٓ ۚ ۞١ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۞٢ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۞٣

حٰمٓ۔ واضح کتاب کی قسم۔ بے شک ہم نے اس کو عربی قرآن بنایا ہے تاکہ تم سمجھو۔

وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۞٤ اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا

اور یقیناً یہ (قرآن) ہمارے پاس اصل کتاب (لوحِ محفوظ) میں بہت بلند بڑی حکمت والا ہے۔ کیا ہم تم سے اس نصیحت کو اس بنا پر روک دیں

اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ ۞٥ وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ ۞٦ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ

کہ تم حد سے گزر جانے والے لوگ ہو۔ اور ہم نے پہلے لوگوں میں بھی کتنے ہی نبی بھیجے تھے۔ اور ان کے پاس جو نبی بھی آتا تھا

اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۞٧ فَاَهْلَكْنَآ اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّمَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ ۞٨

وہ اس کا مذاق اڑایا کرتے تھے۔ پھر ہم نے ہلاک کر دیا ان سے کہیں زیادہ طاقتور لوگوں کو اور ان پہلے لوگوں کی مثال گزر چکی ہے۔

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ۞٩

اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمانوں اور زمینوں کو کس نے پیدا فرمایا؟ تو یقیناً وہ ضرور کہیں گے کہ انہیں بہت غالب علم والے (اللہ) نے پیدا فرمایا۔

الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّجَعَلَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۞١٠

جس نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنایا اور اس میں تمہارے لئے راستے بنائے تاکہ تم راہ پا سکو۔

وَالَّذِیْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ ۚ فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّیْتًا ۚ

اور جس نے ایک (مقرر) اندازے کے ساتھ آسمان سے پانی نازل فرمایا پھر ہم نے اس سے مُردہ شہر کو زندہ کیا

كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَالَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ

اسی طرح تم (قبروں سے) نکالے جاؤ گے۔ اور جس نے ہر طرح کے جوڑے پیدا فرمائے اور تمہارے لئے کشتیاں اور چوپائے بنائے

مَا تَرْكَبُوْنَ ﴿۱۲﴾ لِتَسْتَوٗا عَلٰی ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ

جن پر تم سواری کرتے ہو۔ تاکہ تم ان کی پیٹھوں پر جم کر بیٹھو پھر اپنے رب کی نعمت کو یاد کرو

اِذَا اسْتَوَیْتُمْ عَلَیْهِ وَتَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا

جب ان پر ٹھیک طرح سے بیٹھ جاؤ اور تم کہو وہ (اللہ) پاک ہے جس نے اس (سواری) کو ہمارے تابع کر دیا

وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ﴿۱۳﴾ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۴﴾

اور ہم میں طاقت نہ تھی کہ اس کو قابو میں لا سکتے۔ اور یقیناً ہم اپنے رب کی طرف پلٹ کر جانے والے ہیں۔

وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا ۭ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۵﴾ ع ۱ ۵

اور (مشرکوں نے) اُس (اللہ) کے بندوں میں سے بعض کو اُس کا جُز (اولاد) بنا دیا یقیناً انسان بڑا واضح ناشکرا ہے۔

اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا یَخْلُقُ بَنٰتٍ وَّاَصْفٰىكُمْ بِالْبَنِیْنَ ﴿۱۶﴾

کیا اس (اللہ) نے اپنی مخلوق میں سے (خود اپنے لئے تو) بیٹیاں بنالی ہیں اور تمہیں مخصوص کر دیا ہے بیٹوں کے ساتھ؟

وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا

حالانکہ ان میں سے کسی کو اس (بیٹی) کی خوشخبری دی جاتی ہے جسے انہوں نے رحمٰن کے ساتھ منسوب کر رکھا ہے تو اس کا منہ سیاہ ہو جاتا ہے

وَّهُوَ كَظِیْمٌ ﴿۱۷﴾ اَوَ مَنْ یُّنَشَّؤُا فِی الْحِلْیَةِ وَهُوَ فِی الْخِصَامِ غَیْرُ مُبِیْنٍ ﴿۱۸﴾

اور وہ غم (اور غصّے) سے بھر جاتا ہے۔ کیا وہ (لڑکی) جو زیور میں پرورش پائے اور بحث کے وقت واضح بات بھی نہ کر سکے (اللہ کی اولاد ہو سکتی ہے)؟

وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِیْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ۭ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ۭ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ

اور انہوں نے فرشتوں کو (اللہ کی) بیٹیاں قرار دیا جو رحمٰن کے بندے ہیں کیا یہ ان کی پیدائش کے وقت موجود تھے اب ان کی گواہی لکھ لی جائے گی

وَیُسْـَٔلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَقَالُوْا لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ ۭ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۤ

اور ان سے پوچھا جائے گا۔ اور وہ کہتے ہیں اگر رحمٰن چاہتا تو ہم ان (بتوں) کو نہ پوجتے انہیں اس کا کچھ علم نہیں

اِنْ هُمْ اِلَّا یَخْرُصُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمْ اٰتَیْنٰهُمْ كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ﴿۲۱﴾

وہ صرف جھوٹا اندازہ لگاتے ہیں۔ کیا ہم نے اس سے پہلے انہیں کوئی کتاب دے رکھی ہے کہ جسے وہ مضبوطی سے تھامے ہوئے ہیں۔

بَلْ قَالُوْٓا اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿٢٢﴾

(نہیں) بلکہ وہ کہتے ہیں بے شک ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک طریقے پر پایا ہے اور بے شک ہم انہی کے نقشِ قدم پر چل رہے ہیں۔

وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ

اور اسی طرح ہم نے آپ سے پہلے جب بھی بھیجا کسی بستی میں کوئی ڈر سنانے والا (نبی) تو وہاں کے خوشحال لوگوں نے کہا

اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ﴿٢٣﴾ قٰلَ

کہ بے شک ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک طریقے پر پایا ہے اور بے شک ہم انہی کے نقشِ قدم پر چل رہے ہیں۔(اس پر ان کے نبی علیہ السلام نے) فرمایا

اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ ۭ

کیا اگر میں تمہارے پاس لاؤں اس سے بڑھ کر ہدایت کا راستہ جس پر تم نے اپنے باپ دادا کو پایا تھا (تب بھی انہی کی پیروی کرو گے؟)

قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿٢٤﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ

وہ کہنے لگے بے شک جو کچھ تم دے کر بھیجے گئے ہو ہم اس کا انکار کرنے والے ہیں۔ پھر ہم نے (نبی کے) ان (گستاخوں) سے بدلہ لیا تو دیکھیے

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٢٥﴾ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖٓ ع ٢ ١٠

جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا؟ اور جب ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا

اِنَّنِيْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ﴿٢٦﴾ اِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ ﴿٢٧﴾

بے شک تم جن کی عبادت کرتے ہو میں ان سے بیزار ہوں۔ سوائے اس ذات کے جس نے مجھے پیدا فرمایا تو عنقریب وہی میری (مزید) رہنمائی فرمائے گا۔

وَجَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٢٨﴾

اور (ابراہیم علیہ السلام نے) اس (کلمۂ توحید) کو اپنی اولاد میں باقی رہنے والا کلمہ بنا دیا تاکہ وہ (اللہ کی طرف) رجوع کریں۔

بَلْ مَتَّعْتُ هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى جَآءَهُمُ الْحَقُّ

(ان کے شرک پر انہیں مٹایا نہیں) بلکہ میں نے انہیں اور ان کے باپ دادوں کو فائدہ پہنچایا یہاں تک کہ ان کے پاس آگیا حق (قرآن)

وَرَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ﴿٢٩﴾ وَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ

اور واضح بیان فرمانے والا رسول۔ اور جب ان کے پاس حق (قرآن) آیا تو (مشرکین) کہنے لگے یہ جادو ہے

وَّاِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿٣٠﴾ وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ﴿٣١﴾

اور بے شک ہم اس کے انکار کرنے والے ہیں۔ اور وہ کہنے لگے یہ قرآن کیوں نہیں نازل ہوا (مکّہ اور طائف کی) دو بستیوں میں سے کسی بڑے آدمی پر؟

اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ۭ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

کیا یہ لوگ آپ کے رب کی رحمت کو تقسیم کرتے ہیں؟ ہم نے ان کے درمیان دنیاوی زندگی میں ان کی معیشت کو تقسیم فرمایا

اہم نکات



وَرَفَعۡنَا بَعۡضَهُمۡ فَوۡقَ بَعۡضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعۡضُهُمۡ بَعۡضًا سُخۡرِيًّا ؕ

اور ہم نے ایک کے دوسرے پر درجے بلند فرمائے تاکہ وہ ایک دوسرے سے کام لے سکیں

وَرَحۡمَتُ رَبِّكَ خَيۡرٌ مِّمَّا يَجۡمَعُوۡنَ ﴿۳۲﴾ وَلَوۡلَاۤ اَنۡ يَّكُوۡنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً

اور آپ کے رب کی رحمت اس (دولت) سے کہیں بہتر ہے جسے وہ جمع کرتے ہیں۔ اور اگر یہ (خیال) نہ ہوتا کہ سب لوگ ایک ہی جماعت (کافر) ہو جائیں گے

لَّجَعَلۡنَا لِمَنۡ يَّكۡفُرُ بِالرَّحۡمٰنِ لِبُيُوۡتِهِمۡ سُقُفًا مِّنۡ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيۡهَا يَظۡهَرُوۡنَ ﴿۳۳﴾ ۙ

تو جنھوں نے رحمٰن کا انکار کیا ہم ان لوگوں کے لئے ضرور بنا دیتے ان کے گھروں کی چھتوں کو چاندی کا اور سیڑھیوں کو بھی جن پر وہ چڑھتے ہیں۔

وَلِبُيُوۡتِهِمۡ اَبۡوَابًا وَّسُرُرًا عَلَيۡهَا يَتَّكِـُٔوۡنَ ﴿۳۴﴾ ۙ وَزُخۡرُفًا ؕ وَاِنۡ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ؕ

اور ان کے گھروں کے دروازوں کو بھی اور وہ تخت بھی جن پر وہ تکیہ لگا کر بیٹھتے ہیں۔ اور سونے کا بھی (بنا دیتے) اور یہ سب دنیا کی زندگی کا (تھوڑا سا) سامان ہے

وَالۡاٰخِرَةُ عِنۡدَ رَبِّكَ لِلۡمُتَّقِيۡنَ ﴿۳۵﴾ ع وَمَنۡ يَّعۡشُ عَنۡ ذِكۡرِ الرَّحۡمٰنِ نُقَيِّضۡ لَهٗ شَيۡطٰنًا ع ۳

اور آخرت آپ کے رب کے ہاں پرہیز گاروں کے لئے ہے۔ اور جو رحمٰن کے ذکر سے (غافل ہو کر) اندھا بن جائے ہم اس پر ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں

فَهُوَ لَهٗ قَرِيۡنٌ ﴿۳۶﴾ وَاِنَّهُمۡ لَيَصُدُّوۡنَهُمۡ عَنِ السَّبِيۡلِ وَيَحۡسَبُوۡنَ اَنَّهُمۡ مُّهۡتَدُوۡنَ ﴿۳۷﴾

تو وہ اس کا ساتھی ہو جاتا ہے۔ اور یقیناً وہ (شیاطین) انہیں (ہدایت کے) راستہ سے روکتے رہتے ہیں اور وہ لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ ہدایت پر ہیں۔

حَتّٰۤى اِذَا جَآءَنَا قَالَ يٰلَيۡتَ بَيۡنِىۡ وَبَيۡنَكَ بُعۡدَ الۡمَشۡرِقَيۡنِ

یہاں تک کہ جب وہ ہمارے پاس آئے گا (تو شیطان سے) کہے گا کہ کاش میرے اور تیرے درمیان مشرق و مغرب کا فاصلہ ہوتا

فَبِئۡسَ الۡقَرِيۡنُ ﴿۳۸﴾ وَلَنۡ يَّنۡفَعَكُمُ الۡيَوۡمَ اِذۡ ظَّلَمۡتُمۡ

تو (تُو) کیا ہی بُرا ساتھی ہے۔ اور جب تم (دنیا میں) ظلم کر چکے ہو (تو) آج تمہیں یہ بات ہرگز کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گی

اَنَّكُمۡ فِى الۡعَذَابِ مُشۡتَرِكُوۡنَ ﴿۳۹﴾ اَفَاَنۡتَ تُسۡمِعُ الصُّمَّ اَوۡ تَهۡدِى الۡعُمۡىَ

کہ بے شک تم عذاب میں ایک دوسرے کے شریک ہو۔ پھر کیا آپ بہروں کو سنائیں گے یا اندھوں کو راستہ دکھائیں گے

وَمَنۡ كَانَ فِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ﴿۴۰﴾ فَاِمَّا نَذۡهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنۡهُمۡ مُّنۡتَقِمُوۡنَ ﴿۴۱﴾ ۙ

اور اُنہیں (راستہ دکھائیں گے) جو کھلی گمراہی میں ہیں۔ پھر اگر ہم آپ کو (دنیا سے) لے جائیں تو تب بھی ہم ان سے بدلہ لینے والے ہیں۔

اَوۡ نُرِيَنَّكَ الَّذِىۡ وَعَدۡنٰهُمۡ فَاِنَّا عَلَيۡهِمۡ مُّقۡتَدِرُوۡنَ ﴿۴۲﴾

یا ہم آپ کو وہ (عذاب) دکھا دیں جس کا ہم نے ان سے وعدہ کیا ہے تو بے شک ہم ان پر قدرت رکھنے والے ہیں۔

فَاسۡتَمۡسِكۡ بِالَّذِىۡۤ اُوۡحِىَ اِلَيۡكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ﴿۴۳﴾

تو آپ اس (قرآن) کو مضبوطی سے تھامے رکھیں جو آپ (ﷺ) کی طرف وحی فرمایا گیا ہے بے شک آپ (ﷺ) سیدھے راستے پر ہیں۔

وَ اِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَ لِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ تُسْـَٔلُوْنَ ﴿٤٤﴾

اور یقیناً یہ (قرآن) آپ (ﷺ) کے لئے اور آپ کی قوم (امت) کے لئے ضرور (عظیم) نصیحت ہے اور عنقریب تم سب سے پوچھا جائے گا۔

وَسْـَٔلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَاۤ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ﴿٤٥﴾ ع ٤

اور آپ ہمارے رسولوں سے پوچھیے جنہیں ہم نے آپ سے پہلے بھیجا تھا کیا ہم نے رحمٰن کے سوا اور کوئی معبود بنائے تھے کہ ان کی عبادت کی جائے۔

وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَاۤ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ مَلَا۟ئِهٖ فَقَالَ

اور یقیناً ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو اپنی نشانیوں کے ساتھ بھیجا فرعون اور اس (کی قوم) کے سرداروں کی طرف تو (موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا

اِنِّیْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿٤٦﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰيٰتِنَاۤ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَضْحَكُوْنَ ﴿٤٧﴾

بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا بھیجا ہوا ہوں۔ پھر جب وہ ہماری نشانیوں کے ساتھ ان کے پاس آئے تو وہ لوگ اس وقت ان (نشانیوں) پر ہنسنے لگے۔

وَمَا نُرِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ اِلَّا هِیَ اَكْبَرُ مِنْ اُخْتِهَا ۫ وَ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٤٨﴾

اور ہم جو نشانی انہیں دکھاتے تھے وہ پہلی سے بڑی ہوتی تھی اور ہم نے انہیں عذاب میں پکڑ لیا تاکہ وہ باز آجائیں۔

وَ قَالُوْا يٰۤاَيُّهَ السّٰحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ ﴿٤٩﴾

اور وہ کہنے لگے اے جادوگر! تم اپنے رب سے ہمارے لئے دعا کرو اس عہد کے مطابق جو اس نے تم سے کر رکھا ہے یقیناً ہم ضرور سیدھے راستے پر آجائیں گے۔

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ﴿٥٠﴾ وَ نَادٰى فِرْعَوْنُ فِیْ قَوْمِهٖ قَالَ

پھر جب ہم نے ان سے عذاب دور کر دیا تو وہ فوراً عہد توڑنے لگے۔ اور فرعون نے اپنی قوم میں پکار کر کہا

يٰقَوْمِ اَلَيْسَ لِیْ مُلْكُ مِصْرَ وَ هٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِیْ ۚ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿٥١﴾ ط

اے میری قوم! کیا مصر کی حکومت میرے قبضہ میں نہیں ہے؟ اور یہ نہریں جو میرے (محل کے) نیچے بہہ رہی ہیں؟ کیا تم دیکھتے نہیں؟

اَمْ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِیْ هُوَ مَهِيْنٌ ۙ وَّلَا يَكَادُ يُبِيْنُ ﴿٥٢﴾

کیا (یہ حقیقت نہیں کہ) میں اس شخص سے بہتر ہوں جو بڑا حقیر ہے اور بات بھی صاف نہیں کر سکتا۔

فَلَوْلَاۤ اُلْقِیَ عَلَيْهِ اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مُقْتَرِنِيْنَ ﴿٥٣﴾

تو اس (موسیٰ) پر سونے کے کنگن کیوں نہیں اتارے جاتے یا اس کے ساتھ فرشتے جمع ہو کر (کیوں نہیں) آتے۔

فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ فَاَطَاعُوْهُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿٥٤﴾

تو اس (فرعون) نے اپنی قوم کو بے وقوف بنایا تو انہوں نے اس کی بات مان لی بے شک وہ نافرمان لوگ تھے۔

فَلَمَّاۤ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٥٥﴾

تو جب انہوں نے (موسیٰ علیہ السلام کی شان میں توہین کر کے) ہمیں ناراض کر دیا تو ہم نے ان سب سے انتقام لیا پھر ہم نے ان سب کو غرق کر دیا۔

ع ۵ ۱۱ فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّ مَثَلًا لِّلْاٰخِرِیْنَ ۝۵۶ ع وَ لَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْیَمَ مَثَلًا

پھر ہم نے انہیں گئے گزرے کر دیا اور بعد والوں کے لئے نمونہ (عبرت) بنا دیا۔ اور جب (عیسیٰ علیہ السلام) ابنِ مریم کی مثال بیان کی گئی

اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ یَصِدُّوْنَ ۝۵۷ وَ قَالُوْٓا ءَاٰلِهَتُنَا خَیْرٌ اَمْ هُوَ ؕ

تو اس وقت آپ کی قوم (خوشی سے) چلاّنے لگی۔ اور کہنے لگی ہمارے معبود اچھے ہیں یا وہ (عیسیٰ)؟

مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا ؕ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ۝۵۸ اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ

انہوں نے آپ (ﷺ) سے یہ مثال صرف جھگڑنے کے لئے بیان کی ہے بلکہ یہ لوگ ہیں ہی جھگڑالو۔ وہ (عیسیٰ علیہ السلام) تو بس ہمارے ایک بندے تھے

اَنْعَمْنَا عَلَیْهِ وَ جَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ؕ ۝۵۹

جن پر ہم نے انعام فرمایا تھا اور انہیں ہم نے (اپنی قدرت کی) ایک مثال بنایا تھا بنی اسرائیل کے لئے۔

وَ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰٓىِٕكَةً فِی الْاَرْضِ یَخْلُفُوْنَ ۝۶۰ وَ اِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ

اور اگر ہم چاہتے تو (تمہاری جگہ) تم میں سے فرشتے بنا دیتے جو (تمہارے بعد) زمین میں رہتے۔ اور یقیناً وہ (عیسیٰ علیہ السلام) قیامت کی ایک نشانی ہیں

فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَ اتَّبِعُوْنِ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ۝۶۱ وَ لَا یَصُدَّنَّكُمُ الشَّیْطٰنُ ۚ

تو (لوگو!) تم اس میں شک نہ کرو اور میری پیروی کرتے رہو یہی سیدھا راستہ ہے۔ اور کہیں شیطان تمہیں (اس راستے سے) روک نہ دے

اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ۝۶۲ وَ لَمَّا جَآءَ عِیْسٰی بِالْبَیِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ

بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ اور جب عیسیٰ (علیہ السلام) نشانیوں کے ساتھ آئے (تو) انہوں نے فرمایا یقیناً میں تمہارے پاس حکمت (کی باتیں) لے کر آیا ہوں

وَ لِاُبَیِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِیْ تَخْتَلِفُوْنَ فِیْهِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوْنِ ۝۶۳

اور اس لئے (آیا ہوں) کہ میں تم پر وہ بعض باتیں واضح کر دوں جن میں تم اختلاف کرتے ہو تو اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّیْ وَ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ۝۶۴ فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَیْنِهِمْ ۚ

بے شک اللہ ہی میرا رب ہے اور تم سب کا بھی رب ہے تو اسی کی عبادت کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔ پھر اُن میں سے کئی گروہوں نے (آپس میں) اختلاف کیا

فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ یَوْمٍ اَلِیْمٍ ۝۶۵ هَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ

تو ظالموں کے لئے ہلاکت ہے دردناک دن کے عذاب سے۔ کیا یہ صرف قیامت کا انتظار کر رہے ہیں

ع ٦ ۱۱ اَنْ تَاْتِیَهُمْ بَغْتَةً وَّ هُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ۝۶۶ اَلْاَخِلَّآءُ یَوْمَىِٕذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ ۝۶۷

کہ ان پر اچانک آجائے اور انہیں خبر ہی نہ ہو۔ سب گہرے دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے سوائے پرہیزگاروں کے۔

یٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَیْكُمُ الْیَوْمَ وَ لَاۤ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ۝۶۸ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاٰیٰتِنَا وَ كَانُوْا مُسْلِمِیْنَ ۝۶۹

(کہا جائے گا) اے میرے بندو! آج تمہیں نہ کوئی خوف ہے اور نہ تم غمگین ہوگے۔ جو لوگ ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور وہ فرماں بردار تھے۔

اہم نکات



اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ ﴿٧٠﴾ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّ اَكْوَابٍ ۚ

(انہیں حکم ہوگا) تم اور تمہاری بیویاں جنت میں داخل ہو جاؤ خوش خوشی۔ ان پر سونے کی پلیٹوں اور پیالوں کا دور چلایا جائے گا

وَ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَ تَلَذُّ الْاَعْيُنُ ۚ وَ اَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٧١﴾

اور وہاں وہ ہوگا جو ان کے جی چاہیں گے اور جس سے آنکھوں کو لذت ملے گی اور تم اس میں ہمیشہ رہو گے۔

وَ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٧٢﴾ لَكُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ

اور یہ جنت ہے جس کے تم وارث بنائے گئے ہو ان (نیک اعمال) کے بدلہ جو تم کرتے رہے۔ اس میں تمہارے لئے بہت سے میوے ہیں

مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿٧٣﴾ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿٧٤﴾ۖ لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ

جن میں سے تم کھاؤ گے۔ بے شک مجرم جہنم کے عذاب میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ وہ (عذاب) ان سے ہلکا نہیں کیا جائے گا

وَهُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ﴿٧٥﴾ۚ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا هُمُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٧٦﴾ وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ

اور وہ اُس میں مایوس پڑے رہیں گے۔ اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا لیکن وہ (خود) ہی ظالم تھے۔ اور وہ (جہنم پر مقرر فرشتے کو) پکاریں گے اے مالک!

لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ؕ قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ ﴿٧٧﴾ لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ

تمہارا رب ہمیں موت دے دے وہ کہے گا تمہیں اسی حال میں رہنا ہے۔ یقیناً ہم تمہارے پاس حق لائے تھے

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿٧٨﴾ اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ﴿٧٩﴾ۚ اَمْ يَحْسَبُوْنَ

لیکن تم میں سے اکثر حق کو ناپسند کرتے تھے۔ کیا انہوں نے کوئی بات طے کر لی ہے؟ تو بے شک ہم بھی طے کرنے والے ہیں۔ کیا وہ خیال کرتے ہیں

اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ ؕ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿٨٠﴾

کہ ہم ان کی پوشیدہ باتیں اور سرگوشیاں نہیں سنتے ہیں؟ کیوں نہیں! اور ہمارے فرشتے ان کے پاس لکھتے رہتے ہیں۔

قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ۖ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ﴿٨١﴾ سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

آپ فرما دیجئے کہ اگر بفرض محال اللہ کی کوئی اولاد ہوتی تو میں سب سے پہلا عابد ہوں (مجھے تو اس کا علم ضرور ہوتا) پاک ہے آسمانوں اور زمینوں کا رب

رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿٨٢﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا

(اور) عرش کا رب ان (باتوں) سے جو یہ بیان کرتے ہیں۔ تو ان کو چھوڑ دیجئے وہ بے کار باتوں میں اُلجھے رہیں اور کھیلیں کُودیں

حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿٨٣﴾ وَهُوَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّ فِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ ؕ

یہاں تک کہ وہ اپنے اس دن کو پالیں جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔ اور وہی (اللہ) آسمان میں معبود ہے اور زمین میں (بھی) معبود ہے

وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ﴿٨٤﴾

اور وہی خوب حکمت والا اور خوب جاننے والا ہے۔

وَتَبٰرَكَ الَّذِىْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ

اور بہت بابرکت ہے وہ (اللہ) جس کے لئے آسمانوں اور زمینوں کی اور جو کچھ ان کے درمیان ہے (سب کی) بادشاہت ہے

وَعِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝٨٥ وَلَا يَمْلِكُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ

اور اسی کے پاس قیامت کا علم ہے اور اسی کی طرف تم سب لوٹائے جاؤ گے۔ اور وہ (معبود) سفارش کا اختیار نہیں رکھتے جنہیں وہ اس (اللہ) کے سوا پوجتے ہیں

اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝٨٦ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ

مگر جنھوں نے حق کی گواہی دی اور وہ جانتے بھی تھے (وہ شفاعت کرسکتے ہیں)۔ اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ انہیں کس نے پیدا کیا

لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝٨٧ وَقِيْلِهٖ يٰرَبِّ

(تو) یقیناً وہ کہیں گے اللہ نے پھر یہ کہاں بھٹکے جا رہے ہیں؟ اور اس (رسول مکرم ﷺ) کے اس قول کی قسم "اے میرے رب!

اِنَّ هٰٓؤُلَاۤءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝٨٨ فَاصْفَحْ عَنْهُمْ

بے شک یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان نہیں لائیں گے۔ تو آپ (ﷺ) ان سے منہ پھیر لیجئے

ع ٧ / ٢٢

وَقُلْ سَلٰمٌ ۭ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝٨٩

اور کہہ دیجئے (بس اب ہمارا) سلام تو عنقریب وہ (انجام) جان لیں گے۔



علم و عمل کی باتیں

۱- دنیا میں سفر کرتے ہوئے ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ ہم آخرت کی طرف بھی سفر کر رہے ہیں۔ (سورۃ الزخرف، آیات: ۱۳، ۱۴)

۲- اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نہ کوئی بیٹی ہے اور نہ بیٹا۔ ہمیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرانا چاہیئے۔ (سورۃ الزخرف، آیت: ۱۹)

۳- ہمیں کفر و شرک اور بُری باتوں میں اپنے بڑوں کی پیروی نہیں کرنی چاہیئے۔ (سورۃ الزخرف، آیات: ۲۲ تا ۲۴)

۴- اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نگاہ میں دنیاوی مال و دولت کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ کفار کے لئے آخرت میں عذاب کے سوا کچھ نہیں ہے۔ (سورۃ الزخرف، آیات: ۳۲ تا ۳۵)

۵- اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ذکر سے غافل رہنے والوں پر شیطان مُسلّط کر دیا جاتا ہے۔ (سورۃ الزخرف، آیت: ۳۶)

۶- شیطان اور عذاب سے بچاؤ قرآنِ حکیم کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے میں ہے۔ (سورۃ الزخرف، آیات: ۴۳ تا ۴۵)

۷- سیدھے راستہ پر چلنے کے لئے رسولوں کی اطاعت واتباع کرنا ضروری ہے۔ (سورۃ الزخرف، آیت: ۶۱)

۸- اصل رشتہ ایمان اور تقویٰ کی بنیاد پر ہے محض رشتہ داری یا دنیاوی تعلقات آخرت میں کام آنے والی شے نہیں۔ قیامت کے دن صرف متقی لوگوں کی دوستی باقی اور کار آمد ہو گی لہٰذا ہمیں بھی صرف متقی لوگوں سے دوستی اختیار کرنی چاہیئے۔ (سورۃ الزخرف، آیت: ۶۷)

۹- اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی آیات پر ایمان لانے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی فرماں برداری کرنے والوں کے لئے جنت کی نعمتیں ہیں۔ (سورۃ الزخرف، آیات: ۶۸ تا ۷۳)

۱۰- قیامت کا علم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے پاس ہے اور ہمیں اسی کی طرف واپس جانا ہے لہٰذا ہمیں آخرت کی تیاری کرنی چاہیئے۔ (سورۃ الزخرف، آیت: ۸۵)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) اُمُّ الکتاب سے کیا مراد ہے؟
(الف) قرآنِ حکیم (ب) لوحِ محفوظ (ج) الزخرف

(۲) سواری پر سوار ہونے کی دعا سورۃ الزخرف کی کن آیات میں ہے؟
(الف) آیات: ۸۸ تا ۸۹ (ب) آیات: ۸۲ تا ۸۳ (ج) آیات: ۱۳ تا ۱۴

(۳) مشرکین کا لڑکی کی پیدائش پر کیا ردِ عمل ہوتا تھا؟
(الف) وہ غم سے بھر جاتے (ب) وہ خوش ہوتے (ج) وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا شکر ادا کرتے

(۴) آیات: ۲۲ تا ۲۵ میں مشرکین مکّہ کی شرک کے لئے کس دلیل کا ذکر ہے؟
(الف) عقلی دلیل (ب) علمی دلیل (ج) ہمارے باپ دادا نے ایسا کیا

(۵) رکوع نمبر ٦ کے مطابق روزِ قیامت کون لوگ آپس میں دشمنی سے بچے رہیں گے؟

(الف) گہرے دوست (ب) رشتہ دار (ج) متقی لوگ

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- ہر نبی علیہ السلام کے ساتھ اُن کی قوم نے کیا سلوک کیا اور اس کا کیا نتیجہ نکلا؟

۲- مشرکین مکّہ نے قرآنِ حکیم کے نزول پر کیا اعتراض کیا؟

۳- اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ذکر سے غفلت کا کیا نتیجہ نکلتا ہے؟

۴- فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر کیا اعتراض کیا؟

۵- جہنم والے جہنم پر مقرر فرشتہ سے کیا فریاد کریں گے؟

سوال ۳ ذیل میں دی گئیں خالی جگہیں پُر کیجیے:

اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمانوں اور ______ کو کس نے پیدا فرمایا؟ تو یقیناً وہ ضرور کہیں گے کہ انہیں بہت غالب ______ والے (اللہ) نے پیدا فرمایا۔ جس نے تمہارے لئے زمین کو ______ بنایا اور اس میں تمہارے لئے ______ بنائے تاکہ تم راہ پاسکو۔ اور جس نے ایک (مقرر) اندازے کے ساتھ ______ سے پانی نازل فرمایا پھر ہم نے اس سے مُردہ ______ کو زندہ فرمایا اسی طرح تم (قبروں سے) نکالے جاؤ گے۔ اور جس نے ہر طرح کے ______ پیدا فرمائے اور تمہارے لئے کشتیاں اور چوپائے بنائے جن پر تم ______ کرتے ہو۔ تاکہ تم ان کی پیٹھوں پر جم کر بیٹھو پھر اپنے رب کی ______ کو یاد کرو جب ان پر ٹھیک طرح سے بیٹھ جاؤ اور تم کہو وہ (اللہ) پاک ہے جس نے اس (سواری) کو ہمارے تابع کر دیا اور ہم میں ______ نہ تھی کہ اس کو قابو میں لاسکتے۔ اور یقیناً ہم اپنے رب کی طرف پلٹ کر جانے والے ہیں۔

گھریلو سرگرمی

- سواری پر سوار ہونے کی دعا ترجمہ کے ساتھ یاد کریں اور سواری پر سوار ہونے سے پہلے اسے پڑھنے کا معمول بنائیں۔
- بیٹیوں کی اچھی پرورش کی اہمیت پر ایک مضمون تحریر کیجیے جس میں کوئی دو احادیث کا حوالہ بھی دیجیے۔

- اس سورت میں سے کوئی دس عربی الفاظ تلاش کریں جو اردو میں بھی استعمال کیے جاتے ہیں۔

نمبر شمار	عربی الفاظ	اردو میں استعمال
۱۔	اَلْكِتٰبُ	کتاب
۲۔		
۳۔		
۴۔		
۵۔		
۶۔		
۷۔		
۸۔		
۹۔		
۱۰۔		

دستخط استاد مع تاریخ: ____________

دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: ____________

سبق:۵

سُوْرَۃُ الدُّخَان

(سورت نمبر:۴۴، کل رکوع:۳، کل آیات:۵۹)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم ﷺ پر مکی زندگی کے درمیانی دور کے زمانہ قحط میں نازل ہوئی۔ اس میں ڈراوے کا پہلو غالب ہے۔ شانِ نزول یہ ہے کہ جب کفارِ مکہ کی مخالفت شدید سے شدید تر ہوتی چلی گئی تو نبی کریم ﷺ نے دعا فرمائی کہ "الٰہی! یوسف کے قحط جیسے ایک قحط سے میری مدد فرما۔" یعنی جس طرح حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے میں شدید قحط نے لوگوں کو ہلاک کر کے رکھ دیا اور لوگ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف متوجہ ہو گئے، ایسا ہی ایک قحط اہل مکہ پر بھی مسلط کیجیے تا کہ ان کے دل نصیحت قبول کرنے کے لئے نرم پڑ جائیں۔ چنانچہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے پیارے رسول ﷺ کی دعا قبول فرمائی اور سارے علاقے میں ایسے زور کا قحط پڑا کہ لوگ بلبلا اٹھے۔ آخر کار کفار مکہ نے ابو سفیان کے ذریعہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں یہ درخواست بھیجی کہ اپنی قوم کو اس مصیبت سے نجات دلانے کے لئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا فرمائیں۔ قریش کے سرداروں نے یہ بھی کہا کہ ہم وعدہ کرتے ہیں کہ اگر قحط دور ہو گیا تو ہم ایمان لے آئیں گے۔ آپ ﷺ کی دعا سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انہیں قحط سے نجات عطا فرما دی، لیکن یہ کافر لوگ اپنے وعدے سے پھر گئے اور ایمان نہیں لائے۔ اسی موقع پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی۔

"دُخَان" "دھویں" کو کہتے ہیں۔ آیت ۱۰ میں قیامت کے قریب ظاہر ہونے والے دھویں کا ذکر ہے۔ آغاز میں قرآنِ حکیم کی عظمت کا بیان ہے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نافرمانی کرنے پر عذاب سے ڈرایا گیا ہے۔ آل فرعون کی مثال بطورِ عبرت بیان کی گئی ہے جنھوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نافرمانی کی اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے عذاب سے ہلاک کر دیئے گئے۔ آخر میں قیامت کا بیان ہے۔ پھر اہل جہنم پر مختلف عذابوں کا ذکر ہے اور اہل جنت پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے مختلف انعامات کی خوشخبری دی گئی ہے۔

اَعُوْذُ	بِاللّٰهِ	مِنَ	الشَّيْطٰنِ	الرَّجِيْمِ	بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ ○

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مَردود سے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

حٰمٓ ۚ﴿۱﴾	وَالْكِتٰبِ	الْمُبِيْنِ ۙ﴿۲﴾	اِنَّآ	اَنْزَلْنٰهُ	فِيْ	لَيْلَةٍ	مُّبٰرَكَةٍ	اِنَّا	كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ﴿۳﴾

حٰمٓ۔ اس واضح کتاب کی قسم۔ بے شک ہم نے اس (کتاب) کو ایک مبارک رات میں نازل کیا ہے بے شک ہم ڈرانے والے ہیں۔

فِيْهَا	يُفْرَقُ	كُلُّ	اَمْرٍ	حَكِيْمٍ ۙ﴿۴﴾	اَمْرًا	مِّنْ	عِنْدِنَا ؕ	اِنَّا	كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ۚ﴿۵﴾

اس (رات) میں ہر مستحکم کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ (ایسا) حکم جو ہمارے پاس سے (صادر ہوتا) ہے بے شک ہم ہی (رسولوں کو) بھیجنے والے ہیں۔

رَحْمَةً	مِّنْ	رَّبِّكَ ؕ	اِنَّهٗ	هُوَ	السَّمِيْعُ	الْعَلِيْمُ ۙ﴿۶﴾

(یہ) آپ کے رب کی طرف سے رحمت ہے بے شک وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔

رَبِّ	السَّمٰوٰتِ	وَالْاَرْضِ	وَمَا	بَيْنَهُمَا ۘ	اِنْ	كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ﴿۷﴾

جو رب ہے آسمانوں اور زمینوں کا اور جو ان کے درمیان ہے اگر تم یقین رکھنے والے ہو۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ؕ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝٨

اس (اللہ) کے سوا کوئی معبود نہیں وہی زندگی دیتا اور (وہی) موت دیتا ہے (وہ) تمہارا (بھی) رب ہے اور تمہارے پہلے باپ دادا کا (بھی) رب ہے۔

بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ ۝٩ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ۝١٠

بلکہ وہ شک میں پڑے کھیل رہے ہیں۔ تو آپ اس دن کا انتظار کریں جب آسمان واضح دُھواں ظاہر کر دے گا۔

يَّغْشَى النَّاسَ ؕ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝١١ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ

جو لوگوں پر چھا جائے گا یہ ایک دردناک عذاب ہے۔ (اُس وقت یہ کہیں گے) اے ہمارے رب! ہم سے اس عذاب کو دور کر دے

اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ۝١٢ اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ۝١٣

بے شک ہم ایمان لاتے ہیں۔ (اب) ان کو نصیحت کہاں فائدہ دے گی حالانکہ ان کے پاس واضح بیان فرمانے والے رسول آ چکے۔

ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ۝١٤ اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا

پھر بھی وہ ان سے منہ موڑے رہے اور کہنے لگے (یہ) سکھایا ہوا مجنون ہے۔ بے شک ہم عذاب کچھ عرصہ تک ہٹا بھی دیں

اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ ۝١٥ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى ۚ اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ۝١٦

(تو) بے شک تم لوگ پھر وہی کرو گے (جو پہلے کرتے رہے تھے)۔ جس دن ہم بڑی شدت سے پکڑیں گے بے شک (اس دن) ہم انتقام لیں گے۔

وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَآءَهُمْ رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ ۝١٧

اور یقیناً ہم نے ان سے پہلے فرعون کی قوم کو آزمایا اور اُن کے پاس ایک معزز رسول (موسیٰ علیہ السلام) آئے۔

اَنْ اَدُّوْٓا اِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ ؕ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝١٨

(انہوں نے فرمایا) کہ اللہ کے بندوں کو میرے حوالے کر دو بے شک میں تمہارے لئے ایک امانت دار رسول ہوں۔

وَّاَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَى اللّٰهِ ۚ اِنِّيْٓ اٰتِيْكُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝١٩

اور یہ کہ اللہ کے خلاف سرکشی نہ کرو بے شک میں تمہارے پاس واضح دلیل لے کر آیا ہوں۔

وَاِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ ۝٢٠ وَاِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِيْ فَاعْتَزِلُوْنِ ۝٢١

اور بے شک میں اپنے رب اور تمہارے رب کی پناہ میں آتا ہوں کہ تم مجھے سنگسار کرو۔ اور اگر تم مجھ پر ایمان نہیں لاتے ہو تو مجھ سے الگ ہو جاؤ۔

فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ ۝٢٢ فَاَسْرِ بِعِبَادِيْ لَيْلًا

پھر (موسیٰ علیہ السلام نے) اپنے رب سے دعا کی کہ بے شک یہ مجرم لوگ ہیں۔ تو (اللہ کا حکم ہوا کہ) تم میرے بندوں کو راتوں رات لے کر روانہ ہو جاؤ

اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ۝٢٣ وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا ؕ اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ۝٢٤

بے شک تمہارا پیچھا کیا جائے گا۔ اور تم سمندر کو ٹھہرا ہوا چھوڑ دینا بے شک وہ تمام لشکر غرق کر دیا جائے گا۔

اہم نکات



كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝٢٥ وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ۝٢٦ وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ ۝٢٧ كَذٰلِكَ

وہ لوگ کتنے ہی باغات اور چشمے چھوڑ گئے۔ اور کھیت اور عمدہ مقامات۔ اور نعمتیں جن میں وہ مزے کر رہے تھے۔ (یہ قصّہ) اسی طرح ہوا

ع ١ ١٩ وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ۝٢٨ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ۝٢٩

اور ہم نے ایک دوسری قوم کو ان سب چیزوں کا وارث بنا دیا۔ پھر نہ تو آسمان اور زمین ان پر روئے اور نہ ہی انہیں مہلت دی گئی۔

وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ۝٣٠ مِنْ فِرْعَوْنَ

اور یقیناً ہم نے بنی اسرائیل کو نجات عطا فرمائی ذلت والے عذاب سے۔ (یعنی) فرعون (کے ظلم) سے

اِنَّهٗ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِيْنَ ۝٣١ وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰى عِلْمٍ

بے شک وہ بڑا سرکش حد سے گزرنے والوں میں سے تھا۔ اور یقیناً ہم نے ان (بنی اسرائیل) کو (اپنے) علم کے مطابق چُن لیا تھا

عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝٣٢ وَاٰتَيْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰيٰتِ مَا فِيْهِ بَلٰٓؤٌا مُّبِيْنٌ ۝٣٣ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَيَقُوْلُوْنَ ۝٣٤

(اس زمانے کی) ساری دنیا پر۔ اور ہم نے ان کو ایسی نشانیاں عطا فرمائیں جن میں واضح آزمائش تھی۔ یقیناً وہ لوگ ضرور کہتے ہیں۔

اِنْ هِيَ اِلَّا مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِيْنَ ۝٣٥ فَاْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝٣٦

کہ یہ ہماری پہلی موت کے سوا کچھ نہیں ہے اور ہمیں دوبارہ زندہ نہیں کیا جائے گا۔ اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادا کو (زندہ کر کے) لے آؤ۔

اَهُمْ خَيْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ ۙ وَّالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ اَهْلَكْنٰهُمْ ۡ اِنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ۝٣٧

بھلا یہ لوگ بہتر ہیں یا تُبّع کی قوم کے اور وہ جو ان سے پہلے تھے؟ ہم نے انہیں ہلاک کر دیا بے شک وہ مجرم لوگ تھے۔

وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ۝٣٨ مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ

اور ہم نے آسمانوں اور زمینوں کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے کھیل کے طور پر نہیں بنایا۔ ہم نے ان کو صرف حق کے ساتھ (بامقصد) پیدا کیا

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٣٩ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝٤٠

لیکن ان میں سے اکثر لوگ نہیں جانتے۔ بے شک ان سب کے لئے فیصلہ کا دن مقررہ وقت ہے۔

يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْئًا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝٤١ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ ۭ

جس دن کوئی دوست کسی دوست کے کچھ بھی کام نہ آئے گا اور نہ اُن کی مدد کی جائے گی۔ مگر جس پر اللہ رحم فرمائے

ع ٢ ١٣ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝٤٢ اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ۝٤٣ طَعَامُ الْاَثِيْمِ ۝٤٤ كَالْمُهْلِ ۚ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ ۝٤٥

بے شک وہ بہت غالب نہایت رحم فرمانے والا ہے۔ بے شک زقّوم کا درخت۔ گناہگار کا کھانا ہے۔ وہ پگھلے ہوئے تانبے کی طرح پیٹوں میں کھولے گا۔

كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ ﴿٤٦﴾ خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ﴿٤٧﴾ ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ

جیسے کھولتا ہوا پانی۔ (کہا جائے گا) اس (مجرم) کو پکڑ لو تو اسے گھسیٹ کر جہنم کے درمیان لے جاؤ۔ پھر اس کے سر پر ڈالو

مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ ﴿٤٨﴾ ذُقْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ ﴿٤٩﴾ اِنَّ هٰذَا

کھولتے ہوئے پانی کا عذاب۔ (کہا جائے گا عذاب کا مزہ) چکھ بے شک تُو (تو) بڑا معزز و مکرم ہے۔ بے شک یہ وہی ہے

مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ ﴿٥٠﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ﴿٥١﴾ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿٥٢﴾

جس میں تم لوگ شک کیا کرتے تھے۔ بے شک پرہیز گار لوگ امن والے مقام میں ہوں گے۔ (یعنی) باغات اور چشموں میں

يَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿٥٣﴾ كَذٰلِكَ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ﴿٥٤﴾

باریک اور موٹے ریشم کا لباس پہنے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔ اسی طرح ہوگا اور ہم بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں کو ان کی بیویاں بنا دیں گے۔

يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ ﴿٥٥﴾ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى

وہ وہاں منگوائیں گے ہر قسم کے میوے بڑے اطمینان کے ساتھ۔ وہ اس (جنت) میں موت کا مزہ نہیں چکھیں گے سوائے (دنیا میں) پہلی موت کے

وَوَقٰىهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿٥٦﴾ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٥٧﴾

اور وہ (اللہ) اُنہیں جہنم کے عذاب سے محفوظ رکھے گا۔ (یہ) آپ کے رب کی طرف سے فضل ہے۔ یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٥٨﴾ فَارْتَقِبْ

تو ہم نے آپ کی زبان میں اس (قرآن) کو آسان فرما دیا ہے تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔ تو آپ انتظار کیجیے

اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ﴿٥٩﴾ ٣ ع ١٧

بے شک وہ لوگ بھی انتظار کرنے والے ہیں۔

علم و عمل کی باتیں

۱- قرآنِ حکیم برکت والی رات یعنی شب قدر میں نازل کیا گیا ہے۔(سورۃ الدخان، آیت:۳)

۲- اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قرآنِ حکیم اس لئے نازل فرمایا تا کہ لوگوں کو کفر اور نافرمانی کے بُرے انجام سے ڈرایا جائے۔(سورۃ الدخان، آیت:۳)

۳- دنیا کی نعمتیں اور ساز و سامان جلد ہمارے ہاتھوں سے نکل کر دوسروں کے پاس جانے والا ہے۔(سورۃ الدخان، آیات:۲۵ تا ۲۸)

۴- اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس کائنات میں کسی چیز کو بے کار پیدا نہیں فرمایا۔(سورۃ الدخان، آیات:۳۸،۳۹)

۵- قیامت کے دن نہ دنیاوی دوستیاں کام آئیں گی اور نہ کہیں سے مدد مل سکے گی۔ہاں مگر جس پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ رحم فرمائے اسے معاف فرما کر یا اس کے حق میں شفاعت قبول کر کے۔(سورۃ الدخان، آیات:۴۱،۴۲)

۶- جہنم میں گناہگار لوگوں کا کھانا زقّوم کا درخت ہو گا۔(سورۃ الدخان، آیات:۴۳،۴۴)

۷- پرہیز گاروں کے لئے باغات، چشمے اور ریشم کا لباس ہو گا۔(سورۃ الدخان، آیات:۵۱ تا ۵۳)

۸- قیامت کے دن ہمیں زندہ اُٹھائے جانے کے بعد پھر دوبارہ موت نہیں آئے گی۔(سورۃ الدخان، آیت:۵۶)

۹- کسی شخص کو اس کا نیک عمل جنت میں نہیں لے جائے گا بلکہ یہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فضل ہو گا کہ وہ نیک لوگوں کو جنت میں داخل فرمادے۔(سورۃ الدخان، آیت:۵۷)

۱۰- اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قرآنِ حکیم کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان یعنی عربی میں آسان فرما دیا ہے۔(سورۃ الدخان، آیت:۵۸)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) دُخان کے معنی کیا ہیں؟

(الف) بخارات (ب) دھواں (ج) پانی

(۲) رکوع نمبر ۱ کے مطابق اس سورت میں مشرکین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کیا بہتان لگایا؟

(الف) جھوٹے اور کاہن ہیں (ب) خائن اور دھوکا دینے والے ہیں (ج) سکھائے ہوئے مجنون ہیں

(۳) رکوع نمبر ۱ کے مطابق اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کس کو حکم دیا کہ میرے بندوں کو راتوں رات لے جائیں؟

(الف) حضرت موسیٰ علیہ السلام (ب) حضرت عیسیٰ علیہ السلام (ج) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(۴) رکوع نمبر ۱ کے مطابق کس قوم پر نہ آسمان رویا اور نہ زمین؟

(الف) قریش (ب) آلِ فرعون (ج) بنی اسرائیل

(۵) رکوع نمبر ۳ کے مطابق اس سورت میں کس درخت کا ذکر ہے جو جہنمیوں کے لئے ہو گا؟

(الف) زیتون کا درخت (ب) کھجور کا درخت (ج) زقّوم کا درخت

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- لَیۡلَۃٌ مُّبٰرَکَۃٌ میں کیا کام سر انجام پاتے ہیں؟

____

____

۲- حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آلِ فرعون کو کیا دعوت دی؟

____

____

۳- اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آلِ فرعون کو کن چیزوں سے محروم کر دیا؟

____

____

۴- اہلِ جہنم پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے کن عذابوں کا ذکر کیا گیا ہے؟

____

____

۵- اہلِ جنت پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی کن نعمتوں کا ذکر کیا گیا ہے؟

____

____

سوال ۳ اس سورت کی روشنی میں صحیح (✓) یا غلط (✗) کے نشانات کے ذریعے اپنے جوابات واضح کیجیے:

نمبر شمار	جملے	صحیح	غلط
۱-	حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون سے فرمایا کہ میں تمہارے لئے ایک وفادار رسول ہوں۔		
۲-	فیصلے کے دن سب لوگ ایک دوسرے کے کام آئیں گے۔		
۳-	زقّوم کا درخت پگھلے ہوئے سیسے کی طرح پیٹوں میں کھولے گا۔		
۴-	اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آسمانوں اور زمینوں کو کھیل کے طور پر نہیں بنایا۔		
۵-	بے شک پرہیز گار لوگ امن والے مقام میں ہوں گے۔		

گھریلو سرگرمی

- اس سورت میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی کئی صفات کا ذکر ہے ان صفات کی ایک فہرست بنائیں۔

____

____

____

____

____

- دس سطروں کا ایک مضمون لکھیں کہ "ہمیں قیامت کے لئے کیا تیاری کرنی چاہیئے"۔
- زقّوم کے درخت سے متعلق پانچ باتیں نیچے دیئے گئے خاکے میں تحریر کیجیے۔



دستخط استاد مع تاریخ: ______________

دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: ______________

سبق:۶ — # سُوْرَۃُ الْجَاثِیَۃ — (سورت نمبر:۴۵، کل رکوع:۴، کل آیات:۳۷)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم ﷺ پر مکی زندگی کے درمیانی دور کے زمانۂ قحط میں نازل ہوئی۔ یہ وہی زمانہ تھا جب نبی کریم ﷺ قرآنِ حکیم کی روشنی میں توحیدِ باری تعالیٰ اور آخرت پر دلائل پیش فرمارہے تھے۔ سورۃ الجاثیہ اور سورۃ الدخان کے مضامین تقریباً ایک جیسے ہیں۔

"جَاثِیَۃ" عربی میں "گھٹنے ٹیکنے اور گھٹنوں کے بل بیٹھنے" کو کہتے ہیں۔ قیامت کے روز لوگ خوف اور بے بسی سے گھٹنوں کے بل بیٹھے اس بات کے منتظر ہوں گے کہ ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا۔ جیسا کہ آیت:۲۸ میں بھی یہی ذکر ہے۔ اس لئے اس سورت کا نام جاثیہ رکھا گیا۔ سورت کے آغاز میں قرآنِ حکیم کی طرف دعوت دی گئی ہے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی آیاتِ آفاقی یعنی کائنات میں موجود نشانیوں پر غور و فکر کی تاکید کی گئی ہے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی آیات کو نظر انداز کرنے والوں کو شدید عذاب سے ڈرایا گیا ہے اور یہ واضح کیا گیا کہ بُرے اور نیک لوگوں کی نہ زندگی اور موت برابر ہے، نہ ان کے ساتھ ایک جیسا معاملہ کیا جائے گا۔ قیامت کے حالات کا بیان ہے اور نافرمان قوموں پر عذاب کے اسباب بیان کیئے گئے ہیں۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

حٰمٓ ۚ﴿۱﴾ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ ﴿۲﴾ اِنَّ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۳﴾ؕ
حٰمٓ۔ (یہ) کتاب اللہ کی طرف سے نازل کی گئی ہے جو بڑا غالب بڑی حکمت والا ہے۔ یقیناً آسمانوں اور زمینوں میں ایمان والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

وَفِیْ خَلْقِکُمْ وَمَا یَبُثُّ مِنْ دَآبَّۃٍ اٰیٰتٌ لِّقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ ﴿۴﴾ۙ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّہَارِ
اور تمہاری پیدائش میں اور جانوروں میں بھی جنہیں وہ (اللہ) پھیلاتا ہے یقین رکھنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ اور رات دن کے آنے جانے میں

وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْیَا بِہِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِہَا وَتَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ
اور جو اللہ نے آسمان سے رزق (پانی) نازل فرمایا پھر اس سے زمین کو اس کے مُردہ ہو جانے کے بعد زندہ فرمایا اور ہواؤں کے پھیرنے میں

اٰیٰتٌ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ﴿۵﴾ تِلْکَ اٰیٰتُ اللّٰہِ نَتْلُوْہَا عَلَیْکَ بِالْحَقِّ ۚ
ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو عقل رکھتے ہیں۔ یہ اللہ کی آیات ہیں جنہیں ہم آپ کو حق کے ساتھ پڑھ کر سناتے ہیں

فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَ اللّٰہِ وَاٰیٰتِہٖ یُؤْمِنُوْنَ ﴿۶﴾ وَیْلٌ لِّکُلِّ اَفَّاکٍ اَثِیْمٍ ﴿۷﴾ۙ
پھر اللہ اور اس کی آیتوں کے بعد یہ کس بات پر ایمان لائیں گے؟ ہر جھوٹے گناہگار کے لئے تباہی ہے۔

یَّسْمَعُ اٰیٰتِ اللّٰہِ تُتْلٰی عَلَیْہِ ثُمَّ یُصِرُّ مُسْتَکْبِرًا کَاَنْ لَّمْ یَسْمَعْہَا ۚ
وہ اللہ کی آیات سنتا ہے جب اُسے پڑھ کر سنائی جارہی ہوں پھر وہ تکبر کرتے ہوئے (کفر پر) اَڑا رہتا ہے گویا کہ اُس نے اُنہیں سنا ہی نہیں

فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝٨ وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْئَا ِۨ اتَّخَذَهَا هُزُوًا ؕ

تو اُسے دردناک عذاب کی خوشخبری دیجئے۔ اور جب اُسے ہماری آیتوں میں سے کسی (آیت) کا علم ہو جاتا ہے تو اُسے مذاق بنالیتا ہے

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝٩ؕ مِنْ وَّرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ ۚ وَلَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَيْئًا

ایسے ہی لوگوں کے لئے ذلت والا عذاب ہے۔ اُن کے آگے جہنم ہے اور جو کچھ اُنہوں نے کمایا ہے اُن کے کچھ کام نہ آئے گا

وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝١٠ؕ هٰذَا هُدًى ۚ

اور نہ وہ جن کو انہوں نے اللہ کے سوا مددگار بنا رکھا ہے اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔ یہ (قرآن) ہدایت ہے

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ۝١١ۧ اَللّٰهُ الَّذِيْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ (ع ۱ ۱۱)

اور جن لوگوں نے اپنے رب کی آیات کا انکار کیا ان کے لئے سخت دردناک عذاب ہے۔ اللہ وہ ہے جس نے سمندر کو تمہارے کام میں لگا دیا

لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ فِيْهِ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝١٢ۚ وَسَخَّرَ لَكُمْ

تاکہ اُس کے حکم سے اس میں کشتیاں چلیں اور تاکہ تم اُس کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم شکر ادا کرو۔ اور (اللہ نے) تمہارے کام میں لگا دیا

مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝١٣

ان سب کو جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے اپنی طرف سے یقیناً اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو غوروفکر کرتے ہیں۔

قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ

آپ ان سے فرما دیجئے جو ایمان لائے کہ وہ ان لوگوں سے درگزر کریں جو اللہ (کی پکڑ) کے دنوں کی توقع نہیں رکھتے

لِيَجْزِيَ قَوْمًا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝١٤ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ

تاکہ وہ (اللہ) لوگوں کو اس کا بدلہ دے جو وہ کیا کرتے تھے۔ جو کوئی نیک عمل کرتا ہے تو اپنے لئے ہی کرتا ہے

وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ۫ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ۝١٥ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ

اور جو کوئی بُرائی کرتا ہے تو اس کا نقصان اسی کو ہوگا پھر تم سب اپنے رب ہی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو عطا فرمائی کتاب

وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝١٦ۚ

اور حکومت اور نبوّت اور ہم نے انہیں پاکیزہ چیزوں سے رزق عطا فرمایا اور ہم نے انہیں (اس زمانے کے) سب جہان (والوں) پر فضیلت بخشی۔

وَاٰتَيْنٰهُمْ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ۙ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ؕ

اور ہم نے انہیں دین کے واضح دلائل عطا فرمائے پھر انہوں نے اختلاف کیا اپنے پاس علم کے آجانے کے بعد آپس کی ضد (اور حسد) کی وجہ سے

اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝١٧

بے شک آپ کا رب ان کے درمیان قیامت کے دن فیصلہ فرما دے گا جس میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے۔

اہم نکات



ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا

پھر ہم نے آپ کو دین کے ایک طریقہ پر مقرر فرما دیا تو آپ اس کی پیروی کریں

وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٨﴾ اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ

اور جو (حقیقت کا) علم نہیں رکھتے ان کی خواہشات کے پیچھے نہ چلیئے۔ بے شک وہ اللہ کے مقابلہ میں آپ کے کچھ کام نہیں آئیں گے

وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿١٩﴾ هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ

اور ظالم لوگ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور اللہ پرہیزگاروں کا مددگار ہے۔ یہ (قرآن) لوگوں کے لئے بصیرت کی باتیں ہیں

وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿٢٠﴾ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ

اور ان لوگوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے جو یقین رکھتے ہیں۔ کیا جنھوں نے بُرے کام کیئے وہ یہ خیال کرتے ہیں

اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ؕ

کہ ہم اِن کو اُن لوگوں جیسا کر دیں گے جو ایمان لائے اور جنھوں نے نیک اعمال کیئے ان سب کی زندگی اور موت برابر ہو جائے

ع ٢ ١٠ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿٢١﴾ وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ

بُرا ہے جو یہ فیصلہ کرتے ہیں۔ اور اللہ نے آسمانوں اور زمینوں کو حق کے ساتھ (بامقصد) پیدا فرمایا

وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٢٢﴾

اور تاکہ ہر شخص کو اس کا بدلہ دیا جائے جو اس نے کمایا اور اُن پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ

کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہش (نفس) کو اپنا معبود بنالیا اور اللہ نے (اپنے) علم کی بنیاد پر اُسے گمراہ کر دیا

وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ

اور اس کے کان اور دل پر مہر لگا دی اور اس کی آنکھ پر پردہ ڈال دیا پھر کون ہے جو اسے اللہ کے بعد ہدایت دے

اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٣﴾ وَقَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا

کیا پھر بھی تم نصیحت حاصل نہیں کرتے؟ اور وہ کہتے ہیں ہماری تو دنیا ہی کی زندگی ہے ہم (یہیں) مرتے اور جیتے ہیں

وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ﴿٢٤﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ

اور ہمیں تو زمانہ ہی ہلاک کرتا ہے اور ان کو اس کا کچھ علم نہیں وہ صرف گمان کرتے ہیں۔ اور جب ان کے سامنے ہماری واضح آیتیں پڑھی جاتی ہیں

مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٢٥﴾

تو ان کی دلیل یہی ہوتی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہمارے باپ دادا کو (زندہ کرکے) لے آؤ اگر تم سچے ہو۔

اہم نکات



قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

آپ فرما دیجئے کہ اللہ ہی تمہیں زندگی عطا فرماتا ہے پھر وہی تمہیں موت دے گا پھر وہی تمہیں قیامت کے دن جمع فرمائے گا

ع ٣ ٥ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٢٦ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

جس میں کوئی شک نہیں لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ اور اللہ ہی کے لئے آسمانوں اور زمینوں کی بادشاہت ہے

وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ ۝٢٧

اور جس دن قیامت قائم ہوگی اس دن وہ لوگ سخت نقصان اٹھائیں گے جو باطل پر ہیں۔

وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰٓى اِلٰى كِتٰبِهَا

اور آپ دیکھیں گے کہ ہر گروہ گھٹنوں کے بل گرا ہوگا ہر گروہ کو اس کی کتاب (نامۂ اعمال) کی طرف بلایا جائے گا

اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝٢٨ هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ

آج تمہیں اس کا بدلہ دیا جائے گا جو تم کیا کرتے تھے۔ یہ ہماری کتاب ہے جو تمہارے بارے میں سچ سچ بیان کرتی ہے

اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝٢٩ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

بے شک ہم وہ سب کچھ لکھتے تھے جو تم کرتے تھے۔ تو جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیئے

فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ۝٣٠ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

تو اُن کا رب اُنہیں اپنی رحمت میں داخل فرمائے گا یہی واضح کامیابی ہے۔ اور جنہوں نے کفر کیا

اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ۝٣١

(ان سے کہا جائے گا) کیا تمہیں میری آیات پڑھ کر سنائی نہیں جاتی تھیں پھر تم نے تکبر کیا اور تم مُجرم لوگ تھے۔

وَاِذَا قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُ

اور جب کہا جاتا تھا بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت میں کچھ شک نہیں (تو) تم کہتے تھے کہ ہم نہیں جانتے قیامت کیا ہے

اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ۝٣٢ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ

ہم تو اسے گمان ہی خیال کرتے ہیں اور ہم (اس پر) یقین کرنے والے نہیں ہیں۔ اور ان کے لئے (ان اعمال کی) بُرائیاں ظاہر ہو جائیں گی

مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝٣٣

جو اُنھوں نے کیئے اور وہ (عذاب) اُنہیں گھیر لے گا جس کا وہ مذاق اُڑایا کرتے تھے۔

وَقِيلَ الْيَوْمَ نَنْسٰكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَمَاْوٰكُمُ النَّارُ

اور کہا جائے گا آج کے دن ہم تمہیں بے سہارا چھوڑ دیں گے جیسا کہ تم نے اپنے اس دن کی ملاقات کو بُھلا دیا تھا اور تمہارا ٹھکانا آگ ہے

وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٣٤﴾ ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا

اور تمہارا کوئی مدد گار نہیں۔ یہ اس لئے ہے کہ تم نے اللہ کی آیتوں کو مذاق بنا رکھا تھا اور تمہیں دنیا کی زندگی نے دھوکہ میں ڈال رکھا تھا

فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿٣٥﴾ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

تو آج یہ اس (آگ) سے نہیں نکالے جائیں گے اور نہ ان کی معذرت قبول کی جائے گی۔ تو اللہ ہی کے لئے تمام (شکر اور) تعریف ہے

رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٣٦﴾ وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

جو آسمانوں کا رب ہے اور زمینوں کا رب ہے (اور) تمام جہانوں کا رب ہے۔ اور اسی کے لئے آسمانوں اور زمینوں میں بڑائی ہے

ع ۴ ۱۱

وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٣٧﴾

اور وہ بہت غالب بڑی حکمت والا ہے۔



علم و عمل کی باتیں

۱- قرآنِ حکیم، کائنات اور ہم خود اللہ تعالیٰ کی بڑی نشانیاں ہیں جن پر غور و فکر کرنے سے اللہ تعالیٰ کی پہچان ہوتی ہے۔ (سورۃ الجاثیہ، آیات:۲تا۵)

۲- اللہ تعالیٰ کی آیات کو نظر انداز کرنے والوں اور ان آیات کا مذاق اُڑانے والوں پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آتا ہے۔(سورۃ الجاثیہ، آیات:۷تا۹)

۳- کائنات کی عظیم قوتوں کو اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے کام میں لگا دیا ہے تاکہ وہ ان سے فائدہ اُٹھائیں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔ (سورۃ الجاثیہ، آیات:۱۲،۱۳)

۴- جو شخص کوئی نیک عمل کرتا ہے تو اس کا فائدہ اُسے ہی پہنچتا ہے اور جو کوئی بُرا عمل کرتا ہے تو اس کا نقصان بھی اسی کو ہوتا ہے۔ (سورۃ الجاثیہ، آیت:۱۵)

۵- ظالم ایک دوسرے کے دوست ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کا دوست ہے۔(سورۃ الجاثیہ، آیت:۱۹)

۶- جو لوگ قرآنِ حکیم پر یقین رکھتے ہیں۔ قرآنِ حکیم ان کے لئے بصیرت کی باتیں بتانے والا، ہدایت اور رحمت حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ (سورۃ الجاثیہ، آیت:۲۰)

۷- مومن و کافر کی موت و حیات ایک جیسی نہیں ہوسکتی اور نہ ان کا مقام و مرتبہ ایک جیسا ہو سکتا ہے کیوں کہ مومن دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ کا محب اور محبوب ہوتا ہے جبکہ کافر دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ کا مغضوب (غضب کیا ہوا) ہوتا ہے۔(سورۃ الجاثیہ، آیت:۲۱)

۸- جو لوگ اللہ تعالیٰ کی بات ماننے کے بجائے اپنی خواہش نفس کی پیروی کرتے ہیں وہ سیدھی راہ سے بھٹک جاتے ہیں۔(سورۃ الجاثیہ، آیت:۲۳)

۹- ہم اپنی مرضی سے نہ خود زندہ ہوسکتے ہیں اور نہ مر سکتے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ ہی نے ہمیں پیدا فرمایا ہے وہی اللہ تعالیٰ ہمیں موت دے گا اور اللہ تعالیٰ ہی ہمیں قیامت کے دن دوبارہ زندہ فرمائے گا۔(سورۃ الجاثیہ، آیات:۲۴تا۲۶)

۱۰- تکبر کرنا، آخرت کو بُھلا دینا، بُرے اعمال کرنا اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرنے کے بجائے اس کا مذاق اُڑانا اللہ تعالیٰ کے عذاب کے آنے کے اسباب ہیں۔(سورۃ الجاثیہ، آیات:۳۱تا۳۴)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) جاثیہ کے معنی کیا ہیں؟

(الف) ہاتھ جوڑنے والی (ب) ماتھا ٹیکنے والی (ج) گھٹنے ٹیکنے والی

(۲) بنی اسرائیل کے آپس کے اختلاف کی وجہ کیا تھی؟

(الف) مال (ب) آپس کی ضد اور حسد (ج) نسل پر فخر

(۳) دوسرے رکوع میں قرآنِ حکیم کی کیا صفات بیان ہوئی ہیں؟

(الف) نور و شفاء (ب) وعظ و نصیحت (ج) ہدایت و رحمت

(۴) زندگی اور موت کے حوالے سے صحیح تصور کیا ہے؟

(الف) ہم خود زندہ ہوتے ہیں خود مرتے ہیں (ب) اللہ ﷻ ہمیں زندہ کرتا ہے اور اللہ ﷻ ہی ہمیں مارتا ہے

(ج) زمانہ ہمیں زندگی دیتا ہے اور زمانہ ہی ہمیں مارتا ہے

(۵) آخرت کو بھلانے والوں کا کیا انجام ہوگا؟

(الف) اللہ ﷻ انہیں بے سہارا چھوڑ دے گا (ب) اللہ ﷻ انہیں زنجیروں میں جکڑ دے گا

(ج) اللہ ﷻ انہیں آگ کا لباس پہنا دے گا

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- پہلے رکوع میں اللہ ﷻ کی آیات کو نظر انداز کرنے والوں پر عذاب کی کیا قسمیں بیان ہوئی ہیں؟

____

____

۲- پہلے رکوع میں اللہ ﷻ کی کن نشانیوں کا ذکر ہے؟

____

____

۳- دوسرے رکوع میں سمندر کے کیا فوائد بیان کئے گئے ہیں؟

____

____

۴- تیسرے رکوع میں خواہش نفس کی پیروی کرنے والوں کا کیا انجام بیان ہوا ہے؟

____

____

۵- چوتھے رکوع کے مطابق نامۂ اعمال کے بارے میں کوئی تین نکات لکھیں؟

____

____

سوال ۳ ہم اپنا جائزہ لیں:

نمبر شمار	سوالات	کسی حد تک	بہت حد تک	نہیں
۱-	کیا میں اللہ ﷻ کی آیات پر غور و فکر کرتا ہوں؟			
۲-	کیا میں اکثر اپنی عقل سے کام لیتا ہوں؟			
۳-	کیا میں حالات و واقعات سے سبق سیکھتا ہوں؟			
۴-	کیا میں دنیا کی زندگی کی حقیقت کو سمجھتا ہوں؟			
۵-	کیا میں قیامت پر یقین نہ رکھنے کے اسباب جانتا ہوں؟			
۶-	کیا میں دنیا کی زندگی کے دھوکے سے بچتا ہوں؟			
۷-	کیا میں نیک اعمال کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں؟			

گھریلو سرگرمی

❁ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی آیاتِ آفاقی یعنی کائنات میں موجود اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نشانیوں میں سے پانچ کا ذکر اور اُن کے استعمالات مندرجہ ذیل چارٹ پر تحریر کریں۔

استعمالات	آیاتِ آفاقی
____________	______
____________	______
____________	______
____________	______
____________	______

❁ جو قومیں توبہ کرکے اپنی اصلاح نہیں کرتیں ان پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا عذاب نازل ہوتا ہے۔ حصّہ اوّل میں آپ نے جن قوموں کا عبرت ناک انجام پڑھا ہے ان میں کسی ایک کا ذکر اپنے بہن بھائیوں سے کریں۔

❁ اپنے دوستوں سے اس بارے میں گفتگو کیجیے:

۱۔ آپ کو کن کن موقعوں پر جھوٹ بول کر نقصان اٹھانا پڑا؟ اگر آپ ان موقعوں پر سچ بولتے تو کیا ہوتا۔

____

____

____

____

____

۲۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرتِ طیبہ سے سچ بولنے کے مزید واقعات پڑھیے اور اپنے ہم جماعت ساتھیوں کو سنائیے۔

دستخط استاد مع تاریخ: ______________ دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: ______________

سبق:۷

سُوْرَۃُ قٓ

(سورت نمبر:۵۰، کل رکوع:۳، کل آیات:۴۵)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم ﷺ پر مکی زندگی کے درمیانی دور میں نازل ہوئی۔ یہ وہ دور تھا جب آپ ﷺ نے کھل کر اسلام کی تبلیغ شروع کر دی تھی۔ جس سے اسلام اور جاہلیت میں کشمکش شروع ہو چکی تھی اور کافروں نے نبی کریم ﷺ کی جدوجہد کو ناکام کرنے کے لئے طعنے دینے شروع کر دیئے تھے۔

قرآنِ حکیم میں کل سات منزلیں ہیں۔ اکثر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم روزانہ ایک منزل کی تلاوت فرماتے اور ایک ہفتہ میں پورے قرآنِ حکیم کی تلاوت مکمل کر لیتے۔ ساتویں یعنی آخری منزل کا آغاز سورۃ قٓ سے اور اختتام سورۃ الناس پر ہوتا ہے۔ اس طرح ساتویں منزل میں کل پینسٹھ (۶۵) سورتیں ہیں۔ سنن ابی داؤد کی روایت ہے کہ حضرت اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کے اصحاب سے پوچھا تم قرآن کے حصے کس طرح کرتے ہو؟ انہوں نے کہا (پہلے دن میں) تین سورتیں اور (دوسرے دن میں) پانچ سورتیں اور (تیسرے دن میں) سات سورتیں اور (چوتھے دن میں) نو سورتیں اور (پانچویں دن میں) گیارہ سورتیں اور (چھٹے دن میں) تیرہ سورتیں اور (ساتویں دن میں) مفصل (یعنی سورۃ قٓ سے سورۃ الناس تک)۔ جس کی تفصیل یہ ہے: پہلی منزل سورۃ البقرہ سے سورۃ النساء تک (یہ تین سورتیں ہیں)، دوسری منزل سورۃ المائدہ سے سورۃ التوبہ تک (یہ پانچ سورتیں ہیں)، تیسری منزل سورۃ یونس سے سورۃ النحل تک (یہ سات سورتیں ہیں)، چوتھی منزل سورۃ بنی اسرائیل سے سورۃ الفرقان تک (یہ نو سورتیں ہیں)، پانچویں منزل سورۃ الشعراء سے سورۃ یٰسین تک (یہ گیارہ سورتیں ہیں)، چھٹی منزل سورۃ الصفت سے سورۃ الحجرات تک (یہ تیرہ سورتیں ہیں) اور ساتویں منزل سورۃ قٓ سے سورۃ الناس تک (یہ پینسٹھ سورتیں ہیں) سورۃ فاتحہ قرآن مجید کا ابتدائیہ ہے وہ پہلی منزل میں شامل نہیں لیکن اس کے نیچے منزل کا لفظ لکھ دیا جاتا ہے۔

نبی کریم ﷺ کو سورۃ قٓ سے خاص محبت تھی اور آپ ﷺ اکثر جمعہ کے خطبہ اور نمازِ عیدین میں اس سورت کی تلاوت فرماتے تھے۔ (مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ) اس سورت میں ایسے مضامین بیان کیئے گئے ہیں جنہیں سننے سے فکرِ آخرت پیدا ہوتی ہے۔ سورۃ قٓ کا بنیادی موضوع قیامت کا واقع ہونا ہے۔ سورت کے آغاز میں بیان ہے کہ نہایت قدرتوں والا اللہ سبحانہ وتعالیٰ قیامت قائم فرمائے گا۔ ہم سب کو ایک دن مرنا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ مرنے کے بعد ہمیں دوبارہ زندہ فرمائے گا۔ ہمیں میدانِ حشر میں جمع کیا جائے گا۔ نامۂ اعمال دیئے جائیں گے، حساب کتاب ہوگا، نیک لوگ جنت اور بُرے لوگ جہنم میں داخل کیئے جائیں گے۔ نافرمان قوموں کا ذکر عبرت کے طور پر کیا گیا ہے۔ سورت کے آخر میں قیامت کا منظر کھینچا گیا ہے اور صور پھونکے جانے کا ذکر ہے۔

اَعُوْذُ	بِاللّٰهِ	مِنَ	الشَّيْطٰنِ	الرَّجِيْمِ	بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ ○
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے					اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے			
قٓ ۚ	وَالْقُرْاٰنِ	الْمَجِيْدِ ۚ ①	بَلْ	عَجِبُوْٓا	اَنْ	جَآءَهُمْ	مُّنْذِرٌ	مِّنْهُمْ
قٓ۔ قرآن مجید کی قسم (آپ ﷺ سچے رسول ہیں)۔ لیکن انہوں نے تعجب کیا کہ ان کے پاس ان ہی میں سے ایک ڈر سنانے والا آیا								

فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ ۝۲ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ ۝۳

تو کافر کہنے لگے یہ تو بڑی عجیب بات ہے۔ کیا جب ہم مر جائیں گے اور ہم مٹی ہو جائیں گے (تو پھر زندہ ہوں گے؟) یہ واپسی (تو ہماری سمجھ سے) دُور ہے۔

قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ ۚ وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ۝۴

یقیناً ہمیں معلوم ہے کہ ان (کے جسموں) کو زمین (کھا کھا کر) کتنا کم کرتی جاتی ہے اور ہمارے پاس (ہر چیز) محفوظ (رکھنے والی) کتاب ہے۔

بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ فِيْٓ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ ۝۵

بلکہ (عجیب بات یہ ہے کہ) انہوں نے حق کو جھٹلایا جب وہ ان کے پاس آچکا تو وہ ایک اُلجھی ہوئی بات میں (پڑے ہوئے) ہیں۔

اَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ ۝۶

تو کیا انہوں نے اپنے اوپر آسمان کی طرف نہیں دیکھا کہ ہم نے کیسے اُسے بنایا اور اُسے سجایا اور اس میں کوئی شگاف نہیں ہے۔

وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ۝۷

اور ہم نے زمین کو پھیلایا اور ہم نے اس میں پہاڑ جما دیئے اور ہم نے اس میں ہر قسم کی خوش نما چیزیں (جوڑوں کی شکل میں) اُگائیں۔

تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ۝۸ وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا

بصیرت اور نصیحت کے طور پر ہر رجوع کرنے والے بندے کے لئے۔ اور ہم نے آسمان سے برکت والا پانی نازل فرمایا

فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ ۝۹ وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ۝۱۰

پھر ہم نے اس (پانی) سے باغات اُگائے اور کاٹے جانے والے کھیتوں کا اناج۔ اور لمبی لمبی کھجوریں جن کے خوشے تہ بہ تہ ہوتے ہیں۔

رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۙ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ؕ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ۝۱۱

(یہ سب کچھ) بندوں کی روزی کے لئے ہے اور ہم نے اس (پانی) سے مُردہ زمین کو زندہ کیا اسی طرح (قبروں) سے نکلنا ہوگا۔

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ وَثَمُوْدُ ۝۱۲ وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَاِخْوَانُ لُوْطٍ ۝۱۳

ان سے پہلے جھٹلایا تھا نوح (علیہ السلام) کی قوم نے اور کنویں والوں اور ثمود نے۔ اور قوم عاد اور فرعون اور لوط (علیہ السلام) کی قوم والوں نے بھی۔

وَّاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ ؕ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيْدِ ۝۱۴

اور اَیکہ والوں (شعیب علیہ السلام کی قوم) اور قومِ تُبّع نے بھی ان سب نے رسولوں کو جھٹلایا تو (ان پر) میرے عذاب کی وعید ثابت ہو کر رہی۔

ع اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ؕ بَلْ هُمْ فِيْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝۱۵

تو کیا ہم پہلی بار پیدا کر کے تھک گئے ہیں؟ (ہرگز ایسا نہیں) بلکہ (اصل میں) وہ نئے سرے سے پیدا کرنے کے بارے میں شک میں پڑے ہوئے ہیں۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚۖ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ۝۱۶

اور یقیناً ہم نے ہی انسان کو پیدا فرمایا اور ہم جانتے ہیں جو خیالات اس کے دل میں آتے ہیں اور ہم اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں۔

اہم نکات



اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ﴿١٧﴾ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ

جب (لکھ) لینے والے دو (فرشتے لکھ) لیتے ہیں (ایک) دائیں جانب اور (دوسرا) بائیں جانب بیٹھا ہوتا ہے۔ وہ جو لفظ بھی بولتا ہے

اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ﴿١٨﴾ وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ۭ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ﴿١٩﴾

اس پر ایک نگران (لکھنے کے لئے) تیار رہتا ہے۔ اور موت کی سختی حق کے ساتھ آ پہنچی (اے انسان!) یہ ہے وہ چیز جس سے تم بھاگتے تھے۔

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ ۭ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ ﴿٢٠﴾ وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ

اور صُور میں پھونکا جائے گا یہی وہ دن ہے جس سے ڈرایا جاتا تھا۔ اور ہر شخص آئے گا

مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيْدٌ ﴿٢١﴾ لَقَدْ كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا

کہ اس کے ساتھ ایک (فرشتہ) ہانکنے والا اور ایک (اعمال پر) گواہ ہوگا۔ یقیناً تُو اس (دن) سے غفلت میں پڑا رہا

فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ﴿٢٢﴾ وَقَالَ قَرِيْنُهٗ

تو ہم نے تجھ سے تیرا (غفلت کا) پردہ ہٹا دیا تو آج تیری نگاہ خوب تیز ہے۔ اور اس کا ساتھی (فرشتہ) کہے گا

هٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ ﴿٢٣﴾ ؕ اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿٢٤﴾ ۙ

یہ ہے وہ (اعمال نامہ) جو میرے پاس تیار ہے۔ (فرشتوں کو حکم ہوگا) کہ تم دونوں ہر پکے کافر (حق کے) دشمن کو جہنم میں ڈال دو۔

مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبِ ﴿٢٥﴾ ۙ الَّذِيْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ

جو بھلائی سے منع کرنے والا حد سے بڑھنے والا (دین میں) شک کرنے والا تھا۔ جس نے اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود بنا رکھا تھا

فَاَلْقِيٰهُ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ ﴿٢٦﴾ قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ

تو تم دونوں اِسے سخت عذاب میں ڈال دو۔ اس کا ساتھی (شیطان) کہے گا اے ہمارے رب! میں نے اِسے گمراہ نہیں کیا تھا

وَلٰكِنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ﴿٢٧﴾ قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَيْكُمْ بِالْوَعِيْدِ ﴿٢٨﴾

بلکہ یہ خود ہی راستے سے دُور بھٹکا ہوا تھا۔ (اللہ) فرمائے گا تم میرے سامنے جھگڑا نہ کرو اور یقیناً میں تو پہلے ہی تمہیں عذاب سے ڈرا چکا تھا۔

ع ٢ ١٤ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿٢٩﴾ ع يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ

میرے ہاں بات بدلی نہیں جاتی اور نہ ہی میں بندوں پر ظلم کرنے والا ہوں۔ اُس دن ہم جہنم سے کہیں گے کیا تو بھر گئی ہے؟

وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ﴿٣٠﴾ وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ﴿٣١﴾

اور وہ کہے گی کیا کچھ اور بھی ہے؟ اور پرہیزگاروں کے لئے جنت قریب کر دی جائے گی (وہ ان سے) دُور نہ ہوگی۔

هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ ۚ۳۲

(کہا جائے گا) یہ ہے وہ (جنت) جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا ہر رجوع کرنے والے (اور دین کی) حفاظت کرنے والے کے لئے۔

مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبِ ۙ۳۳ ادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ۭ

جو رحمٰن سے بغیر دیکھے ڈرتا رہا اور (اللہ کی طرف) رجوع کرنے والا دل لے کر آیا۔ (انہیں کہا جائے گا) اس (جنت) میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ

ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ۳۴ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ ۳۵

یہ ہمیشہ رہنے کا دن ہے۔ ان کے لئے وہاں (جنت میں) سب کچھ ہو گا جو وہ چاہیں گے اور ہمارے ہاں اور بھی بہت کچھ ہے۔

وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوْا فِي الْبِلَادِ ۭ

اور ہم نے ان سے پہلے کتنی ہی قومیں ہلاک کر ڈالیں جو ان سے قوت میں کہیں بڑھ کر تھیں تو وہ (تلاش میں) شہروں میں پھرتے رہے

هَلْ مِنْ مَّحِيْصٍ ۳۶ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ ۳۷

کہ کہیں پناہ کی جگہ ملے۔ یقیناً اس میں نصیحت ہے اس شخص کے لئے جو دل رکھتا ہو یا کان لگا کر سنتا ہو اور وہ حاضر ہو (دل ودماغ سے)۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ۖ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ۳۸

اور یقیناً ہم نے پیدا فرمایا آسمانوں اور زمینوں کو اور ان کے درمیان جو کچھ ہے چھ دنوں میں اور ہمیں کسی تھکن نے نہیں چھوا۔

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ۚ۳۹

تو اس پر صبر کیجیے جو یہ (کفار) کہتے ہیں اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیجیے سورج طلوع ہونے سے پہلے اور غروب ہونے سے پہلے۔

وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ۴۰ وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ

اور رات کے اوقات میں بھی اس کی تسبیح کیجیے اور سجدوں (نماز) کے بعد بھی۔ اور توجہ سے سنیے جس دن پکارنے والا پکارے گا

مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ۙ۴۱ يَّوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ۭ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ ۴۲

قریب کی جگہ سے۔ جس دن لوگ حق کے ساتھ سخت چیخ (کی آواز) سنیں گے وہ (قبروں سے) نکلنے کا دن ہو گا۔

اِنَّا نَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَاِلَيْنَا الْمَصِيْرُ ۙ۴۳ يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ

بے شک ہم ہی زندہ فرماتے ہیں اور ہم ہی مارتے ہیں اور ہماری طرف ہی واپس آنا ہے۔ جس دن زمین ان پر سے پھٹ جائے گی

سِرَاعًا ۭ ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيْرٌ ۴۴ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ ۣ

وہ جلدی جلدی باہر نکل پڑیں گے یہ جمع کرنا ہم پر بہت آسان ہے۔ ہمیں خوب معلوم ہے جو یہ کہتے ہیں اور آپ ان پر جبر کرنے والے نہیں ہیں

ع ۳ ۱۶

فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ۴۵

تو آپ نصیحت کیجیے قرآن کے ذریعے اُسے جو میرے عذاب کی وعید سے ڈرتا ہے۔

علم و عمل کی باتیں

۱- مشرکین اللہ ﷻ کی کتاب قرآنِ حکیم اور آخرت میں دوبارہ زندہ کیے جانے پر ایمان لانے کے بجائے ان پر اعتراضات کرتے رہے ہیں۔ (سورۂ قٓ آیات: ۱ تا ۴)

۲- جس اللہ ﷻ نے آسمان کو بنایا اُسے ستاروں سے سجایا، زمین کو بچھایا، اس پر پہاڑوں کو گاڑا، آسمان سے پانی برسایا اور زمین پر اناج، پھل اور سبزہ اُگایا وہی اللہ ﷻ قیامت کے دن انسانوں کو دوبارہ زندہ فرمائے گا۔ (سورۂ قٓ، آیات: ۶ تا ۱۱)

۳- انبیاء کرام علیہم السلام کو جھٹلانے والی قومیں اللہ ﷻ کے عذاب کی مستحق ہو جاتی ہیں۔ (سورۂ قٓ، آیات: ۱۲ تا ۱۴)

۴- اللہ ﷻ ہمارے جی میں آنے والے ہر خیال سے واقف ہے اور اللہ ﷻ ہم سے ہماری رگِ جان سے بھی زیادہ قریب ہے۔ (سورۂ قٓ، آیت: ۱۶)

۵- ہم جو لفظ بھی منہ سے نکالتے ہیں اور جو بھی عمل کرتے ہیں فرشتے (کراماً کاتبین) اسے لکھتے رہتے ہیں۔ ہماری ہر چھوٹی بڑی بات ہمارے نامۂ اعمال میں محفوظ کی جا رہی ہے۔ (سورۂ قٓ، آیات: ۱۷ تا ۱۸)

۶- موت آکر رہے گی موت سے بچنا ممکن ہی نہیں ہے۔ (سورۂ قٓ، آیت: ۱۹)

۷- قیامت کے دن ایک فرشتہ انسان کو چلاتا ہوا میدانِ حشر کی طرف لے جائے گا اور دوسرا فرشتہ انسان کے اعمال پر گواہی دے گا۔ (سورۂ قٓ، آیات: ۲۰، ۲۱)

۸- کفر، سرکشی، نیکی سے روکنا، حد سے بڑھنا، دین میں شک کرنا اور شرک کرنا جہنمیوں کے جرائم ہیں۔ (سورۂ قٓ، آیات: ۲۴ تا ۲۶)

۹- اللہ ﷻ کی طرف رجوع کرنا، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی حفاظت کرنا، اللہ ﷻ سے ڈرنا اور اللہ ﷻ کی طرف رجوع کرنے والا دل رکھنا پرہیزگاروں کی صفات ہیں۔ (سورۂ قٓ، آیات: ۳۲، ۳۳)

۱۰- قرآنِ حکیم سے فائدہ وہی لوگ اٹھا سکتے ہیں جو اللہ ﷻ کے عذاب کی وعید سے ڈرتے ہیں۔ (سورۂ قٓ، آیت: ۴۵)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) قرآنِ حکیم میں کل کتنی منزلیں ہیں؟

(الف) چھ　　(ب) سات　　(ج) آٹھ

(۲) سورت کے پہلے رکوع میں کتنی قوموں کا ذکر ہے جنھوں نے اپنے انبیاء کرام علیہم السلام کو جھٹلایا؟

(الف) دو　　(ب) چار　　(ج) آٹھ

(۳) قیامت کے دن ہر انسان کے ساتھ کون سے دو فرشتے ہوں گے؟

(الف) جبرائیل علیہ السلام اور اسرافیل علیہ السلام　　(ب) ہاروت علیہ السلام اور ماروت علیہ السلام　　(ج) ہانکنے والا اور گواہی دینے والا

(۴) قیامت کے دن جب اللہ سبحانہ وتعالیٰ جہنم سے پوچھے گا کیا تُو بھر چکی ہے تو جہنم کیا جواب دے گی؟

(الف) میں بھر گئی (ب) میں نہیں بھری (ج) کیا کچھ اور بھی ہے

(۵) سورت کے آخر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرآنِ حکیم کے ذریعہ نصیحت کرنے کا حکم کن لوگوں کے لئے دیا گیا ہے؟

(الف) آخرت سے غفلت برتنے والوں (ب) اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے عذاب سے ڈرنے والوں

(ج) آخرت کے عذاب سے بے خوف رہنے والوں

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- پہلے رکوع میں رسالت و آخرت کے بارے میں مشرکین مکّہ کے کن اعتراضات کا ذکر کیا گیا ہے؟

۲- پہلے رکوع میں بارش کے کیا فوائد بیان کیئے گئے ہیں؟

۳- پہلے رکوع میں اہلِ جہنم کے کیا جرائم بیان کیئے گئے ہیں؟

۴- تیسرے رکوع کی روشنی میں قرآنِ حکیم سے نصیحت حاصل کرنے کی شرائط بیان کریں؟

۵- تیسرے رکوع میں کن اوقات میں تسبیح کرنے کا حکم ہے؟

سوال ۳ نیچے دیئے گئے الفاظ کے مطابق ان سے متعلقہ آیت نمبر تحریر کیجیے:

نمبر شمار	الفاظ	آیت نمبر
۱-	رجوع کرنے والا دل	
۲-	شہ رگ	
۳-	سخت چیخ	
۴-	زمین، پہاڑ اور خوشنما چیزیں	
۵-	لمبی لمبی کھجوریں	

گھریلو سرگرمی

❁ مندرجہ ذیل چارٹ میں ساتوں منزلوں کی تفصیل لکھیں۔

نمبر شمار	منزل	آغاز	اختتام
۱	پہلی	سورۃ الفاتحہ	سورۃ النساء
۲			
۳			
۴			
۵			
۶			
۷			

❁ تنہائی میں بیٹھ کر ایک ہفتہ تک روزانہ اپنے اچھے بُرے اعمال کا ایک روزنامچہ تیار کر کے اپنا جائزہ لیجیے، بہتری کی منصوبہ بندی کیجیے، اپنے گھر والوں کو دکھایئے اور بہتری کے لئے ان کے مشوروں پر عمل کیجیے۔

❁ فرض نمازوں کے بعد کے چند مسنون اذکار کسی صاحب علم سے حوالہ معلوم کر کے ترتیب سے لکھیے:

مسنون اذکار

دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: ____________

دستخط استاد مع تاریخ: ____________

سبق:۸

سُوۡرَۃُ الذّٰرِیٰت

(سورت نمبر:۵۱، کل رکوع:۳، کل آیات:۶۰)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم ﷺ پر مکی زندگی کے درمیانی دور میں نازل ہوئی۔ یہ وہ دور تھا جب (معاذاللہ) آپ ﷺ کی دعوتِ توحید کی مخالفت میں قریش مکہ کی طرف سے جھوٹے الزامات لگائے جا رہے تھے۔اس سورت کے مضامین اور اس سے پہلی سورۃ قٓ کے مضامین ایک جیسے ہیں۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سورت بھی اسی دور میں نازل ہوئی۔

ذرّات اور بخارات اُڑانے والی ہواؤں کو "ذاریات" کہتے ہیں۔ آغاز میں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے ہواؤں کی قسمیں ذکر فرما کر قیامت کی یقین دہانی کرائی ہے۔پھر قیامت کا انکار کرنے والوں کی مذمّت کی گئی ہے۔اہل جنت کی صفات اور عمدہ انجام کا ذکر ہے۔ پرہیز گاروں کے لئے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی خصوصی رحمت وعطا اور ان کی عظیم صفات کا بیان ہے جنہیں اختیار کرنے کی وجہ سے وہ اس کامیابی سے مشرف ہوئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شانِ مہمان نوازی اور انہیں فرشتوں کی طرف سے ایک صاحب علم لڑکے کی بشارت کا ذکر ہے۔نافرمان قوموں یعنی حضرت لوط علیہ السلام کی قوم، آلِ فرعون، عاد، ثمود اور حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کا عبرت ناک انجام بیان کیا گیا ہے۔پھر بتایا گیا ہے کہ جنّات اور انسانوں کی تخلیق کا مقصد اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی عبادت ہے۔ آخر میں نافرمانوں کے لئے ہلاکت کی بُری خبر دی گئی ہے۔

اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَ الذّٰرِیٰتِ ذَرۡوًا ۙ﴿۱﴾ فَالۡحٰمِلٰتِ وِقۡرًا ۙ﴿۲﴾
قسم ہے ان ہواؤں کی جو (گرد) اڑا کر بکھیرنے والی ہیں۔ پھر ان ہواؤں کی جو (بادلوں کا) بوجھ اُٹھانے والی ہیں۔

فَالۡجٰرِیٰتِ یُسۡرًا ۙ﴿۳﴾ فَالۡمُقَسِّمٰتِ اَمۡرًا ۙ﴿۴﴾
پھر اُن (کشتیوں) کی جو آسانی سے چلنے والی ہیں۔ پھر (اُن فرشتوں کی) جو (حکمِ الٰہی سے) کام کو تقسیم کرنے والے ہیں۔

اِنَّمَا تُوۡعَدُوۡنَ لَصَادِقٌ ۙ﴿۵﴾ وَّ اِنَّ الدِّیۡنَ لَوَاقِعٌ ؕ﴿۶﴾ وَ السَّمَآءِ ذَاتِ الۡحُبُکِ ۙ﴿۷﴾
یقیناً (آخرت کا) جو وعدہ تم سے کیا جارہا ہے وہ ضرور سچا ہے۔ اور یقیناً بدلہ (کا دن) ضرور واقع ہو کر رہے گا۔ اور راستوں والے آسمان کی قسم۔

اِنَّکُمۡ لَفِیۡ قَوۡلٍ مُّخۡتَلِفٍ ۙ﴿۸﴾ یُّؤۡفَکُ عَنۡہُ مَنۡ اُفِکَ ؕ﴿۹﴾
یقیناً تم ضرور مختلف باتوں میں (پڑے ہوئے) ہو۔ اس (حق) سے وہی پھرتا ہے جسے (روز ازل سے) پھیر دیا گیا ہو۔

قُتِلَ الۡخَرّٰصُوۡنَ ۙ﴿۱۰﴾ الَّذِیۡنَ ہُمۡ فِیۡ غَمۡرَۃٍ سَاہُوۡنَ ۙ﴿۱۱﴾ یَسۡـَٔلُوۡنَ اَیَّانَ یَوۡمُ الدِّیۡنِ ؕ﴿۱۲﴾
ہلاک ہو جائیں (جھوٹے) اندازے لگانے والے۔ جو غفلت میں (پڑے حق کو) بھولے ہوئے ہیں۔ وہ پوچھتے ہیں بدلہ کا دن کب ہو گا؟

یَوۡمَ ہُمۡ عَلَی النَّارِ یُفۡتَنُوۡنَ ﴿۱۳﴾ ذُوۡقُوۡا فِتۡنَتَکُمۡ ؕ ہٰذَا الَّذِیۡ کُنۡتُمۡ بِہٖ تَسۡتَعۡجِلُوۡنَ ﴿۱۴﴾
اس دن جب وہ آگ میں جلائے جائیں گے۔ (کہا جائے گا) چکھو! اپنے عذاب کا مزہ یہ وہی (عذاب) ہے جس کو تم جلدی مانگا کرتے تھے۔

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۱۵﴾ اٰخِذِيْنَ مَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ؕ

بے شک پرہیزگار جنتوں اور چشموں میں ہوں گے۔ جو کچھ اُن کا رب انہیں عطا فرمائے گا اُسے لے رہے ہوں گے

اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ ؕ﴿۱۶﴾ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۱۸﴾

بے شک وہ اس سے پہلے نیک عمل کرنے والے تھے۔ وہ رات کو بہت کم سویا کرتے تھے۔ اور سحری کے اوقات میں وہ استغفار کرتے تھے۔

وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ﴿۱۹﴾ وَفِي الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ ﴿۲۰﴾

اور ان کے مالوں میں سوال کرنے والوں اور محتاجوں کا حق ہوتا تھا۔ اور یقین رکھنے والوں کے لئے زمین میں نشانیاں ہیں۔

وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ ﴿۲۲﴾

اور تمہاری ذات میں بھی (نشانیاں ہیں) تو کیا تم دیکھتے نہیں؟ اور تمہارا رزق اور جس (چیز) کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے (سب) آسمان میں ہے۔

ع ۱ ۲۳ فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَآ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ﴿۲۳﴾ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ ﴿۲۴﴾

تو آسمان اور زمین کے رب کی قسم یقیناً یہ بات سچی ہے جیسا کہ تم بولتے ہو۔ کیا آپ کے پاس ابرہیم (علیہ السلام) کے معزز مہمانوں کی خبر آئی ہے؟

اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿۲۵﴾

جب وہ (فرشتے) اُن کے پاس آئے تو انہوں نے سلام کہا (ابراہیم علیہ السلام نے بھی) سلام کہا (اور دل میں سوچا کہ یہ) کچھ اجنبی لوگ ہیں۔

فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ﴿۲۶﴾ فَقَرَّبَهٗٓ اِلَيْهِمْ

پھر خاموشی سے اپنے گھر والوں کی طرف گئے تو ایک (بُھنا ہوا) موٹا بچھڑا لے آئے۔ پھر اسے اُن (مہمانوں) کے سامنے رکھا

قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ ؕ

فرمایا کیا آپ لوگ کھاتے نہیں؟ پھر انہوں نے اُن (کے نہ کھانے) سے دل میں خوف محسوس کیا (تو فرشتوں نے) کہا آپ گھبرایئے نہیں

وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ﴿۲۸﴾ فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِيْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا

اور انہوں نے ابراہیم (علیہ السلام) کو ایک علم والے لڑکے کی خوشخبری دی۔ پھر ان کی بیوی زور سے بولتی ہوئی آئیں تو اس نے (تعجب سے) ہاتھ اپنے چہرے پر مارا

وَقَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِيْمٌ ﴿۲۹﴾ قَالُوْا كَذٰلِكِ ۙ قَالَ رَبُّكِ ؕ

اور بولیں (کیا) ایک بانجھ بڑھیا (کے ہاں اولاد ہوگی)؟ وہ (فرشتے) بولے آپ کے رب نے اسی طرح فرمایا ہے

اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۰﴾ قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۳۱﴾

بے شک وہی ہے جو بڑی حکمت والا بڑے علم والا ہے۔ (ابراہیم علیہ السلام نے) فرمایا پس تمہارا (اصل) مقصد کیا ہے؟ اے بھیجے ہوئے (فرشتو!)

قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۲﴾ لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ ﴿۳۳﴾

(فرشتوں نے) کہا بے شک ہم (لوط علیہ السلام کی) مُجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں۔ تاکہ ہم اِن پر (پکی) مٹی کے پتھر برسائیں۔

اہم نکات

مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِيْنَ ۝۳۴ فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۳۵

(جو) آپ کے رب کی طرف سے حد سے بڑھنے والوں کے لئے نشان زدہ ہیں۔ پھر اس (بستی) میں جو کوئی ایمان والوں میں سے تھا ہم نے اس کو باہر نکال دیا۔

فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝۳۶ وَتَرَكْنَا فِيْهَآ اٰيَةً

تو ہم نے اس (بستی) میں مسلمانوں کے ایک گھر کے سوا (کوئی اور گھر) نہ پایا۔ اور ہم نے اس میں ایک نشانی چھوڑ دی

لِّلَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۝۳۷ وَفِيْ مُوْسٰٓى

ان لوگوں کے لئے جو دردناک عذاب سے ڈرتے ہیں۔ اور موسیٰ (علیہ السلام) کے (واقعہ) میں (بھی نشانی ہے)

اِذْ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى فِرْعَوْنَ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝۳۸ فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهٖ وَقَالَ سٰحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ۝۳۹

جب ہم نے انہیں ایک واضح دلیل کے ساتھ فرعون کی طرف بھیجا۔ تو اس نے اپنی قوت کے زور پر منہ موڑ لیا اور کہا (یہ تو) جادوگر یا مجنون ہے۔

فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيْمٌ ۝۴۰

تو ہم نے اسے اور اس کے لشکروں کو پکڑ لیا پھر ان کو سمندر میں پھینک دیا اور وہ (اپنے آپ کو) ملامت کرنے والا تھا۔

وَفِيْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ ۝۴۱ مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ

اور (قوم) عاد (کے واقعہ) میں (بھی نشانی ہے) جب ہم نے ان پر خیر سے خالی آندھی بھیجی۔ (جو) کسی چیز کو نہ چھوڑتی تھی

اَتَتْ عَلَيْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيْمِ ۝۴۲ وَفِيْ ثَمُوْدَ

وہ جس چیز پر بھی گزرتی اسے بوسیدہ ہڈی کی طرح (ریزہ ریزہ) کیے بغیر نہ چھوڑتی۔ اور (قوم) ثمود (کے واقعہ) میں (بھی نشانی ہے)

اِذْ قِيْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا حَتّٰى حِيْنٍ ۝۴۳ فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝۴۴

جب ان سے کہا گیا کہ ایک وقت تک فائدہ اٹھالو۔ تو انہوں نے اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی تو انہیں کڑک نے آپکڑا اور وہ دیکھ رہے تھے۔

فَمَا اسْتَطَاعُوْا مِنْ قِيَامٍ وَّمَا كَانُوْا مُنْتَصِرِيْنَ ۝۴۵ وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ

پھر نہ تو وہ کھڑے ہونے کی طاقت رکھتے تھے اور نہ ہی بدلہ لینے والے تھے۔ اور اس سے پہلے نوح (علیہ السلام) کی قوم کو (بھی ہلاک کیا تھا)

ع ۲ ۲۳ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝۴۶ وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْىدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ۝۴۷

بے شک وہ نافرمان لوگ تھے۔ اور آسمان کو ہم نے (اپنے) ہاتھوں (اپنی قوت) سے بنایا اور یقیناً ہم ہی وسعت دینے والے ہیں۔

وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ۝۴۸ وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ

اور زمین کو ہم نے فرش بنایا تو ہم کیا خوب بچھانے والے ہیں۔ اور ہم نے ہر چیز کے جوڑے پیدا فرمائے

لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝۴۹ فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۵۰

تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔ تو تم اللہ کی (اطاعت کی) طرف دوڑو بے شک میں اس کی طرف سے تمہیں واضح ڈرانے والا ہوں۔

اہم نکات

وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ؕ اِنِّیْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ۚ﴿۵۱﴾

اور اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ بناؤ بے شک میں اس کی طرف سے تمہیں واضح ڈر سنانے والا ہوں۔

كَذٰلِكَ مَاۤ اَتَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ۚ﴿۵۲﴾

اسی طرح ان سے پہلے لوگوں کی طرف جب بھی کوئی رسول آیا تو انہوں نے (بھی یہی) کہا (کہ یہ) جادوگر یا مجنون ہے۔

اَتَوَاصَوْا بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ۚ﴿۵۳﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ

کیا وہ لوگ ایک دوسرے کو اسی (بات) کی وصیت کرتے رہے (نہیں) بلکہ وہ سرکش لوگ تھے۔ تو (اے نبی ﷺ!) آپ ان سے رُخ پھیر لیجیے

فَمَاۤ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ۫﴿۵۴﴾ وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰی تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۵۵﴾

تو آپ پر کوئی ملامت نہیں ہے۔ اور آپ نصیحت کرتے رہیے تو بے شک نصیحت مومنوں کو فائدہ دیتی ہے۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ مَاۤ اُرِیْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ

اور میں نے جنّوں اور انسانوں کو صرف اس لئے پیدا فرمایا کہ وہ میری عبادت کریں۔ میں اُن سے کوئی رزق نہیں چاہتا

وَّمَاۤ اُرِیْدُ اَنْ یُّطْعِمُوْنِ ﴿۵۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِیْنُ ﴿۵۸﴾

اور نہ میں یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھلائیں۔ بے شک اللہ ہی سب سے بڑھ کر رزق دینے والا بڑی قوت والا مضبوط ہے۔

فَاِنَّ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ

تو بے شک جنہوں نے ظلم کیا اُن کے لئے (عذاب کا) ویسا ہی حصّہ ہے جیسا کہ ان کے (پچھلے) ساتھیوں کا حصّہ تھا

فَلَا یَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿۵۹﴾ فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا

تو وہ مجھ سے (عذاب کی) جلدی نہ کریں۔ تو ہلاکت ہے اُن لوگوں کے لئے جنہوں نے کفر کیا

مِنْ یَّوْمِهِمُ الَّذِیْ یُوْعَدُوْنَ ﴿۶۰﴾ ع ۳ ۱۴

اُن کے اُس دن (کے عذاب) سے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے۔

علم و عمل کی باتیں

۱- آخرت کے بارے میں غلط اندازے لگا کر اس کی تیاری سے غافل رہنا جہنم میں لے جانے کا سبب ہے۔(سورۃ الذاریات، آیات:۱۰تا۱۴)

۲- نیک اعمال کرنا، رات میں عبادت کرنا، مغفرت مانگنا، ضرورت مندوں پر خرچ کرنا اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نشانیوں میں غور و فکر کرنا پرہیز گاروں کی صفات ہیں انہی لوگوں کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ جنت کی نعمتوں اور خصوصی عنایات سے مشرف فرمائے گا۔(سورۃ الذاریات، آیات:۱۵تا۲۰)

۳- ہمارا اپنا وجود بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی قدرت کی ایک بڑی نشانی ہے۔(سورۃ الذاریات، آیت:۲۱)

۴- ملاقات کے موقع کا ایک ادب یہ ہے کہ گفتگو کا آغاز سلام سے کیا جائے۔(سورۃ الذاریات، آیت:۲۵)

۵- اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی نے کائنات کو پیدا فرمایا اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی اِسے وسعت عطا فرما رہا ہے۔(سورۃ الذاریات، آیت:۴۷)

۶- اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی حکمت سے ہر شے جوڑے کی شکل میں بنائی جس میں غور و فکر کا سامان موجود ہے۔(سورۃ الذاریات، آیت:۴۹)

۷- ہمیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رضا کے حصول کی طرف دوڑنا چاہیئے۔(سورۃ الذاریات، آیت:۵۰)

۸- نصیحت کرنا ایمان والوں کے لئے فائدہ مند ہے۔(سورۃ الذاریات، آیت:۵۵)

۹- جنّوں اور انسانوں کی تخلیق کا مقصد صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت کرنا ہے۔(سورۃ الذاریات، آیت:۵۶)

۱۰- ہم سب کا رازق اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہے جو بہت قوت والا ہے۔(سورۃ الذاریات، آیت:۵۸)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے سورت کے آغاز میں کس حقیقت کو واضح کرنے کے لئے قسمیں بیان فرمائی ہیں؟

(الف) بارش کی نعمت کے لئے　(ب) آندھی کے عذاب کے لئے　(ج) قیامت کے دن کے لئے

(۲) فرشتوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھر داخل ہوتے ہی کیا کیا؟

(الف) کھانا کھایا　(ب) سلام کیا　(ج) بیٹے کی بشارت دی

(۳) فرشتے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس سے کہاں گئے؟

(الف) حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کی طرف　(ب) قومِ عاد کی طرف　(ج) قومِ ثمود کی طرف

(۴) قومِ عاد پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کیا عذاب بھیجا؟

(الف) پانی کا طوفان　(ب) آندھی کا عذاب　(ج) زلزلہ کا عذاب

(۵) جنّوں اور انسانوں کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کیوں پیدا فرمایا؟

(الف) پڑھنے کے لئے　(ب) کاروبار کے لئے　(ج) عبادت کے لئے

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- پہلے رکوع میں متقین کی کون سی صفات بیان ہوئی ہیں؟

۲- دوسرے رکوع میں کن قوموں کا ذکر ہے؟

۳- حضرت موسیٰ علیہ السلام پر آلِ فرعون نے کیا الزام لگائے؟

۴- آیت نمبر ۵۰ میں حکم دیا گیا کہ "دوڑو اللہ کی طرف" اس پر کیسے عمل کیا جائے؟

۵- عبادت سے کیا مراد ہے؟

سوال ۳ نیچے دیئے گئے آیت نمبر کو متعلقہ الفاظ سے لکیر کھینچ کر ملائیے:

نمبر شمار	الف		ب
۱-	رات کو بہت کم سونا		آیت:۵۸
۲-	رزق دینے والا		آیت:۷
۳-	حد سے بڑھنے والے		آیت:۴۶
۴-	قومِ نوح علیہ السلام		آیت:۳۴
۵-	راستوں والا آسمان		آیت:۱۷

گھریلو سرگرمی

- ایک فہرست بنائیں کہ ہم کن کن طریقوں سے اللہ ﷻ کی عبادت کر سکتے ہیں؟
- آسمان پر نظر آنے والی اللہ ﷻ کی قدرت کی نشانیوں کی ایک فہرست بنائیں۔

- ملاقات کے آداب تحریر کیجیے۔

ملاقات کے آداب

نبی کریم ﷺ نے فرمایا "ملاقات کے وقت پہلے سلام کرنا چاہیئے اور اس کے بعد بات چیت کرنی چاہیئے سلام کرنے سے پہلے بات چیت شروع کر دینا اچھا نہیں"۔ (ترمذی شریف)

دستخط استاد مع تاریخ: ____________

دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: ____________

سبق:۹

سُوْرَةُ الطُّوْر

(سورت نمبر:۵۲، کل رکوع:۲، کل آیات:۴۹)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم ﷺ پر مکی زندگی کے درمیانی دور میں اسی زمانے میں نازل ہوئی جس میں سُوْرَةُ الذّٰرِیٰت نازل ہوئی۔ اس دور میں نبی کریم ﷺ کی مخالفت میں الزامات و اعتراضات کی بھرمار تھی۔

”طور“ وہ پہاڑ ہے جس پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا تھا۔ اس سورت میں بیان کیا گیا ہے کہ قیامت کا دن ضرور آکر رہے گا۔ اُس دن نافرمان اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے عذاب میں ہوں گے جبکہ فرماں بردار اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نعمتوں میں ہوں گے۔ اس سورت میں توحید، رسالت اور آخرت کے بارے میں مشرکین کے اعتراضات اور ان کے جوابات دیئے گئے ہیں اور انہیں عذاب پہنچنے کی خبر دی گئی ہے۔

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَالطُّوْرِ (۱) وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ (۲) فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ (۳) وَّالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ (۴) وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ (۵)
(کوہِ) طور کی قسم۔ اور لکھی ہوئی کتاب کی قسم۔ جو کھلے صحیفہ میں ہے۔ اور بیتِ معمور کی قسم۔ اور اونچی چھت کی قسم۔

وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ (۶) اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ (۷) مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ (۸) يَّوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا (۹)
اور اُبلتے ہوئے سمندر کی قسم۔ یقیناً آپ کے رب کا عذاب ضرور واقع ہونے والا ہے۔ اُسے کوئی روکنے والا نہیں۔ جس دن آسمان کانپ کر لرز اُٹھے گا۔

وَّتَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا (۱۰) فَوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ (۱۱) الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ (۱۲)
اور پہاڑ بڑی تیزی سے چلیں گے۔ تو اس دن جھٹلانے والوں کے لئے ہلاکت ہے۔ جو بیہودہ باتوں میں کھیل رہے ہیں۔

يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا (۱۳) هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ (۱۴)
جس دن انہیں دھکے دے کر جہنم کی آگ کی طرف دھکیلا جائے گا۔ (کہا جائے گا) یہ ہے وہ آگ جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے۔

اَفَسِحْرٌ هٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ (۱۵) اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْٓا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا ۚ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ ۭ
تو کیا یہ جادو ہے یا تم دیکھتے نہیں ہو؟ تم اس (جہنم) میں جھلس جاؤ پھر تم صبر کرو یا صبر نہ کرو تمہارے لئے برابر ہے

اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (۱۶) اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ (۱۷)
تمہیں انہی کاموں کا بدلہ دیا جائے گا جو تم کیا کرتے تھے۔ بے شک پرہیزگار باغوں اور نعمتوں میں ہوں گے۔

فٰكِهِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمْ رَبُّهُمْ ۚ وَوَقٰهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ (۱۸)
جو (نعمتیں) اُن کا رب اُنہیں عطا فرمائے گا اُن سے لطف اندوز ہو رہے ہوں گے اور اُن کا رب اُنہیں جہنم کے عذاب سے محفوظ فرمائے گا۔

اہم نکات

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۙ﴿۱۹﴾

(ان سے کہا جائے گا) خوب مزے سے کھاؤ اور پیو اُن اعمال کے بدلے میں جو تم کیا کرتے تھے۔

مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ ۚ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ﴿۲۰﴾

وہ قطاروں میں بچھے ہوئے تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے اور ہم بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں کے ساتھ ان کا نکاح کر دیں گے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ

اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے بھی ایمان میں ان کی پیروی کی تو ہم ان کی اولاد کو انھی کے ساتھ شامل فرما دیں گے

وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ كُلُّ امْرِیٍٔ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ﴿۲۱﴾ وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ

اور ان کے اعمال میں سے کچھ کمی نہ کریں گے ہر شخص اپنے عمل کے بدلے گروی ہے۔ اور ہم انہیں خوب عطا کریں گے میوے اور گوشت

مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۲۲﴾ يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَاْسًا

اس میں سے جو وہ چاہیں گے۔ اس (جنت) میں ایک دوسرے سے (دوستانہ) جھپٹ کر (شراب کا) پیالہ لے رہے ہوں گے

لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ ﴿۲۳﴾ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ

جس میں نہ کوئی بے ہودہ بات ہوگی اور نہ کوئی گناہ ہوگا۔ اور ان (کی خدمت) کے لئے نوجوان لڑکے ان کے ارد گرد پھر رہے ہوں گے

كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿۲۴﴾ وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَاۗءَلُوْنَ ﴿۲۵﴾ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ

ایسے (خوبصورت) جیسے وہ چھپا کر رکھے ہوئے موتی ہوں۔ اور وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر پوچھیں گے۔ وہ کہیں گے بے شک ہم اس سے پہلے

فِيْٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ ﴿۲۶﴾ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾

اپنے گھر والوں میں (اللہ کے عذاب سے) ڈرتے رہتے تھے۔ تو اللہ نے ہم پر احسان فرمایا اور ہمیں لُو کے عذاب سے بچا لیا۔

اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ ﴿۲۸﴾ ع ۱/۲۸

بے شک ہم اس سے پہلے اُسی (اللہ) سے دعائیں مانگا کرتے تھے بے شک وہی خوب احسان فرمانے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

فَذَكِّرْ فَمَآ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّلَا مَجْنُوْنٍ ﴿۲۹﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ

تو آپ نصیحت کیجیے تو آپ اپنے رب کے فضل سے نہ تو کاہن ہیں اور نہ ہی مجنون ہیں۔ کیا وہ (کفار) کہتے ہیں کہ (یہ) شاعر ہیں

نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ ﴿۳۰﴾ قُلْ تَرَبَّصُوْا

جن کے بارے میں ہم زمانہ کی گردش (موت) کا انتظار کر رہے ہیں۔ آپ فرما دیجیے تم انتظار کرو

فَاِنِّىْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ ﴿۳۱﴾ اَمْ تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَآ اَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿۳۲﴾

تو بے شک میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں۔ کیا ان کی عقلیں انہیں یہی سکھاتی ہیں یا وہ ہیں ہی سرکش لوگ۔

اَمۡ يَقُوۡلُوۡنَ تَقَوَّلَهٗ ۚ بَلۡ لَّا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿٣٣﴾ فَلۡيَاۡتُوۡا بِحَدِيۡثٍ مِّثۡلِهٖۤ

کیا وہ کہتے ہیں اس (رسول) نے اس (قرآن) کو خود گھڑ لیا ہے (نہیں) بلکہ وہ ایمان نہیں لاتے ہیں۔ تو چاہیئے کہ وہ اس جیسا کوئی کلام لے آئیں

اِنۡ كَانُوۡا صٰدِقِيۡنَ ﴿٣٤﴾ اَمۡ خُلِقُوۡا مِنۡ غَيۡرِ شَىۡءٍ اَمۡ هُمُ الۡخٰلِقُوۡنَ ﴿٣٥﴾ اَمۡ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ ۚ

اگر وہ سچے ہیں۔ کیا وہ کسی (خالق) کے بغیر ہی پیدا کیئے گئے ہیں یا وہ خود ہی (اپنے) خالق ہیں۔ کیا انہوں نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا ہے

بَلۡ لَّا يُوۡقِنُوۡنَ ﴿٣٦﴾ اَمۡ عِنۡدَهُمۡ خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمۡ هُمُ الۡمُصَۜيۡطِرُوۡنَ ﴿٣٧﴾

(ہرگز نہیں) بلکہ (اصل بات یہ ہے کہ) وہ یقین نہیں رکھتے۔ کیا ان کے پاس آپ کے رب کے خزانے ہیں یا وہ حاکم بنے ہوئے ہیں۔

اَمۡ لَهُمۡ سُلَّمٌ يَّسۡتَمِعُوۡنَ فِيۡهِ ۚ فَلۡيَاۡتِ مُسۡتَمِعُهُمۡ بِسُلۡطٰنٍ مُّبِيۡنٍ ﴿٣٨﴾

کیا ان کے پاس کوئی سیڑھی ہے (جس پر چڑھ کر) وہ اس (آسمان) میں باتیں سن لیتے ہیں؟ تو ان میں جو سننے والا ہے اُسے چاہیئے کہ کوئی واضح دلیل لے آئے۔

اَمۡ لَهُ الۡبَنٰتُ وَلَـكُمُ الۡبَنُوۡنَ ﴿٣٩﴾ اَمۡ تَسۡـئَلُهُمۡ اَجۡرًا فَهُمۡ مِّنۡ مَّغۡرَمٍ مُّثۡقَلُوۡنَ ﴿٤٠﴾

کیا اس (اللہ) کے لئے بیٹیاں ہیں اور تمہارے لئے بیٹے ہیں۔ کیا آپ ان سے کوئی اُجرت مانگتے ہیں کہ وہ تاوان کے بوجھ سے دبے جا رہے ہیں۔

اَمۡ عِنۡدَهُمُ الۡغَيۡبُ فَهُمۡ يَكۡتُبُوۡنَ ﴿٤١﴾ اَمۡ يُرِيۡدُوۡنَ كَيۡدًا ؕ فَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا هُمُ الۡمَكِيۡدُوۡنَ ﴿٤٢﴾

کیا ان کے پاس کوئی غیب (کا علم) ہے کہ وہ (اسے) لکھ لیتے ہیں۔ کیا وہ کوئی چال چلنا چاہتے ہیں تو جنہوں نے کفر کیا وہ خود ہی چال میں پھنسنے والے ہیں۔

اَمۡ لَهُمۡ اِلٰهٌ غَيۡرُ اللّٰهِ ؕ سُبۡحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشۡرِكُوۡنَ ﴿٤٣﴾

کیا اُن کے لئے اللہ کے سوا کوئی اور معبود ہے اللہ پاک ہے ہر اس چیز سے جسے وہ (اللہ کا) شریک ٹھہراتے ہیں۔

وَاِنۡ يَّرَوۡا كِسۡفًا مِّنَ السَّمَآءِ سَاقِطًا يَّقُوۡلُوۡا سَحَابٌ مَّرۡكُوۡمٌ ﴿٤٤﴾ فَذَرۡهُمۡ حَتّٰى يُلٰقُوۡا يَوۡمَهُمُ

اور اگر یہ آسمان کا کوئی ٹکڑا گرتا ہوا دیکھ لیں تو یہ کہیں گے کہ کوئی تہ بہ تہ (جما ہوا) بادل ہے۔ تو ان کو چھوڑ دیجیے یہاں تک کہ یہ اپنے اس دن سے جا ملیں

الَّذِىۡ فِيۡهِ يُصۡعَقُوۡنَ ﴿٤٥﴾ يَوۡمَ لَا يُغۡنِىۡ عَنۡهُمۡ كَيۡدُهُمۡ شَيۡـئًا وَّلَا هُمۡ يُنۡصَرُوۡنَ ﴿٤٦﴾

جس میں وہ بے ہوش کیئے جائیں گے۔ جس دن اُن کی کوئی چال اُن کے کام نہیں آئے گی اور نہ اُن کی کوئی مدد کی جائے گی۔

وَاِنَّ لِلَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا عَذَابًا دُوۡنَ ذٰلِكَ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿٤٧﴾

اور جن لوگوں نے ظلم کیا اُن کے لئے اِس کے علاوہ (دنیا میں) بھی عذاب ہے لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔

وَاصۡبِرۡ لِحُكۡمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعۡيُنِنَا وَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّكَ حِيۡنَ تَقُوۡمُ ﴿٤٨﴾

اور آپ اپنے رب کا حکم آنے تک صبر کیجیے تو بے شک آپ ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں اور جب بھی آپ اُٹھیں اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیجیے۔

ع ۲ ۲۱ وَمِنَ الَّيۡلِ فَسَبِّحۡهُ وَاِدۡبَارَ النُّجُوۡمِ ﴿٤٩﴾

اور رات میں بھی اس کی تسبیح کیجیے اور ستاروں کے چھپ جانے کے وقت بھی۔

علم و عمل کی باتیں

۱- اللہ ﷻ کے عذاب کو کوئی ٹالنے والا نہیں۔(سورۃ الطور، آیت:۸)
۲- قیامت کا دن حق کو جھٹلانے والوں کے لئے ہلاکت کا دن ہو گا۔(سورۃ الطور، آیت:۱۱)
۳- حق کو جھٹلانے والے اور جھوٹی باتوں میں پڑے کھیل کود کرنے والے قیامت کے دن اللہ ﷻ کے عذاب سے بچ نہیں سکیں گے۔ (سورۃ الطور، آیات:۱۱، ۱۲)
۴- قیامت کے دن جہنم کو نہ ماننے والے جہنم کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے اور پھر اس میں جھونک دیئے جائیں گے۔ (سورۃ الطور، آیات:۱۳ تا ۱۶)
۵- ایمان اور اعمال کے اعتبار سے قیامت کے دن انسانوں کا انجام بھی مختلف ہو گا۔ بدکار جہنم میں اور نیک لوگ جنت میں ہوں گے۔ (سورۃ الطور، آیات:۱۳ تا ۲۱)
۶- اللہ ﷻ مومن اولاد کو بھی نیک والدین کے ساتھ جنت کے اعلیٰ درجہ میں ساتھ ملادے گا اور ان کے مرتبہ میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔(سورۃ الطور، آیت:۲۱)
۷- جنت میں اہلِ ایمان کی مرضی اور خواہش کے مطابق سب کچھ عطا فرمایا جائے گا۔(سورۃ الطور، آیت:۲۲)
۸- اللہ ﷻ کے عذاب سے ڈرنے والے اور اللہ ﷻ سے دعا مانگنے والے قیامت کے دن اللہ ﷻ کے عذاب سے بچیں گے۔ (سورۃ الطور، آیات:۲۶ تا ۲۸)
۹- قرآنِ حکیم نہ شاعری ہے اور نہ کسی انسان کا بنایا ہوا کلام ہے بلکہ قرآنِ حکیم اللہ ﷻ کا کلام ہے۔(سورۃ الطور، آیات:۲۹ تا ۳۴)
۱۰- ہمیں صبح اٹھنے کے بعد اور رات کو بھی اللہ ﷻ کی حمد و تسبیح کرتے رہنا چاہیے۔(سورۃ الطور آیات:۴۸، ۴۹)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) بیت المعمور سے کیا مراد ہے؟
(الف) زمین پر موجود خانہ کعبہ (ب) آسمان پر موجود فرشتوں کا قبلہ (ج) فلسطین میں بیت المقدس

(۲) طور پہاڑ پر کس نبی علیہ السلام نے اللہ ﷻ سے کلام کیا؟
(الف) حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ (ب) حضرت ابراہیم علیہ السلام (ج) حضرت موسیٰ علیہ السلام

(۳) عذاب السموم سے کیا مراد ہے؟
(الف) آگ کا عذاب (ب) ہتھوڑوں کا عذاب (ج) گرم لُو کا عذاب

(۴) اس سورت میں قیامت کے دن آسمان کی کیا کیفیت بیان ہوئی؟

(الف) آسمان پھٹ جائے گا (ب) آسمان دروازے دروازے ہو جائے گا (ج) آسمان لرزنے لگے گا

(۵) جنت میں مومن والدین سے اولاد کا ملاپ کس بنیاد پر ہو گا؟

(الف) خونی رشتے کی وجہ سے (ب) ایمان کی وجہ سے (ج) والدین کی دعا کی وجہ سے

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- ابتداء میں اللہ ﷻ نے قیامت کے واقع ہونے پر کن چیزوں کی قسمیں ذکر فرمائی ہیں؟

۲- پہلے رکوع کی روشنی میں بیان کردہ متقین کے لئے جنت کی کن نعمتوں کا ذکر ہے؟

۳- پہلے رکوع میں اہل جنت کی آپس میں کس گفتگو کا تذکرہ کیا گیا ہے؟

۴- دوسرے رکوع کی روشنی میں مشرکین کے بیان کردہ کوئی تین اعتراضات بیان کریں؟

۵- آخری رکوع میں نبی کریم ﷺ کو کیا تلقین فرمائی گئی ہے؟

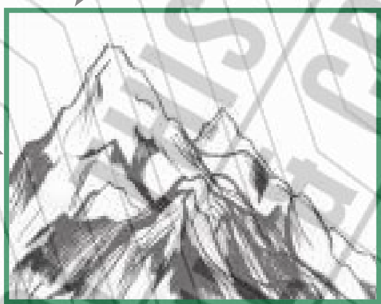
سوال ۳ ذیل میں دی گئی خالی جگہیں پُر کیجیے:

اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے بھی ______ میں ان کی پیروی کی تو ہم ان کی اولاد کو انھی کے ساتھ شامل فرمادیں گے اور ان کے ______ میں سے کچھ کمی نہ کریں گے ہر شخص اپنے عمل کے بدلے گروی ہے۔ اور ہم انہیں خوب عطا کریں گے ______ اور گوشت اس میں سے جو وہ چاہیں گے۔ اس (جنت) میں ایک دوسرے سے (دوستانہ) جھپٹ کر (شراب کا) پیالہ لے رہے ہوں گے جس میں نہ کوئی بے ہودہ بات ہوگی اور نہ کوئی ______ ہوگا۔ اور ان (کی خدمت) کے لئے ______ لڑکے ان کے اردگرد پھر رہے ہوں گے ایسے (خوبصورت) جیسے وہ چھپا کر رکھے ہوئے ______ ہوں۔ اور وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر پوچھیں گے۔ وہ کہیں گے بے شک ہم اس سے پہلے اپنے گھر والوں میں (اللہ کے عذاب سے) ڈرتے رہتے تھے۔ تو اللہ نے ہم پر احسان فرمایا اور ہمیں ______ کے عذاب سے بچالیا۔ بے شک ہم اس سے پہلے اُسی (اللہ) سے ______ مانگا کرتے تھے بے شک وہی خوب ______ فرمانے والا نہایت ______ فرمانے والا ہے۔

گھریلو سرگرمی

- رات کے مسنون اذکار پڑھنے کا خود بھی اہتمام کریں اور اپنے بہن بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دیں۔
- ایسے کاموں کی فہرست بنائیں جن سے ہم اور ہمارے والدین جنت میں ایک دوسرے کے ساتھ ہو جائیں۔

- طور پہاڑ کے بارے میں پانچ باتیں معلوم کر کے تحریر کریں۔



دستخط استاد مع تاریخ:

دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ:

سبق:۱۰

سُوْرَۃُ النَّجم

(سورت نمبر:۵۳، کل رکوع:۳، کل آیات:۶۲)

شانِ نزول اور تعارف: اس سورت کے نزول کا سبب یہ ہے کہ مشرکین نبی کریم ﷺ پر اعتراض کرتے تھے کہ آپ ﷺ نے (معاذاللہ) اس قرآن کو از خود بنالیا تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے سورۃ النجم نازل فرمائی جس میں یہ فرمایا گیا کہ آپ ﷺ اپنی خواہش سے کلام نہیں فرماتے بلکہ آپ ﷺ وہی فرماتے ہیں جو آپ ﷺ کی طرف وحی کیا جاتا ہے۔ اس سے یہ بات بھی واضح کر دی گئی کہ نبی کریم ﷺ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے جو احکام اور قصص وامثال بیان فرماتے ہیں یا جو کلام بھی آپ ﷺ فرماتے ہیں وہ سراسر وحی ہے اور آپ ﷺ اس میں سچے ہیں۔ کفار نبی کریم ﷺ کے بارے میں غلط فہمیاں پھیلا رہے تھے کہ آپ ﷺ (معاذاللہ) حق پر نہیں۔ اس سورت میں اس بات کی تردید کی گئی ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حرم شریف میں ایک بڑا مجمع تھا جس میں مسلمان و کفار سب ہی شامل تھے کہ نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ نے یہ سورت تلاوت فرمائی اور سورت کے آخر میں سجدہ فرمایا۔ لوگ اس سورت کے سننے میں اتنے مشغول ہوئے کہ مسلمانوں کے ساتھ سب کفار نے بھی سجدہ کیا سوائے ایک شخص کے، اس نے کچھ کنکریاں یا مٹی اٹھا کر اپنے چہرے پر رکھ لی اور کہا مجھے یہ کافی ہے۔ میں نے دیکھا کہ وہ بعد میں کفر کی حالت میں قتل کیا گیا۔ (صحیح بخاری) یہ پہلی سورت تھی جس میں آیت سجدہ نازل ہوئی۔

نَجْم "ستارہ" کو کہتے ہیں۔ چونکہ اس سورت کی پہلی ہی آیت میں ستارے کی قسم بیان فرما کر آپ ﷺ کی رسالت کی گواہی دی گئی ہے، اس لئے اس سورت کا نام سورۃ النجم ہے۔ اس سورۂ مبارکہ کا بنیادی موضوع نبی کریم ﷺ کی نبوت ورسالت کا حق ہونا ہے اس کے ساتھ واقعہ معراج کے خصوصی احوال کا ذکر فرما کر آپ ﷺ کی عظمت شان بیان فرمائی گئی ہے۔

سورت کے آغاز میں واقعہ معراج کے آسمانی سفر کا بیان ہے۔ اس سفر کے زمینی حصے کا ذکر سورۃ بنی اسرائیل ۱۷، آیت:۱ میں ہے۔ سفر معراج نبی کریم ﷺ کا عظیم الشان معجزہ ہے جس کے ذریعے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپ ﷺ کو خصوصی مقام ومرتبے سے نوازا۔ اس عظیم الشان سفر معراج میں حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔ سفر کے دوران ساتوں آسمانوں پر آپ ﷺ کی مختلف انبیاء کرام علیہم السلام سے ملاقاتیں بھی ہوئیں۔ ساتوں آسمانوں کے سفر کے بعد مقام سدرۃ المنتہیٰ آیا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی کہ اگر میں اس سے آگے ایک بال برابر بھی بڑھا تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی تجلی سے میرے پَر جل جائیں گے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے یہاں سے آگے کا سفر تنہا فرمایا۔ آپ ﷺ کو ربِ کائنات سے ملاقات اور ہم کلام ہونے کا خصوصی شرف حاصل ہوا۔ انوارِ باری تعالیٰ کے مشاہدہ کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ نے رب کی بڑی بڑی نشانیوں یعنی بُراق، ساتوں آسمانوں، انبیاء کرام علیہم السلام، فرشتوں، سدرۃ المنتہیٰ، جنت الماویٰ کو بھی دیکھا اور احوالِ جنت ودوزخ وغیرہ کا مشاہدہ بھی فرمایا۔

اس سورت میں نبی کریم ﷺ اور قرآنِ حکیم کے بارے میں شکوک وشبہات کو دور کیا گیا ہے۔ مشرکین کے باطل عقائد کا رد کیا گیا ہے۔ فرماں برداروں اور نافرمانوں کی صفات بیان کی گئی ہیں اور دین کی بنیادی تعلیمات جو پچھلی آسمانی کتابوں میں بھی تھیں ان کا بیان ہے۔ آخر میں قیامت کے ذکر اور اپنے رب کی بندگی بجالانے کے حکم پر سورت مکمل ہوتی ہے۔

نوٹ: واقعہ معراج کی مزید تفصیلات "مطالعہ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات حصہ پنجم" میں ملاحظہ فرمائی جاسکتی ہیں۔

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ۙ﴿١﴾ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ۚ﴿٢﴾
قسم ہے روشن ستارے کی جب وہ غروب ہو۔ تمہارے صاحب (نبی کریم ﷺ) نہ (راہِ حق کو) بھولے اور نہ (اس سے) ہٹے۔

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۗ﴿٣﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۙ﴿٤﴾ عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ۙ﴿٥﴾
اور وہ اپنی خواہش سے کلام نہیں کرتے۔ ان کا فرمان تو صرف وحی ہے جو (ان کی طرف) کی جاتی ہے۔ انہیں زبردست قوت والے (اللہ) نے سکھایا۔

ذُوْ مِرَّةٍ ۭ فَاسْتَوٰى ۙ﴿٦﴾ وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ۭ﴿٧﴾ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۙ﴿٨﴾
جو بڑا طاقتور ہے پھر وہ (اپنی شان کے لائق) جلوئی فرما ہوا۔ اور وہ (آسمان کے) بلند کنارے پر تھا۔ پھر وہ قریب آیا پھر وہ نزدیک ہوا۔

فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۚ﴿٩﴾ فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى ۭ﴿١٠﴾ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ
تو دو کمانوں کا فاصلہ رہ گیا یا اس سے بھی کم۔ تو (اللہ نے) اپنے بندے کی طرف وحی فرمائی جو بھی وحی فرمائی۔ دل نے اسے نہیں جھٹلایا

مَا رَاٰى ﴿١١﴾ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ﴿١٢﴾ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ۙ﴿١٣﴾
جو کچھ انہوں نے دیکھا۔ کیا پھر بھی تم ان سے اس پر جھگڑتے ہو؟ جو انہوں نے دیکھا۔ اور یقیناً انہوں نے اس کو ایک مرتبہ اور بھی دیکھا۔

عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ﴿١٤﴾ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ۭ﴿١٥﴾
سدرۃ المنتہیٰ کے پاس۔ اس کے پاس جنت الماویٰ (آرام سے رہنے کی جنت) ہے۔

اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ۙ﴿١٦﴾ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ﴿١٧﴾
جب کہ اس بیری پر چھا رہا تھا جو بھی چھا رہا تھا۔ اُن کی نگاہ نہ کسی اور طرف مائل ہوئی اور نہ حد سے بڑھی۔

لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ﴿١٨﴾ اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ﴿١٩﴾ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى ﴿٢٠﴾
یقیناً انہوں نے اپنے رب کی (قدرت کی) بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں۔ تو کیا تم نے لات وعزیٰ پر غور کیا؟ اور تیسری ایک اور (دیوی) منات پر۔

اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰى ﴿٢١﴾ تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى ﴿٢٢﴾ اِنْ هِيَ اِلَّآ اَسْمَآءٌ
کیا تمہارے لئے بیٹے ہیں اور اس (اللہ) کے لئے بیٹیاں ہیں؟ تب تو یہ بڑی ناانصافی کی تقسیم ہے۔ یہ تو صرف نام ہی ہیں

سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ۭ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ
جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لیئے ہیں اللہ نے ان کی کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی یہ لوگ صرف گمان کی پیروی کرتے ہیں

وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ ۚ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى ۭ﴿٢٣﴾
اور جو (اُن کے) نفس چاہتے ہیں اور یقیناً ان کے پاس آچکی ہے ان کے رب کی طرف سے ہدایت۔

اہم نکات



ع ۱ ۲۵ اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰى ﴿۲۴﴾ فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَ الْاُوْلٰى ﴿۲۵﴾ ع

کیا انسان کو وہ سب کچھ مل جاتا ہے جس کی وہ تمنا کرتا ہے؟ (نہیں) کیونکہ آخرت اور دنیا تو اللہ ہی کے اختیار میں ہیں۔

وَ كَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ

اور آسمانوں میں کتنے ہی فرشتے ہیں جن کی سفارش کچھ کام نہیں آسکتی مگر اس کے بعد کہ اللہ جس کے لئے چاہے اجازت دے دے

وَ يَرْضٰى ﴿۲۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ لَيُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى ﴿۲۷﴾

اور پسند فرمائے۔ بے شک جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ فرشتوں کے (نام) عورتوں کے نام (پر) رکھتے ہیں۔

وَمَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ ۚ وَاِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا ﴿۲۸﴾ ۚ

حالانکہ انہیں اس کا کچھ علم نہیں وہ صرف گمان کی پیروی کرتے ہیں اور بے شک گمان حق کے مقابلہ میں کچھ کام نہیں آتا۔

فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى ۙ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۲۹﴾ ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ؕ

تو آپ اس سے منہ پھیر لیجئے جس نے ہمارے ذکر سے منہ موڑ لیا اور وہ صرف دنیا ہی کی زندگی چاہتا ہے۔ ان کے علم کی انتہا یہی ہے

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۙ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ﴿۳۰﴾

بے شک آپ کا رب ہی (اسے) خوب جاننے والا ہے جو اس کے راستہ سے بھٹک گیا اور وہ اسے بھی خوب جانتا ہے جس نے ہدایت پائی۔

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۙ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا

اور اللہ کے لئے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمینوں میں ہے تاکہ جنھوں نے بُرائیاں کیں وہ انہیں اُن کے اعمال کا بدلہ دے

وَيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى ﴿۳۱﴾ ۚ اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ؕ

اور جنھوں نے نیکیاں کیں انہیں اچھا بدلہ دے۔ وہ لوگ جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے بچتے ہیں سوائے چھوٹے گناہوں کے

اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ

بے شک آپ کا رب وسیع مغفرت والا ہے وہ تمہیں خوب جانتا ہے جب اس نے تمہیں زمین (مٹی) سے پیدا فرمایا

وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ

اور جب تم بچے تھے اپنی ماؤں کے بطن میں تو تم اپنی پاکیزگی کے دعوے نہ کرو

ع ۲ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ﴿۳۲﴾ ع اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ تَوَلّٰى ﴿۳۳﴾ وَاَعْطٰى قَلِيْلًا وَّاَكْدٰى ﴿۳۴﴾

وہ خوب جانتا ہے کس نے پرہیز گاری اختیار کی۔ تو کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جس نے منہ پھیر لیا۔ اور اس نے تھوڑا سا (مال) دیا اور رُک گیا۔

اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرٰى ﴿۳۵﴾ اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ بِمَا فِيْ صُحُفِ مُوْسٰى ﴿۳۶﴾

کیا اس کے پاس غیب کا علم ہے؟ کہ وہ (سب کچھ) دیکھ رہا ہے۔ کیا اُسے ان باتوں کی خبر نہیں دی گئی؟ جو موسیٰ (علیہ السلام) کے صحیفوں میں (درج) ہے۔

اہم نکات

وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰىٓ ۳۷ اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۳۸

اور ابراہیم (علیہ السلام) کے صحیفوں میں بھی) جنہوں نے (اپنا عہد) پورا کیا۔ یہ کہ کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے (کے گناہوں) کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔

وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ۳۹ وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ۴۰

اور یہ کہ انسان کو وہی کچھ ملتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے۔ اور یہ کہ اُس کی کوشش عنقریب دیکھی جائے گی۔

ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ۴۱ وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ۴۲ وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى ۴۳

پھر اُسے اُس کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ اور یہ کہ (آخر کار سب کو) آپ کے رب ہی کی طرف پہنچنا ہے۔ اور بے شک وہی (رب) ہنساتا اور رُلاتا ہے۔

وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيَا ۴۴ وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ۴۵ مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ۴۶

اور بے شک وہی مارتا اور زندہ فرماتا ہے۔ اور بے شک اسی نے نر اور مادہ کے جوڑے پیدا فرمائے۔ ایک نطفہ سے جب وہ (رحم میں) ڈالا جاتا ہے۔

وَاَنَّ عَلَيْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ۴۷ وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَاَقْنٰى ۴۸

اور بے شک دوبارہ پیدا کرنا اسی پر ہے۔ اور بے شک وہی ہے جس نے غنی کیا اور دولت و ثروت عطا فرمائی۔

وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى ۴۹ وَاَنَّهٗٓ اَهْلَكَ عَادَا ۨالْاُوْلٰى ۵۰ وَثَمُوْدَا۟ فَمَآ اَبْقٰى ۵۱

اور بے شک وہی شِعریٰ (ستارے) کا رب ہے۔ اور بے شک وہی ہے جس نے عادِ اوّل کو ہلاک کیا۔ اور (قوم) ثمود کو بھی تو (کسی کو) باقی نہ چھوڑا۔

وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَاَطْغٰى ۵۲

اور (ان سے) پہلے نوح (علیہ السلام) کی قوم کو بھی (ہلاک کیا) بے شک وہ لوگ بڑے ہی ظالم اور بڑے ہی سرکش تھے۔

وَالْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰى ۵۳ فَغَشّٰىهَا مَا غَشّٰى ۵۴

اور اُس نے (لوط علیہ السلام کی قوم کی) اُلٹی ہوئی بستیوں کو (زمین پر) دے مارا۔ پھر اُس (عذاب) نے اُن (بستیوں) کو ڈھانپ لیا جو ڈھانپ کر ہی رہا۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى ۵۵ هٰذَا نَذِيْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى ۵۶

تو (اے انسان!) تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں میں شک کرو گے؟ یہ (رسول اکرم ﷺ) ایک ڈر سنانے والے ہیں پہلے ڈر سنانے والوں میں سے۔

اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ ۵۷ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ ۵۸

آنے والی (قیامت کی گھڑی) قریب آپہنچی۔ اللہ کے سوا اسے کوئی بھی ظاہر کرنے والا نہیں ہے۔

اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ ۵۹ وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ ۶۰ وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ۶۱

تو کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو۔ اور تم ہنستے ہو اور تم روتے نہیں۔ جبکہ تم (غفلت میں پڑے) کھیل کود رہے ہو۔

فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا ۶۲

تو اللہ کے لئے سجدہ کرو اور (اسی کی) عبادت کرو۔

السجدة
ع ۳

علم و عمل کی باتیں

۱۔ نبی کریم ﷺ جو بات بیان فرماتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی وحی کے مطابق ہوتی ہے۔ (سورۃ النجم، آیات: ۳، ۴)

۲۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ خدائی میں کوئی شریک نہیں ہے اور نہ ہی مشرکین کے پاس شرک کے لئے کوئی دلیل ہے۔ (سورۃ النجم، آیت: ۲۳)

۳۔ جب دنیا اور آخرت میں اصل اختیار اللہ تعالیٰ ہی کا ہے۔ تو عبادت بھی اسی کی کرنی چاہیئے وہی اس کا مستحق ہے۔ (سورۃ النجم، آیت: ۲۵)

۴۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے صرف وہی سفارش کر سکے گا جسے اللہ تعالیٰ حکم دے گا اور جس کے لئے سفارش کرنے کی اجازت دے گا۔ (سورۃ النجم، آیت: ۲۶)

۵۔ اللہ تعالیٰ سے غافل اور دنیا کو چاہنے والوں کے علم کی وسعت صرف دنیا کی زندگی تک محدود رہتی ہے۔ (سورۃ النجم، آیت: ۳۰)

۶۔ جو شخص بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے بچتا ہے اس کے چھوٹے گناہ اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے۔ (سورۃ النجم، آیت: ۳۲)

۷۔ ہمیں اپنی نیکیوں اور پاکیزگی کا زیادہ اظہار نہیں کرنا چاہیئے کیوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے تقویٰ سے خوب واقف ہے۔ (سورۃ النجم، آیت: ۳۲)

۸۔ دین اسلام کی بنیادی تعلیمات ہمیشہ سے ایک ہی رہی ہیں جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے صحیفوں اور قرآنِ حکیم میں ہے۔ (سورۃ النجم، آیات: ۳۶ تا ۳۷)

۹۔ روزِ قیامت ہر شخص اپنے اعمال کا جواب دہ ہو گا اور کوئی کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا۔ (سورۃ النجم، آیت: ۳۸)

۱۰۔ روزِ قیامت ہر شخص کو بدلہ میں وہی کچھ ملے گا جس کے لئے اُس نے دنیا میں محنت کی ہو گی۔ (سورۃ النجم، آیت: ۳۹)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) سورت کے آغاز میں آپ ﷺ کے کس سفر کا ذکر ہے؟

(الف) سفرِ معراج　(ب) سفرِ طائف　(ج) سفرِ شام

(۲) نبی کریم ﷺ ہمیشہ کس کے مطابق بات کرتے تھے؟

(الف) فرشتوں کی خواہشات کے مطابق　(ب) لوگوں کی خواہش کے مطابق　(ج) اللہ تعالیٰ کی وحی کے مطابق

(۳) قیامت کے دن انسان کس کا بوجھ اُٹھائے گا؟

(الف) دوسروں کا　(ب) صرف اپنا　(ج) رشتہ داروں کا

(۴) شِعریٰ کیا ہے؟

(الف) ستارہ　(ب) فرشتہ　(ج) جن

(۵) اہل ایمان کو سورت کے آخر میں کیا حکم دیا گیا؟

(الف) نماز اور روزہ کا　　(ب) صبر و شکر کا　　(ج) سجدہ وعبادت کا

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- مشرکین مکہ جن بتوں کو پوجتے تھے اُن کے نام پہلے رکوع کی روشنی میں تحریر کریں؟

۲- پہلے رکوع میں بتوں کی کیا حقیقت بیان فرمائی گئی ہے؟

۳- دوسرے رکوع میں آخرت کا انکار کرنے والوں کی کن بُرائیوں کا ذکر ہے؟

۴- تیسرے رکوع میں اللہ ﷻ کی بیان کردہ قدرتوں میں سے کسی تین کا ذکر کریں؟

۵- تیسرے رکوع میں ہلاک ہونے والی کن قوموں کا ذکر ہے؟

سوال ۳ ہم اپنا جائزہ لیں:

نمبر شمار	سوالات	کسی حد تک	بہت حد تک	نہیں
۱-	کیا میں وہم و گمان کی پیروی کرنے سے بچتا ہوں؟			
۲-	کیا میں بڑے گناہوں سے بچتا ہوں؟			
۳-	کیا میں بے حیائی کے کاموں سے بچتا ہوں؟			
۴-	کیا میں نے دنیا کے بجائے آخرت کو اپنا مقصد بنالیا ہے؟			
۵-	کیا میں اللہ ﷻ کی راہ میں مسلسل خرچ کرتا ہوں؟			
۶-	کیا میں تکبر کرنے سے بچتا ہوں؟			
۷-	کیا میں اللہ ﷻ سے ڈرتا ہوں؟			

گھریلو سرگرمی

❁ درج ذیل چارٹ میں ان سورتوں کے نام اور آیات کے نمبر تحریر کریں جن میں آیاتِ سجدہ آتی ہیں۔

نمبر شمار	سورت کا نام	آیت نمبر	نمبر شمار	سورت کا نام	آیت نمبر
۱	سورۃ الاعراف	۲۰۶	۲		
۳			۴		
۵			۶		
۷			۸		
۹			۱۰		
۱۱			۱۲		
۱۳			۱۴		

❁ اپنے گھر والوں سے کہیں کہ وہ سیرت النبی ﷺ کی کسی کتاب سے آپ ﷺ کی حیاتِ طیبہ کے مکی دور کا مطالعہ کرائیں نیز یہ بھی سمجھائیں کہ اس دور میں آپ ﷺ نے دین کی خاطر کن کن تکالیف کو صبر کے ساتھ برداشت فرمایا۔

❁ چھوٹے اور بڑے گناہوں کی کوئی دس دس مثالیں تحریر کیجیے۔

چھوٹے گناہ	بڑے گناہ
۱-	۱-
۲-	۲-
۳-	۳-
۴-	۴-
۵-	۵-
۶-	۶-
۷-	۷-
۸-	۸-
۹-	۹-
۱۰-	۱۰-

دستخط استاد مع تاریخ: ____________ دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: ____________

سبق:۱۱ — **سُوْرَةُ الْقَمَر** — (سورت نمبر:۵۴، کل رکوع:۳، کل آیات:۵۵)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم ﷺ پر مکی زندگی کے درمیانی دور میں اس وقت نازل ہوئی جب شق القمر کا واقعہ پیش آیا جس کا ذکر اس سورت کی پہلی آیت میں ہے۔ یہ واقعہ ہجرت سے ۵ سال پہلے مکہ مکرمہ میں مِنیٰ کے مقام پر پیش آیا تھا۔ یہ آخری رسول حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کی آمد اور آخری کتاب قرآنِ حکیم کے نزول کے بعد قربِ قیامت کی دلیل ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ "جب یہ سورت نازل ہوئی، اس وقت میں بچی تھی اور کھیلا کرتی تھی۔" (صحیح بخاری)

"قَمَـرْ" "چاند" کو کہتے ہیں۔ اس سورت کے آغاز میں شقِ قمر یعنی چاند کے دو ٹکڑے ہونے کا واقعہ بیان ہوا ہے۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم کی روایات کے مطابق اہلِ مکہ کے سامنے نبی اکرم ﷺ نے انگلی سے چاند کی طرف اشارہ کیا تو چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا۔ یہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ آپ ﷺ کا ایک معجزہ تھا۔ اس سورت میں عبرت کے طور پر پانچ نافرمان قوموں کا ذکر کیا گیا ہے۔ یعنی حضرت نوح علیہ السلام کی قوم، عاد، ثمود، حضرت لوط علیہ السلام کی قوم اور آلِ فرعون۔ بُرے انجام سے بچنے کے لئے سورت میں چار بار نصیحت حاصل کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔ بتایا گیا ہے کہ قرآنِ حکیم کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے نصیحت حاصل کرنے کے لئے آسان بنا دیا ہے۔ سورت کے آخری حصے میں آخرت کے بیان اور نافرمانوں کے عبرت ناک انجام کے ساتھ فرماں برداروں کے اچھے انجام کا ذکر کیا گیا ہے۔

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۝۱ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۝۲

قیامت قریب آگئی اور چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔ اور اگر وہ (کافر) کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو منہ موڑ لیتے ہیں اور کہتے ہیں یہ تو ہمیشہ سے چلا آتا ہوا جادو ہے۔

وَكَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ۝۳ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنَ الْاَنْۢبَآءِ مَا فِيْهِ مُزْدَجَرٌ ۝۴

اور انہوں نے (حق کو) جھٹلایا اور اپنی خواہشات کی پیروی کی اور ہر کام کا وقت مقرر ہے۔ اور یقیناً ان کے پاس ایسی خبریں آچکی ہیں جن میں عبرت ہے۔

حِكْمَةٌۢ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ ۝۵ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ

(یہ بیان) کامل حکمت کی بات ہے مگر ڈر سنانا ان کو کچھ فائدہ نہیں دیتا۔ تو آپ ان سے رُخ پھیر لیجیے

يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ اِلٰى شَيْءٍ نُّكُرٍ ۝۶ خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ

جس دن بلانے والا ایک (سخت) ناگوار چیز کی طرف بلائے گا۔ (تو) وہ اپنی آنکھیں جھکائے ہوئے قبروں سے (ایسے) نکلیں گے

كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ ۝۷ مُّهْطِعِيْنَ اِلَى الدَّاعِ ۭ يَقُوْلُ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ۝۸

جیسے وہ بکھری ہوئی ٹڈیاں ہوں۔ (وہ) پکارنے والے کی طرف دوڑ کر جا رہے ہوں گے کافر کہیں گے یہ بڑا سخت دن ہے۔

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ فَكَذَّبُوْا عَبْدَنَا وَقَالُوْا مَجْنُوْنٌ وَّازْدُجِرَ ۝۹

ان سے پہلے نوح (علیہ السلام) کی قوم نے بھی جھٹلایا تو انہوں نے ہمارے بندے (نوح علیہ السلام) کو جھٹلایا اور کہا کہ مجنون ہے اور انہیں دھمکیاں دی گئیں۔

فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ۝۱۰ فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ۝۱۱

تو انہوں نے اپنے رب سے دعا کی بے شک میں مغلوب ہوں پس تو ہی بدلہ لے۔ پھر ہم نے آسمان کے دروازے کھول دیئے زوردار بارش سے۔

وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰٓى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ۝۱۲ وَحَمَلْنٰهُ

اور ہم نے زمین میں چشمے جاری کر دیئے تو پانی اس کام کے لئے جمع ہو گیا جو مقرر ہو چکا تھا۔ اور ہم نے انہیں سوار کر لیا

عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ ۝۱۳ تَجْرِيْ بِاَعْيُنِنَا جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ ۝۱۴

تختوں اور کیلوں والی (کشتی) پر۔ وہ ہماری نگہبانی میں چلتی تھی (یہ سب) اس (رسول) کا بدلہ لینے کے لئے تھا جس کا انکار کیا گیا تھا۔

وَلَقَدْ تَّرَكْنٰهَآ اٰيَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝۱۵ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ۝۱۶

اور یقیناً ہم نے اسے نشانی کے طور پر چھوڑ دیا تو کیا کوئی ہے نصیحت حاصل کرنے والا؟ تو (دیکھ لو) میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا تھا۔

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝۱۷

اور یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لئے آسان فرما دیا تو کیا کوئی ہے نصیحت حاصل کرنے والا؟

كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ۝۱۸ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا

(قومِ) عاد نے (بھی) جھٹلایا تو (دیکھ لو) میرا عذاب اور ڈرانا کیسا تھا۔ بے شک ہم نے ان پر بھیجی تیز آندھی والی ہوا

فِيْ يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ۝۱۹ تَنْزِعُ النَّاسَ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ۝۲۰

ایک مسلسل نحوست کے دن میں۔ وہ لوگوں کو اُکھاڑ پھینکتی تھی گویا کہ وہ اُکھڑے ہوئے کھجور (کے درخت) کے تنے ہوں۔

فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ۝۲۱ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ

تو (دیکھ لو) میرا عذاب اور ڈرانا کیسا تھا۔ اور یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لئے آسان فرما دیا

فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝۲۲ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِالنُّذُرِ ۝۲۳ فَقَالُوْٓا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا ع ۱ / ۲۲

تو کیا کوئی ہے نصیحت حاصل کرنے والا؟ (قومِ) ثمود نے بھی ڈر سنانے والوں کو جھٹلایا۔ تو انہوں نے کہا کیا ایک آدمی جو ہم میں سے ہے

نَّتَّبِعُهٗٓ اِنَّآ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ۝۲۴ ءَاُلْقِيَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنْۢ بَيْنِنَا

ہم اس کی پیروی کریں یقیناً تب تو ہم ضرور گمراہی اور دیوانگی میں ہوں گے۔ کیا ہم سب میں سے اسی پر نصیحت اتاری گئی ہے؟

بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ ۝۲۵ سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْاَشِرُ ۝۲۶

(نہیں) بلکہ وہ بڑا جھوٹا تکبر کرنے والا ہے۔ انہیں کل (قیامت کے دن) معلوم ہو جائے گا کہ کون بڑا جھوٹا تکبر کرنے والا ہے۔

إِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ۲۷ وَنَبِّئْهُمْ

بے شک ہم اونٹنی بھیجنے والے ہیں ان کی آزمائش کے لئے تو (اے صالح) آپ اُن (کے انجام) کا انتظار کریں اور صبر کریں۔ اور ان کو بتادیں

أَنَّ الْمَآءَ قِسْمَةٌ بَيْنَهُمْ ۚ كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ۲۸ فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ

کہ ان کے (اور اونٹنی کے) درمیان پانی تقسیم کر دیا گیا ہے ہر ایک (اپنی) باری پر حاضر ہوگا۔ پھر انہوں نے اپنے ساتھی کو بلایا

فَتَعَاطٰى فَعَقَرَ ۲۹ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِىْ وَنُذُرِ ۳۰ إِنَّآ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَّاحِدَةً

تو اس نے ہاتھ بڑھایا پھر اس کی ٹانگیں کاٹ ڈالیں۔ تو (دیکھ لو) میرا عذاب اور ڈرانا کیسا تھا۔ بے شک ہم نے ان پر ایک چیخ بھیجی

فَكَانُوا كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ ۳۱ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ

تو وہ باڑ لگانے والے کے روندے ہوئے بھوسے کی طرح ہو گئے۔ اور یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لئے آسان فرما دیا

فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۳۲ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍۢ بِالنُّذُرِ ۳۳ إِنَّآ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا

تو کیا کوئی ہے نصیحت حاصل کرنے والا؟ لوط (علیہ السلام) کی قوم نے بھی ڈر سنانے والوں کو جھٹلایا۔ بے شک ہم نے ان پر پتھر برسانے والی آندھی بھیجی

إِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ۖ نَّجَّيْنٰهُمْ بِسَحَرٍ ۳۴ نِّعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا ۚ

سوائے لوط (علیہ السلام) کے گھر والوں کے ہم نے انہیں سحری کے وقت بچالیا۔ (یہ) ہماری طرف سے ایک نعمت تھی

كَذٰلِكَ نَجْزِىْ مَنْ شَكَرَ ۳۵ وَلَقَدْ أَنْذَرَهُمْ بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ۳۶

اسی طرح ہم (اسے) بدلہ دیتے ہیں جو شکر کرے۔ اور یقیناً (لوط علیہ السلام نے) اُنہیں ہماری پکڑ سے ڈرایا تھا تو انہوں نے ڈرانے والوں سے جھگڑا کیا۔

وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ عَنْ ضَيْفِهٖ فَطَمَسْنَآ أَعْيُنَهُمْ

اور یقیناً ان لوگوں نے (لوط علیہ السلام) سے ان کے مہمانوں کو (برے ارادہ سے) لینا چاہا تو ہم نے ان کی آنکھیں مٹا دیں

فَذُوْقُوْا عَذَابِىْ وَنُذُرِ ۳۷ وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ۳۸

تو میرے عذاب اور میرے ڈرانے کا مزہ چکھو۔ اور یقیناً ان پر صبح سویرے ہی نہ ٹلنے والا عذاب آ گیا۔

فَذُوْقُوْا عَذَابِىْ وَنُذُرِ ۳۹ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ

تو میرے عذاب اور میرے ڈرانے کا مزہ چکھو۔ اور یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لئے آسان فرما دیا

ع ۲ ۱۸ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۴۰ وَلَقَدْ جَآءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ۴۱ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا

تو کیا کوئی ہے نصیحت حاصل کرنے والا؟ اور یقیناً آئے آلِ فرعون کے پاس ڈر سنانے والے۔ انہوں نے ہماری تمام نشانیوں کو جھٹلا دیا

فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ۴۲

تو ہم نے انہیں ایک بہت غالب صاحب قدرت کی پکڑ (کی طرح) پکڑا۔

اہم نکات



اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ اُولٰٓئِكُمْ اَمْ لَكُمْ بَرَآءَةٌ فِي الزُّبُرِ ۚ﴿۴۳﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ

کیا تمہارے کفار اُن لوگوں سے اچھے ہیں؟ یا تمہارے لئے (آسمانی) کتابوں میں معافی (لکھی ہوئی) ہے؟ یا وہ کہتے ہیں

نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ﴿۴۴﴾ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ﴿۴۵﴾

ہم ایسی جماعت ہیں جو غالب رہے گی۔ عنقریب وہ جماعت شکست کھائے گی اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے۔

بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ ﴿۴۶﴾ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ

بلکہ ان کے وعدے کا وقت تو قیامت ہے اور قیامت بڑی سخت اور بڑی تلخ ہے۔ بے شک مجرم

فِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿۴۷﴾ يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ؕ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ﴿۴۸﴾

گمراہی اور دیوانگی میں ہیں۔ جس دن وہ اپنے چہروں کے بل آگ میں گھسیٹے جائیں گے (اور کہا جائے گا کہ) آگ کے چُھونے کا مزہ چکھو۔

اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ﴿۴۹﴾ وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ ﴿۵۰﴾

بے شک ہم نے ہر چیز کو ایک مقررہ اندازے کے مطابق پیدا فرمایا ہے۔ اور ہمارا حکم یک دَم ایسے پورا ہوتا ہے جیسے آنکھ کا جھپکنا۔

وَلَقَدْ اَهْلَكْنَآ اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۵۱﴾ وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ فِي الزُّبُرِ ﴿۵۲﴾

اور یقیناً ہم تمہارے جیسے لوگوں کو ہلاک کر چکے ہیں تو کیا کوئی ہے نصیحت حاصل کرنے والا؟ اور جو کچھ انہوں نے کیا اعمال ناموں میں (درج) ہے۔

ع ۱۵ ۳ وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ ﴿۵۳﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ﴿۵۴﴾ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿۵۵﴾ ع

ہر چھوٹا اور بڑا (عمل) لکھ دیا گیا ہے۔ بے شک پرہیز گار باغوں اور نہروں میں ہوں گے۔ عزت والے مقام میں قدرت والے بادشاہ کے پاس۔

علم و عمل کی باتیں

۱- اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام کو ان کی نبوت کے دعویٰ کی دلیل اور تصدیق کے طور پر معجزات عطا فرمائے ہیں۔ خاص کر ہمارے پیارے رسول حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو، شقِّ قمر (چاند دو ٹکڑے ہونے) کا معجزہ عطا ہوا۔ (سورۃ القمر، آیات: ۱تا۲)

۲- قرآنِ حکیم میں سابقہ قوموں کا ذکر اس لئے کیا گیا ہے کہ ہم اُن کے انجام سے سبق حاصل کریں۔ (سورۃ القمر، آیت: ۴)

۳- نافرمان قومیں اللہ تعالیٰ کی واضح نشانیوں سے فائدہ نہیں اٹھاتیں اور عذاب سے دوچار ہو جاتی ہیں۔ (سورۃ القمر، آیت: ۵)

۴- قیامت کے دن جب صور پھونکا جائے گا تو لوگ اپنی قبروں سے نکل کر میدانِ حشر میں جمع ہوں گے۔ کافروں کے لئے وہ بہت سخت دن ہوگا۔ (سورۃ القمر، آیات: ۶تا۸)

۵- انبیاء کرام علیہم السلام کا انکار کرنے والے دنیا و آخرت میں نقصان اٹھاتے ہیں۔ (سورۃ القمر، آیات: ۹تا۴۳)

۶- اللہ تعالیٰ نے قرآنِ حکیم کو نصیحت حاصل کرنے کے لئے آسان بنا دیا ہے۔ ہمیں قرآنِ حکیم سے نصیحت حاصل کرنی چاہیے۔ (سورۃ القمر، آیات: ۱۷، ۲۲، ۳۲، ۴۰)

۷- دنیا میں مجرم گمراہی اور گناہوں کے جنون میں مبتلا ہیں اور قیامت کے دن جہنم میں ڈالے جائیں گے۔ (سورۃ القمر، آیات: ۴۷، ۴۸)

۸- اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر فرمایا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کا عذاب اور قیامت بھی اللہ تعالیٰ کے مقرر کیے ہوئے وقت پر آئے گی۔ (سورۃ القمر، آیت: ۴۹)

۹- ہمارا ہر چھوٹا بڑا عمل ہمارے نامۂ اعمال میں لکھا جا رہا ہے۔ (سورۃ القمر، آیات ۵۲، ۵۳)

۱۰- پرہیز گاری اختیار کرنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں عزت والا مقام ہے۔ (سورۃ القمر، آیات: ۵۴، ۵۵)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) چاند کے پھٹ جانے کا معجزہ دیکھ کر کفار نے کیا کہا؟

(الف) یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا معجزہ ہے　(ب) یہ اتفاقی واقعہ ہے　(ج) یہ جادو ہے

(۲) قرآن حکیم کو اللہ تعالیٰ نے کس حوالے سے آسان فرما دیا ہے؟

(الف) پڑھنے کے لئے　(ب) یاد رکھنے کے لئے　(ج) نصیحت حاصل کرنے کے لئے

(۳) قومِ ثمود نے اپنے رسول حضرت صالح علیہ السلام پر کیا الزام لگایا؟ (معاذ اللہ)

(الف) پاگل اور مجنون ہونے کا　(ب) جھوٹا اور شیخی خورا ہونے کا　(ج) کاہن اور جادو گر ہونے کا

(۴) حضرت لوط علیہ السلام کی قوم پر اللہ تعالیٰ کا عذاب کس وقت نازل ہوا؟

(الف) رات ہوتے ہی　(ب) صبح ہوتے ہی　(ج) دوپہر ہوتے ہی

(۵) قیامت کا قائم کرنا اللہ تعالیٰ کے لئے ایسے ہی آسان ہے جیسے کہ؟

(الف) تالی بجانا　(ب) پلک جھپکنا　(ج) ہاتھ سے اشارہ کر دینا

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- پہلے رکوع کی روشنی میں بیان کیجیے کہ آخرت کے دن انسانوں کا کیا حال ہو گا؟

۲- اس سورت میں کن نافرمان قوموں کا ذکر کیا گیا ہے؟

۳- حضرت نوح علیہ السلام نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے کیا دعا مانگی؟

۴- آخری رکوع میں مُجرموں کا کیا انجام بیان ہوا ہے؟

۵- آخر میں متّقین کا کیا انجام بیان ہوا ہے؟

سوال ۳ اس سورت کی روشنی میں صحیح (✓) یا غلط (✗) کے نشانات کے ذریعے اپنے جوابات واضح کیجیے:

نمبر شمار	قوم	عذاب	صحیح	غلط
۱	حضرت نوح علیہ السلام کی قوم	زوردار زلزلہ		
۲	قومِ عاد	تیز آندھی والی ہوا		
۳	قومِ ثمود	چیخ		
۴	حضرت لوط علیہ السلام کی قوم	آگ برسانے والی آندھی		

گھریلو سرگرمی

❁ چاند اللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ چاند سے ہمیں کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں؟

____
____
____
____
____
____

❁ اللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی نے اس سورت میں قرآنِ حکیم کے آسان ہونے کا چار مرتبہ ذکر فرمایا ہے۔ قرآنِ حکیم کس طرح نصیحت حاصل کرنے کے لئے آسان ہے ایک نوٹ تحریر کریں؟

❁ حکمت کے حوالے سے کوئی دو مقام قرآنِ حکیم سے تلاش کیجیے:

حکمت

سورۃ: ____________
آیت نمبر: ____________
ترجمہ:
____
____
____

سورۃ: ____________
آیت نمبر: ____________
ترجمہ:
____
____
____

دستخط استاد مع تاریخ: ____________

دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: ____________

سبق:۱۲

سُوْرَةُ الرَّحْمٰن

(سورت نمبر:۵۵،کل رکوع:۳،کل آیات:۷۸)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم ﷺ کی مکی زندگی کے درمیانی دور میں نازل ہوئی۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بالکل ابتدائی ایام میں حرم کعبہ میں جا کر مقام ابراہیم کے پاس اس سورت کی تلاوت کی تھی۔ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک روز صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپس میں گفتگو کر رہے تھے کہ قریش نے آج تک قرآنِ حکیم کو سنا نہیں، بغیر سنے اس کی مخالفت کرتے رہتے ہیں۔ اگر کوئی صاحب ہمّت کر کے اور بلند آواز سے ان کو قرآنِ حکیم سنائیں تو کتنا اچھا ہو۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا یہ سعادت میں حاصل کروں گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے انہیں اس وجہ سے منع کیا کہ کفار انہیں کمزور اور ضعیف سمجھ کر مار پیٹ کریں گے۔ کسی ایسے آدمی کو یہ فریضہ انجام دینا چاہیے جس کا قبیلہ زور آور ہو لیکن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کی ایک نہ سنی۔ اٹھے، مقام ابراہیم کے پاس جا کر کھڑے ہو گئے۔ اور اپنی خوبصورت آواز سے بلند آواز میں سورۃ الرحمٰن کی تلاوت شروع کر دی۔ قریش کو جب پتہ چلا کہ یہ قرآنِ حکیم کی تلاوت کر رہے ہیں تو اُٹھ کھڑے ہوئے اور اُن کے قریب آکر مارنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ ان کا چہرہ زخمی ہو گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ سورت مکہ مکرمہ میں اس واقعہ سے پہلے نازل ہو چکی تھی۔

یہ قرآنِ حکیم کی حسین ترین سورت ہے جسے "عروس القرآن" یعنی قرآنِ حکیم کی دلہن بھی کہا گیا ہے۔ (بیہقی) اس سورت میں آیت "فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ" ۳۱ مرتبہ دہرائی گئی ہے۔ اس سورت میں جنّات اور انسانوں دونوں سے خطاب ہے۔ اس سورت میں عظمتِ قرآن حکیم اور قدرتِ باری تعالیٰ کا بیان ہے۔ اہل جہنم اور اہل جنت کا ذکر تفصیل سے کیا گیا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس آئے اور ان کے سامنے سورۃ الرحمٰن شروع سے آخر تک پڑھی، لوگ (سن کر) خاموش رہے، آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے یہ سورت جنات سے ملاقات والی رات میں جنات کو پڑھ کر سنائی تو انہوں نے مجھے تم سے بہتر جواب دیا، جب بھی میں پڑھتا ہوا آیت فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پر پہنچتا تو وہ کہتے لَا بِشَيْءٍ مِنْ نِّعَمِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ فَلَكَ الْحَمْدُ" اے ہمارے رب! ہم تیری نعمتوں میں سے کسی نعمت کا بھی انکار نہیں کرتے، تیرے ہی لئے ساری تعریفیں ہیں۔" (جامع ترمذی)

اسی طرح بحار الانوار میں بھی اسی مفہوم کی روایت ہے کہ جب یہ آیت پڑھی گئی تو جنات نے جواب دیا "لَا وَلَا شَيْءَ مِنْ اٰلَآءِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ"

اسی طرح امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جو شخص سورۂ رحمٰن کی تلاوت کرے اسے چاہیے کہ وہ "فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ" کے بعد کہا کرے "لَا شَيْءَ مِنْ اٰلَآءِكَ رَبِّ اُكَذِّبُ"۔ (اصول کافی)

اَعُوْذُ	بِاللّٰهِ	مِنَ	الشَّيْطٰنِ	الرَّجِيْمِ	بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

اَلرَّحْمٰنُ ۙ۝۱ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ؕ۝۲ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ۝۳ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝۴ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ

رحمٰن نے (اپنے رسول ﷺ کو) قرآن سکھایا۔ اسی نے (اس کامل) انسان کو پیدا کیا۔ (اور) انہیں بیان سکھایا۔ سورج اور چاند

بِحُسْبَانٍ ۝۵ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ۝۶ وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ۙ۝۷

ایک مقررہ حساب سے چل رہے ہیں۔ اور بیلیں اور درخت (اللہ کو) سجدہ کرتے ہیں۔ اور اسی نے آسمان کو بلند فرمایا اور اسی نے ترازو قائم فرمائی۔

اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ ۝٨ وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ۝٩ وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ۝١٠

تاکہ تم تولنے میں زیادتی نہ کرو۔ اور تم انصاف کے ساتھ وزن کو قائم کرو اور تول میں کمی نہ کرو۔ اور اسی نے زمین کو مخلوق کے لئے بچھا دیا۔

فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ۝١١ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ۝١٢

اس میں میوے ہیں اور خوشوں والی کھجوریں ہیں۔ اور بھوسہ والا غلّہ اور خوشبودار پھول بھی۔

فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝١٣ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۝١٤

تو (اے گروہِ جن و انس) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ اُس (اللہ) نے انسان کو ٹھیکرے کی طرح بجتی ہوئی مٹی سے پیدا فرمایا۔

وَخَلَقَ الْجَاۗنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ۝١٥ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝١٦

اور اس نے جنّات کو پیدا فرمایا آگ کے شعلے سے۔ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ۝١٧ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝١٨

(وہی) دونوں مشرقوں کا رب اور (وہی) دونوں مغربوں کا رب ہے۔ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ۝١٩ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ۝٢٠

اس نے دو سمندر جاری فرمائے جو آپس میں مل جاتے ہیں۔ ان دونوں کے درمیان ایک آڑ ہے کہ وہ دونوں (اپنی) حد سے نہیں بڑھتے۔

فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٢١ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ۝٢٢

تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ دونوں (سمندروں) سے موتی نکلتے ہیں اور مونگے۔

فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٢٣ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ۝٢٤

تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ اور جہاز بھی اُسی کے ہیں جو سمندر میں اُونچے کھڑے ہیں پہاڑوں کی طرح۔

ع

فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٢٥ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝٢٦

تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ہر ایک جو اس (زمین) پر ہے فنا ہونے والا ہے۔

وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۝٢٧ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٢٨

اور آپ کے رب کی ذات باقی رہے گی جو جلال والی اور عزت والی ہے۔ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

يَسْـَٔلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ ۝٢٩ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٣٠

جو آسمانوں اور زمینوں میں ہیں سب اُسی سے مانگتے ہیں وہ ہر آن نئی شان میں ہے۔ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ۝٣١ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٣٢

ہم عنقریب تمہاری طرف توجہ فرمائیں گے اے (جن وانس کی) دو بھاری جماعتو! تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ

اے گروہِ جن وانس! اگر تم قدرت رکھتے ہو کہ باہر نکل سکو آسمانوں اور زمینوں کے کناروں سے تو نکل جاؤ

لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۚ﴿۳۳﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۳۴﴾

تم (ہماری عطا کردہ) طاقت کے بغیر نہیں نکل سکتے۔ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

یُرْسَلُ عَلَیْکُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۚ﴿۳۵﴾

تم دونوں پر چھوڑا جائے گا آگ کا شُعلہ اور دُھواں پھر تم دونوں بچ نہیں سکو گے۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۳۶﴾ فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَکَانَتْ وَرْدَةً کَالدِّهَانِ ۚ﴿۳۷﴾

توتم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ پھر جب آسمان پھٹ جائے گا تو وہ (سرخ) گلاب ہو جائے گا سرخ چمڑے کی طرح۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۳۸﴾ فَیَوْمَئِذٍ لَّا یُسْـَٔلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ۚ﴿۳۹﴾

توتم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ تواس دن نہ کسی انسان سے اس کے گناہ کے بارے میں پوچھا جائے گا اور نہ کسی جن سے۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۴۰﴾ یُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِیْمٰهُمْ

تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ مجرموں کو پہچان لیا جائے گا ان (کے چہروں) کی علامتوں سے

فَیُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِیْ وَالْاَقْدَامِ ۚ﴿۴۱﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۴۲﴾

پھر انہیں پیشانی کے بالوں اور پاؤں سے پکڑا جائے گا۔ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِیْ یُکَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ یَطُوْفُوْنَ بَیْنَهَا وَبَیْنَ حَمِیْمٍ اٰنٍ ﴿۴۴﴾

(کہا جائے گا) یہ ہے وہ جہنم جسے مُجرم جھٹلاتے تھے۔ وہ چکر لگائیں گے اس (جہنم) کے اور کھولتے ہوئے گرم پانی کے درمیان۔

ع ۲ ۲۰ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۴۵﴾ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۚ﴿۴۶﴾

توتم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ اور جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا اُس کے لئے دو باغ ہوں گے۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۴۷﴾ ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ ۚ﴿۴۸﴾

تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ دونوں (باغ) خوب شاخوں والے ہوں گے۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۴۹﴾ فِیْهِمَا عَیْنٰنِ تَجْرِیٰنِ ۚ﴿۵۰﴾

تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ان دونوں (باغوں) میں دو چشمے جاری ہوں گے۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۵۱﴾ فِیْهِمَا مِنْ کُلِّ فَاکِهَةٍ زَوْجٰنِ ۚ﴿۵۲﴾

تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ان دونوں میں ہر پھل کی دو دو قسمیں ہوں گی۔

اہم نکات

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٣﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى فُرُشٍۢ بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ

تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ (جنتی لوگ) ایسے بستروں پر تکیہ لگائیں ہوں گے جن کے استر موٹے ریشم کے ہوں گے

وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ﴿٥٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٥﴾

اور دونوں باغوں کے پھل قریب (جھک رہے) ہوں گے۔ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿٥٦﴾

ان میں نیچی نگاہ والی (حوریں) ہوں گی جنہیں ان سے پہلے نہ کسی انسان نے چُھوا ہو گا اور نہ کسی جن نے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٧﴾ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ﴿٥٨﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٩﴾

تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ گویا وہ یاقوت اور مرجان ہیں۔ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ﴿٦٠﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦١﴾ وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ﴿٦٢﴾

نیکی کا بدلہ احسان کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ اور ان دو کے علاوہ دو باغ اور بھی ہوں گے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٣﴾ مُدْهَآمَّتٰنِ ﴿٦٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٥﴾

تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ دونوں گہرے سبز سیاہی مائل ہیں۔ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

فِيْهِمَا عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ﴿٦٦﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٧﴾ فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ﴿٦٨﴾

ان میں دو اُبلتے ہوئے چشمے ہوں گے۔ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ان میں پھل اور کھجوریں اور انار ہوں گے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٩﴾ فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ﴿٧٠﴾

تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ان میں خوب سیرت اور خوب صورت عورتیں ہوں گی۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧١﴾ حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ ﴿٧٢﴾

تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ایسی حوریں جو خیموں میں محفوظ (پردہ نشین) ہوں گی۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٣﴾ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿٧٤﴾

تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ جنہیں ان سے پہلے نہ کسی انسان نے چُھوا ہو گا اور نہ کسی جن نے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٥﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ﴿٧٦﴾

تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ (جنتی لوگ) تکیہ لگائے (بیٹھے ہوں گے) سبز قالینوں اور نہایت نفیس عمدہ بچھونوں پر۔

ع ٣ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٧﴾ تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿٧٨﴾

تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ آپ کے رب کا نام بہت برکت والا ہے جو جلال والا اور عزت والا ہے۔

اہم نکات



علم وعمل کی باتیں

۱- رحمٰن یعنی اللہ تعالیٰ نے بہترین مخلوق، کامل ترین انسان اپنے محبوب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہترین کلام قرآن عطا فرمایا۔ ہمیں چاہیئے کہ اپنی بہترین صلاحیتوں کو اس کے سیکھنے اور سکھانے کے لئے استعمال کریں۔ (سورۃ الرحمٰن، آیات: ۱ تا ۴)

۲- سورج، چاند ستارے، آسمان، زمین، حیوانات، نباتات وغیرہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور قدرتوں کے شاہکار ہیں۔ ہمیں ان نعمتوں پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔ (سورۃ الرحمٰن، آیات: ۵ تا ۱۳)

۳- اللہ تعالیٰ نے پوری کائنات کو عدل اور توازن کے ساتھ پیدا فرمایا ہے۔ ہمیں بھی کسی کے ساتھ زیادتی نہیں کرنی چاہیئے۔ (سورۃ الرحمٰن، آیات ۷ تا ۹)

۴- ہمیں اللہ تعالیٰ کی کسی بھی نعمت کی ناشکری نہیں کرنی چاہیئے۔ (سورۃ الرحمٰن، آیات: ۱۳ تا ۷۷)

۵- انسان اور جنّات دونوں صاحبِ اختیار مخلوقات ہیں۔ وہ دونوں چاہیں تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں یا ناشکری کریں۔ (سورۃ الرحمٰن، آیات: ۱۴ تا ۱۶)

۶- یہ کائنات اور اس کا پورا نظام ایک اللہ تعالیٰ کی پہچان ہے۔ (سورۃ الرحمٰن، آیات: ۱۷ تا ۲۸)

۷- اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا سب کچھ فنا ہو جانے والا ہے۔ وہ بڑی شان اور عظمت والا ہے۔ (سورۃ الرحمٰن، آیات: ۲۶، ۲۷)

۸- آسمان اور زمین والے سب اللہ تعالیٰ ہی کے محتاج ہیں۔ (سورۃ الرحمٰن، آیت: ۲۹)

۹- اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرنے والوں کے لئے دو جنتیں ہیں۔ (سورۃ الرحمٰن، آیت: ۴۶)

۱۰- نیکی کا بدلہ تو عمدہ اور اچھا ہی ہوتا ہے۔ (سورۃ الرحمٰن، آیت: ۶۰)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) اللہ تعالیٰ نے جنات کو کس چیز سے پیدا فرمایا؟

(الف) مٹی　　(ب) پانی　　(ج) آگ

(۲) سمندر کا کیا فائدہ بیان کیا گیا ہے؟

(الف) پانی حاصل ہوتا ہے　　(ب) موتی اور مونگے حاصل ہوتے ہیں　　(ج) مچھلیاں حاصل ہوتی ہیں

(۳) قیامت کے دن مجرموں کو کیسے پہچانا جائے گا؟

(الف) اُن کے چہروں سے　　(ب) اُن کے نامۂ اعمال سے　　(ج) اُن کے اعمال کے وزن سے

(۴) میدانِ حشر میں اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرنے والوں کے لئے کیا انعام ہوگا؟

(الف) ایک نہایت سبز جنت　　(ب) دو محل　　(ج) دو جنتیں

(۵) بڑی شان اور عظمت والے اللہ تعالیٰ کا نام کیسا ہے؟

(الف) بہت برکت والا ہے　　(ب) بہت شان والا ہے　　(ج) بہت خوبصورت ہے

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- پہلے رکوع میں میزان (ترازو) کے بارے میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کیا فرمایا ہے؟

۲- پہلے رکوع میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی کئی نعمتوں کا بیان ہے ان میں سے پانچ کو تحریر کریں؟

۳- دوسرے رکوع میں جِنّات اور انسانوں کی بے بسی کا ذکر کیسے کیا گیا ہے؟

۴- دوسرے رکوع میں مجرموں کا کیا انجام بیان کیا گیا ہے؟

۵- تیسرے رکوع میں بیان کردہ اہل جنت پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے کوئی چار انعامات کا ذکر کریں؟

سوال ۳ تیسرے رکوع میں دو باغوں کا ذکر ہے۔ ان کی خصوصیات تحریر کیجیے:

گھریلو سرگرمی

- ایک چارٹ پر "فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ" مختلف رنگوں سے خوبصورتی کے ساتھ تحریر کرکے کوئی دس نعمتوں کی تصاویر چسپاں کریں جو اس سورت میں ذکر کی گئی ہیں۔ ان میں کسی ایک کا ماڈل بنا کر کمرۂ جماعت میں لا کر سب کو دکھائیں۔
- والدین کی مدد سے کوئی دو اور سورتیں تلاش کریں جن میں ایک آیت کئی مرتبہ دہرائی گئی ہو۔

سورت کا نام: ____________
آیت نمبر: ____________

سورت کا نام: ____________
آیت نمبر: ____________

- آیات: ۱۹ اور ۲۰ میں بیان کی گئی بات کا مشاہدہ دنیا کے کئی مقامات پر کیا جا سکتا ہے جہاں میٹھا اور کھارا پانی آپس میں باہم مل کر چلتے ہیں۔ آپ کوئی دو مقام تلاش کر کے علاقہ اور دریا کا نام لکھیے۔


____


____

دستخط استاد مع تاریخ: ____________
دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: ____________

سبق:۱۳۰

سُوْرَةُ الْوَاقِعَة

(سورت نمبر:۵۶، کل رکوع:۳، کل آیات:۹۶)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم ﷺ کی مکی زندگی کے درمیانی دور میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے سے پہلے نازل ہو چکی تھی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا واقعہ سن ۶ نبوی کا ہے۔ جب آپ رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ آپ رضی اللہ عنہ کے بہنوئی اور بہن ایمان لا چکے ہیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے دونوں پر تشدد کیا جس سے آپ رضی اللہ عنہ کی بہن کا سر پھٹ گیا اور خون بہنے لگا۔ مگر بہن نے ان کے سارے تشدد کے باوجود صبر کیا اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور اس کے پیارے رسول ﷺ پر ایمان لانے کا برملا اعلان کیا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی تمام تر سختی کے باوجود اس پر استقامت اختیار کی۔ اس سے آپ رضی اللہ عنہ کا دل بہت متاثر ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے وہ کتاب دکھاؤ جو تم پڑھ رہے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی بہن فرمانے لگیں: "اے عمر! تم مشرک ہو اور مشرک ناپاک ہوتا ہے۔ وَاِنَّهٗ لَا یَمَسُّهَاۤ اِلَّا الطَّاهِرُ اور بے شک اس (صحیفہ) کو صرف پاک شخص ہی ہاتھ لگا سکتا ہے"۔ یہی مفہوم اسی سورت کی آیت:۷۹ میں لَا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ کے الفاظ کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ اس وقت یہ سورت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ایمان لانے سے پہلے نازل ہو چکی تھی۔

"اَلْوَاقِعَة" قیامت کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ اس کے معنی "واقع ہونے والی" ہیں۔ آغاز میں بتایا گیا ہے کہ قیامت کے روز انسانوں کو تین گروہوں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔ ایک گروہ کامیاب ہونے والوں کا ہو گا جن کو ان کا نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ دوسرا گروہ ناکام ہونے والوں کا ہو گا جن کا نامۂ اعمال ان کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اور تیسرا گروہ مقربین یعنی شان دار کامیابی حاصل کرنے والے خوش نصیبوں کا ہو گا جو نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے والے تھے۔ پھر مقربین اور دائیں ہاتھ والوں کی جنتوں اور ان کی شان دار نعمتوں کا ذکر ہے۔ پھر بائیں ہاتھ والوں یعنی اہل جہنم پر عذاب کی ہولناک سزاؤں کا بیان ہے۔ درمیان میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بے شمار قدرتوں کی نشانیوں میں سے انسان، نباتات، پانی اور آگ کا ذکر کیا گیا ہے۔ آخر میں انسان کی موت کا نقشہ کھینچا گیا ہے اور تینوں گروہوں کا انجام بیان کیا گیا ہے۔

اس سورت کو باقاعدگی سے پڑھنے والا رزق کی تنگی اور قلت میں مبتلا نہیں ہوتا۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ جب حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے تو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ان کی عیادت کے لئے گئے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا: آپ کو کس چیز سے تکلیف ہے؟ فرمایا: اپنے گناہوں سے، پوچھا: آپ کیا چاہتے ہیں؟ فرمایا: اپنے رب کی رحمت کو، پوچھا: ہم آپ کے لئے طبیب کو بلائیں؟ فرمایا: طبیب ہی نے مجھے بیماری میں مبتلا کیا ہے، پوچھا: میں آپ کو کچھ وظیفہ دینے کا حکم دوں؟ فرمایا: آپ اس سے پہلے مجھے منع کر چکے ہیں اب مجھے اس کی حاجت نہیں ہے، کہا: پھر آپ اپنے اہل و عیال کے لئے کچھ پیش کرنے دیں، فرمایا: میں نے ان کو ایسی چیز سکھا دی ہے جب وہ اس کو پڑھ لیں گے تو پھر وہ کسی کے محتاج نہیں ہوں گے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس نے ہر رات سورۃ واقعہ پڑھی وہ کسی چیز کا محتاج نہیں ہو گا۔ (بیہقی)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مَردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۙ﴿۱﴾ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ۘ﴿۲﴾ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ۙ﴿۳﴾

جب واقع ہونے والی (قیامت) واقع ہوگی۔ اس کے واقع ہونے میں کوئی جھوٹ نہیں۔ (کسی کو) پست کرنے والی (کسی کو) بلند کرنے والی ہوگی۔

اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ۙ﴿۴﴾ وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۙ﴿۵﴾ فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ۙ﴿۶﴾

جب زمین ایک سخت زلزلہ سے ہلا دی جائے گی۔ اور پہاڑ بالکل ریزہ ریزہ کر دیے جائیں گے۔ پھر وہ بکھرا ہُوا غبار بن کر رہ جائیں گے۔

وَّ كُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ؕ﴿۷﴾ فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ۬ مَاۤ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ؕ﴿۸﴾

اور تم لوگ تین گروہوں میں تقسیم ہو جاؤ گے۔ تو دائیں ہاتھ والے تو کیا (خوب) ہیں دائیں ہاتھ والے۔

وَ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۙ۬ مَاۤ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ؕ﴿۹﴾ وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۚۙ﴿۱۰﴾

اور بائیں ہاتھ والے تو کیا (بُرے) ہیں بائیں ہاتھ والے۔ اور جو سبقت لے جانے والے ہیں وہ تو ہیں ہی سبقت لے جانے والے۔

اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۚ﴿۱۱﴾ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۱۲﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۙ﴿۱۳﴾

وہی (اللہ کے) مقرب ہیں۔ نعمتوں والے باغات میں (ہوں گے)۔ بہت بڑی جماعت پہلے لوگوں میں سے ہوگی۔

وَ قَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ؕ﴿۱۴﴾ عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ۙ﴿۱۵﴾ مُّتَّكِـِٕيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ﴿۱۶﴾

اور تھوڑے بعد کے لوگوں میں سے۔ (یہ لوگ) سونے کی تاروں سے بُنے ہوئے اُونچے تختوں پر۔ تکیہ لگائے ہوئے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔

يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۙ﴿۱۷﴾ بِاَكْوَابٍ وَّ اَبَارِيْقَ ۙ۬

ان کے آس پاس ایسے (خدمت گار) لڑکے گھومتے ہوں گے جو ہمیشہ (لڑکے ہی) رہیں گے۔ گلاس اور جگ

وَ كَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ۙ﴿۱۸﴾ لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَ لَا يُنْزِفُوْنَ ۙ﴿۱۹﴾ وَ فَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ۙ﴿۲۰﴾

اور بہتی شراب کے بھرے ہوئے پیالے لے کر۔ اس سے نہ تو سر میں درد ہوگا اور نہ اُن کے ہوش اُڑیں گے۔ اور پھل (لے کر) جو وہ پسند کریں گے۔

وَ لَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ؕ﴿۲۱﴾ وَ حُوْرٌ عِيْنٌ ۙ﴿۲۲﴾ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ۚ﴿۲۳﴾

اور پرندوں کا گوشت (لے کر) جو ان کا دل چاہے۔ اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں (ہوں گی)۔ ایسی جیسے چھپا کر رکھے گئے موتی ہوں۔

جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّ لَا تَاْثِيْمًا ۙ﴿۲۵﴾ اِلَّا قِيْلًا

یہ بدلہ ہوگا ان (نیک) اعمال کا جو وہ کیا کرتے تھے۔ وہ اس میں نہیں سنیں گے کوئی بے کار بات اور نہ کوئی گناہ کی بات۔ مگر ایک بات ہوگی

سَلٰمًا سَلٰمًا ﴿۲۶﴾ وَ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۙ۬ مَاۤ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ؕ﴿۲۷﴾ فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ۙ﴿۲۸﴾

سلامتی ہی سلامتی کی۔ اور دائیں ہاتھ والے کیا خوب ہیں دائیں ہاتھ والے۔ (وہ ہوں گے) بغیر کانٹوں کی بیریوں میں۔

اہم نکات



وَّ طَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ﴿۲۹﴾ وَّ ظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ﴿۳۰﴾ وَّ مَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ﴿۳۱﴾ وَّ فَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ﴿۳۲﴾

اور تہہ بہ تہہ کیلوں (کے درختوں) میں۔ اور لمبے لمبے سایوں میں۔ اور بہتے ہوئے پانی میں۔ اور بہت سے پھلوں میں (لطف اُٹھائیں گے)

لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّ لَا مَمْنُوْعَةٍ ﴿۳۳﴾ وَّ فُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ﴿۳۴﴾

جو نہ کبھی ختم ہوں گے اور نہ (ان سے) روکے جائیں گے۔ اور اونچے اونچے فرشوں میں (ہوں گے)۔

اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ﴿۳۵﴾ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ﴿۳۶﴾ عُرُبًا اَتْرَابًا ﴿۳۷﴾

بے شک ہم نے ان (عورتوں) کو خاص طور پر بنایا ہے۔ تو ہم نے انہیں کنواریاں بنایا ہے۔ خوب محبت کرنے والیاں (اور) ہم عمر۔

ع ۱ ۳۸ لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۳۸﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۹﴾ وَ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿۴۰﴾

دائیں ہاتھ والوں کے لئے۔ (یہ) بڑا گروہ پہلے لوگوں میں سے ہوگا۔ اور ایک بڑا گروہ بعد کے لوگوں میں سے ہوگا۔

وَ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ﴿۴۱﴾ فِيْ سَمُوْمٍ وَّ حَمِيْمٍ ﴿۴۲﴾

اور بائیں ہاتھ والے کیا (بُرے) ہیں بائیں ہاتھ والے۔ (جو جہنم کی) سخت گرم ہوا اور کھولتے ہوئے پانی میں ہوں گے۔

وَّ ظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ﴿۴۳﴾ لَّا بَارِدٍ وَّ لَا كَرِيْمٍ ﴿۴۴﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَ ﴿۴۵﴾

اور سیاہ دھویں کے سائے میں ہوں گے۔ جو نہ ٹھنڈا ہو گا اور نہ آرام دہ۔ بے شک یہ لوگ اس سے پہلے بڑے خوشحال تھے۔

وَ كَانُوْا يُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ﴿۴۶﴾ وَ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ ۙ اَئِذَا مِتْنَا وَ كُنَّا تُرَابًا وَّ عِظَامًا

اور وہ بھاری گناہ پر اڑے رہتے تھے۔ اور وہ کہا کرتے تھے کیا جب ہم مرجائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے

ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۴۷﴾ اَوَ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿۴۸﴾ قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿۴۹﴾

(تو) کیا ہم واقعی پھر زندہ کیئے جائیں گے؟ اور کیا ہمارے پہلے باپ دادا بھی؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) فرما دیجیۓ بے شک پچھلے اور بعد والے سب۔

لَمَجْمُوْعُوْنَ ۙ اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۵۰﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ﴿۵۱﴾

یقیناً جمع کیئے جائیں گے ایک معیّن دن کے مقررہ وقت پر۔ پھر بے شک اے گمراہو جھٹلانے والو!

لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ﴿۵۲﴾ فَمَالِئُوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿۵۳﴾

تم ضرور زقّوم کے (کانٹے دار) درخت سے کھانے والے ہو۔ پھر اسی سے پیٹ بھرو گے۔

فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ﴿۵۴﴾ فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ﴿۵۵﴾ هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۵۶﴾

پھر اِس پر کھولتا ہوا پانی پیو گے۔ پھر ایسے پیو گے جیسے پیاسے اونٹ پیتے ہیں۔ یہ بدلہ کے دن اُن لوگوں کی مہمان نوازی ہوگی۔

نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْ لَا تُصَدِّقُوْنَ ﴿۵۷﴾ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ﴿۵۸﴾ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗٓ

ہم نے تم سب کو پیدا فرمایا تو تم (قیامت کی) تصدیق کیوں نہیں کرتے؟ بھلا یہ بتاؤ جو (نطفہ) تم ٹپکاتے ہو۔ کیا تم اُسے پیدا کرتے ہو

اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ۝٥٩ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ۝٦٠

یا ہم پیدا فرمانے والے ہیں؟ ہم نے تمہارے درمیان موت کو مقرر فرمایا ہے اور ہم (اس سے) عاجز نہیں ہیں۔

عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝٦١

کہ ہم تمہارے جیسی (اور مخلوق) بدل کر لے آئیں اور تمہیں ایسی صورت میں بنادیں جسے تم نہیں جانتے۔

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝٦٢ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ۝٦٣ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗٓ

اور یقیناً تم پہلی پیدائش (کی حقیقت) کو خوب جانتے ہو۔ تو تم نصیحت حاصل کیوں نہیں کرتے؟ بھلا تم دیکھو جو کچھ تم بوتے ہو۔ کیا تم اُسے اگاتے ہو

اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ۝٦٤ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ۝٦٥ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ۝٦٦

یا ہم اُگانے والے ہیں؟ اگر ہم چاہیں تو اسے چورا چورا کر دیں پھر تم افسوس کرتے رہ جاؤ۔ کہ ہم پر تو تاوان پڑ گیا۔

بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ۝٦٧ اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ۝٦٨ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ۝٦٩ لَوْ نَشَآءُ

بلکہ ہم ہیں ہی بد نصیب۔ بھلا تم دیکھو جو پانی تم پیتے ہو۔ کیا تم نے اُسے بادل سے اُتارا ہے یا ہم اُتارنے والے ہیں؟ اگر ہم چاہیں

جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ۝٧٠ اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِيْ تُوْرُوْنَ ۝٧١ ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِـُٔوْنَ ۝٧٢

تو ہم اُسے کھارا بنادیں پھر تم شکر کیوں نہیں کرتے؟ بھلا تم دیکھو جو آگ تم سُلگاتے ہو۔ کیا تم نے اس کے درخت کو پیدا کیا ہے یا ہم پیدا فرمانے والے ہیں؟

نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّمَتَاعًا لِّلْمُقْوِيْنَ ۝٧٣ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ۝٧٤ ع ٢

ہم نے اسے بنایا ہے نصیحت اور مسافروں کے فائدے کی چیز۔ تو آپ (ﷺ) اپنے رب کے نام کی تسبیح کیجیے جو بڑی عظمت والا ہے۔

فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ۝٧٥ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ۝٧٦ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ۝٧٧

تو مجھے قسم ہے ستاروں کے چھپنے کی جگہوں کی۔ اور اگر تم سمجھو تو یقیناً یہ بہت بڑی قسم ہے۔ یقیناً یہ بہت عظمت والا قرآن ہے۔

فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ۝٧٨ لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ۝٧٩ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٨٠

(جو) ایک محفوظ کتاب میں (لکھا ہوا ہے)۔ اس کو وہی لوگ چھوتے ہیں جو خوب پاک ہیں۔ (یہ) تمام جہانوں کے رب کی طرف سے اُتارا گیا ہے۔

اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ۝٨١ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ۝٨٢ فَلَوْلَآ

کیا پھر بھی اس کلام سے تم لاپرواہی کرتے ہو؟ اور تم نے (اسی بات کو) اپنا حصہ بنالیا ہے کہ تم (اسے) جھٹلاتے ہو۔ پھر کیوں نہیں (روح کو لوٹا دیتے)

اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ۝٨٣ وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ۝٨٤ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ

جب وہ حلق تک آ پہنچتی ہے۔ اور تم اس وقت دیکھ رہے ہوتے ہو؟ اور ہم تم سے زیادہ اس (مرنے والے) کے قریب ہوتے ہیں

وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ۝٨٥ فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ۝٨٦ تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝٨٧

مگر تم نہیں دیکھتے۔ پھر (ایسا) کیوں نہیں (کرتے کہ) اگر تم کسی کے زیر اثر نہیں ہو۔ (تو) اس (روح) کو واپس لے آؤ اگر تم سچے ہو۔

فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۸۸﴾ فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ ۙ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ﴿۸۹﴾ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۹۰﴾

پھر اگر وہ (مرنے والا) ہو مقرب بندوں میں سے۔ تو (اس کے لئے) آرام اور خوشبو اور نعمتوں والی جنت ہے۔ اور اگر وہ ہو دائیں ہاتھ والوں میں سے۔

فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۹۱﴾ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۹۲﴾

تو (کہا جائے گا) تمہارے لئے سلامتی ہے (کہ تم) دائیں ہاتھ والوں میں سے ہو۔ اور اگر وہ ہو جھٹلانے والے گمراہوں میں سے۔

فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿۹۳﴾ وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ﴿۹۴﴾

تو (اس کے لئے) مہمان نوازی ہے کھولتے ہوئے پانی سے۔ اور (اس کا انجام) جہنم میں داخل کیا جانا ہے۔

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿۹۵﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۹۶﴾ ع ۳ ۲۲

بے شک (جو بیان ہوا) یہ یقینی حق ہے۔ تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اپنے رب کے نام کی تسبیح کیجیے جو بڑی عظمت والا ہے۔



علم و عمل کی باتیں

۱- قیامت واقع ہو کر رہے گی۔ قیامت کے واقع ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔(سورۃ الواقعہ، آیات:۱،۲)

۲- قیامت کا دن کافروں کے لئے ذلت اور مومنوں کے لئے عزت کا باعث ہو گا۔(سورۃ الواقعہ، آیت:۳)

۳- قیامت کے دن انسان تین گروہوں میں تقسیم کر دیئے جائیں گے۔یعنی مقربین، دائیں ہاتھ والے اور بائیں ہاتھ والے۔ (سورۃ الواقعہ، آیات:۷تا۱۰)

۴- ہمیں نیک لوگوں یعنی مقربین اور دائیں ہاتھ والوں میں شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔(سورۃ الواقعہ، آیات:۱۱تا۳۸)

۵- جنت میں ہر طرح کی نعمتیں ہوں گی اور اہلِ جنت کوئی بے کار اور گناہ کی بات نہیں سنیں گے۔(سورۃالواقعہ، آیات:۱۲تا۴۰)

۶- جہنم میں ہر طرح کے عذاب ہوں گے اور اہلِ جہنم پانی، سایہ اور کوئی راحت کا سامان نہیں پائیں گے۔ (سورۃ الواقعہ، آیات:۴۱تا۴۴،۵۲تا۵۶)

۷- انسان کی تخلیق، نباتات کا اُگنا، پانی کا نازل ہونا، آگ کا سُلگنا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی قدرت کی نشانیوں میں سے ہیں۔(سورۃ الواقعہ، آیات:۵۸تا۷۳)

۸- ہمیں اپنے عظیم رب کے نام کی تسبیح کرتے رہنا چاہیئے۔(سورۃ الواقعہ، آیات:۷۴، ۹۶)

۹- قرآنِ حکیم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا بڑی شان والا محفوظ کلام ہے۔ ہمیں اس پر عمل کرنا چاہیئے اور اس کا ادب و احترام بھی کرنا چاہیئے کہ ناپاکی اور بے وضو ہونے کی حالت میں نہ چھوئیں۔(سورۃ الواقعہ، آیات:۷۷تا۸۰)

۱۰- موت ایک حقیقت ہے۔ ہمیں اس کی تیاری کرنی چاہیئے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہمیں اصحابِ یمین میں شامل فرمائے اور ہر قسم کی گمراہی اور بُرے انجام سے بچائے۔(سورۃ الواقعہ، آیات:۸۳تا۹۴)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) آخرین یعنی بعد میں آنے والوں میں سے سبقت لے جانے والوں کی تعداد کتنی ہو گی؟

(الف) بہت سے　　(ب) تھوڑے سے　　(ج) درمیانی تعداد میں

(۲) آخرین یعنی بعد میں آنے والوں میں سے دائیں ہاتھ والوں کی تعداد کتنی ہو گی؟

(الف) بہت سے　　(ب) تھوڑے سے　　(ج) درمیانی تعداد میں

(۳) جہنم میں زہریلا درخت کون سا ہے؟

(الف) کیکٹس　　(ب) کیکر　　(ج) زقّوم

(۴) کسے مرنے کے بعد آرام، خوشبو اور نعمتوں بھری جنت ملے گی؟

(الف) سبقت لے جانے والے　　(ب) دائیں ہاتھ والے　　(ج) بائیں ہاتھ والے

(۵) مرنے کے بعد کس کی مہمان نوازی کھولتے ہوئے پانی اور جہنم سے کی جائے گی؟

(الف) سبقت لے جانے والوں کی (ب) دائیں ہاتھ والوں کی (ج) بائیں ہاتھ والوں کی

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- آغاز میں قیامت کی کیا صفات بیان کی گئی ہیں؟

۲- دائیں ہاتھ والوں کی جنت کی چند نعمتوں کا ذکر کریں۔

۳- دوسرے رکوع میں اہلِ جہنم کا کیا حال بیان کیا گیا ہے؟

۴- تیسرے رکوع کے آغاز میں قرآن حکیم کی کیا عظمت بیان کی گئی ہے؟

۵- آخر میں انسانوں کے تین گروہوں کی موت کی کیا کیفیت بیان کی گئی ہے؟

سوال ۳ نیچے دیئے گئے الفاظ کے مطابق ان سے متعلقہ آیت نمبر تحریر کیجیے:

نمبر شمار	عنوان	آیت نمبر
۱-	پرندوں کا گوشت	
۲-	سخت گرم ہوا	
۳-	ستاروں کے چھپنے کی جگہیں	
۴-	پیاسے اُونٹ	
۵-	سبقت لے جانے والے	

گھریلو سرگرمی

❁ قرآنِ حکیم کی پانچ سورتوں کے نام لکھیں جن کے شروع میں قیامت کے ہولناک مناظر کا ذکر آیا ہے۔

سورت کا نام: ________

سورت کا نام: ________

سورت کا نام: ________

سورت کا نام: ________

سورت کا نام: ________

❁ اسلام میں "سلام" کی کیا اہمیت وفوائد ہیں۔ نیز گھر، اسکول، مدرسہ، عزیز واقارب وغیرہ کے ہاں سلام میں پہل کرنے کی عادت اپنایئے۔

❁ تین کالم بنا کر مقربین، دائیں ہاتھ والوں اور بائیں ہاتھ والوں کے اوصاف، انجام اور موت کی تفصیلات ایک چارٹ کی مدد سے واضح کریں۔

	مقربین	دائیں ہاتھ والے	بائیں ہاتھ والے
اوصاف			
موت کی کیفیات			
انجام			

دستخط استاد مع تاریخ: ________

دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: ________

سبق:۱۴

سُوْرَۃُ الْمُلْك

(سورت نمبر:۶۷، کل رکوع:۲، کل آیات:۳۰)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم ﷺ کی مکی زندگی کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی۔ سورۃ الملک سے لے کر سورۃ الناس تک زیادہ تر مکی سورتیں ہیں۔ تقریباً ان سب سورتوں کا مرکزی موضوع اسلام کے بنیادی عقائد توحید، رسالت، آخرت، جنت و دوزخ کے حالات اور اسلام کی تبلیغ کے لئے حضور نبی کریم ﷺ کو ہدایات اور تسلی دینا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "قرآنِ حکیم میں تیس آیتوں کی ایک سورت ہے جو اپنے پڑھنے والے کے لئے سفارش کرے گی، حتیٰ کہ اسے بخش دیا جائے اور وہ سورت (تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ) ہے۔" (جامع ترمذی، ابوداوٗد، نسائی، ابن ماجہ) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس وقت تک نہ سوتے جب تک سورۃ السجدہ اور سورۃ الملک کی تلاوت نہ فرمالیتے۔ (جامع ترمذی) ایک اور حدیث شریف میں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا "یہ سورت عذاب کو روکنے والی اور عذاب سے نجات دلانے والی ہے۔ یہ اپنے پڑھنے والے کو عذاب قبر سے بچا لے گی۔" (جامع ترمذی)

"مُلْك" کے معنی "حکومت یا بادشاہت" کے ہیں۔ اس سورت میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی قدرت و عظمت کا بیان ہے جو اس کائنات کا بادشاہ ہے۔ کفر کے ہولناک نتائج سے ڈرایا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی پکڑ سے بے خوف نہیں ہونا چاہیئے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نافرمان بندوں کو دنیا و آخرت میں سزا دینے پر قادر ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ۫ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرُ ۙ ۱
بہت ہی بابرکت ہے وہ (اللہ) جس کے دستِ (قدرت) میں ساری بادشاہی ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

ۨالَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۙ ۲
جس نے موت اور زندگی اس لئے پیدا فرمائی تاکہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے عمل کے اعتبار سے کون اچھا ہے اور وہ بہت غالب بڑا ہی بخشنے والا ہے۔

الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ مَا تَرٰى فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ۳
وہ جس نے سات آسمان اوپر نیچے بنائے تم رحمٰن کی تخلیق میں کوئی فرق نہیں دیکھو گے تو تم نگاہ ڈالو (اور دیکھو) کیا تمہیں کوئی شگاف نظر آتا ہے؟

ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ۴ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ
پھر تم دوبارہ نگاہ ڈالو نگاہ تھک ہار کر تمہاری طرف ناکام پلٹ آئے گی۔ اور یقیناً ہم نے آسمانِ دنیا کو چراغوں (ستاروں) سے زینت دی

وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ۵
اور انہیں شیطانوں کے مارنے کا ذریعہ بھی بنایا اور ہم نے ان کے لئے بھڑکتی آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۶
اور جنہوں نے اپنے رب کا انکار کیا ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔

اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِيَ تَفُوْرُ ۙ۝٧ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ۭ

جب وہ اس میں ڈالے جائیں گے (تو) اس کی خوفناک آوازیں سنیں گے اور وہ جوش مار رہی ہوگی۔ (ایسا لگے گا کہ) وہ غصّہ سے پھٹ پڑے گی

كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ ۝٨

جب بھی اس میں کوئی گروہ ڈالا جائے گا (تو) اس کے نگران ان سے پوچھیں گے کیا تمہارے پاس کوئی ڈر سنانے والا نہیں آیا تھا؟

قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَاۗءَنَا نَذِيْرٌ ڏ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ښ

وہ کہیں گے کیوں نہیں یقیناً ہمارے پاس ڈر سنانے والا آیا تھا تو ہم نے (اسے) جھٹلایا اور ہم نے کہا کہ اللہ نے کوئی چیز نازل نہیں کی

اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ۝٩ وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝١٠ فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ

تم تو بہت بڑی گمراہی میں ہو۔ اور وہ کہیں گے اگر ہم سنتے یا سمجھتے تو ہم جہنم والوں میں نہ ہوتے۔ تو وہ اپنے گناہ کا اعتراف کر لیں گے

فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝١١ اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝١٢

تو جہنم والوں کے لئے (اللہ کی رحمت سے) دوری ہے۔ بے شک جو لوگ بغیر دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے لئے بخشش اور بہت بڑا اجر ہے۔

وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝١٣

اور تم لوگ اپنی بات چھپاؤ یا اسے زور سے کہو (اللہ کو علم ہے) بے شک وہ سینوں کے رازوں کو بھی خوب جاننے والا ہے۔

ع ١ اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ۭ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۝١٤ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا

بھلا وہی نہیں جانے گا جس نے پیدا فرمایا ہے اور وہ نہایت باریک بین (ہر چیز سے) خوب باخبر ہے۔ وہی (اللہ) ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو نرم (تابع) بنایا

فَامْشُوْا فِيْ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ۭ وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ۝١٥

تو تم اِس کے راستوں میں چلو پھرو اور اُس کے (دیئے ہوئے) رزق میں سے کھاؤ اور اُسی کی طرف (قبروں سے) اُٹھ کر جانا ہے۔

ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَاۗءِ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِيَ تَمُوْرُ ۙ۝١٦ اَمْ اَمِنْتُمْ

کیا تم اُس سے بے خوف ہو جو آسمان میں ہے کہ وہ تمہیں زمین میں دھنسا دے تو اچانک وہ لرزنے لگے۔ کیا تم بے خوف ہو

مَّنْ فِي السَّمَاۗءِ اَنْ يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ۭ فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ نَذِيْرِ ۝١٧

اُس سے جو آسمان میں ہے کہ وہ تم پر پتھر برسانے والی ہَوا بھیج دے تو تم عنقریب جان لو گے کہ میرا ڈرانا کیسا ہے؟

وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ۝١٨ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ

اور یقیناً جو لوگ اِن سے پہلے تھے انہوں نے (بھی) جھٹلایا تھا تو (دیکھ لو) میرا عذاب کیسا تھا؟ کیا انہوں نے اپنے اوپر پرندوں کو نہیں دیکھا

صٰۗفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ ۭؔ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ۭ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍۢ بَصِيْرٌ ۝١٩

پَروں کو پھیلاتے اور سمیٹتے ہوئے اُنہیں رحمٰن کے سوا کوئی تھامے ہوئے نہیں ہے بے شک وہ ہر چیز کو خوب دیکھنے والا ہے۔

اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ۭ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ ۚ﴿٢٠﴾

بھلا وہ تمہارا کون سا لشکر ہے جو تمہاری مدد کرے رحمٰن کے سوا کافر تو ہیں ہی دھوکہ میں۔

اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ يَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوْا فِيْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ ﴿٢١﴾

بھلا ایسا کون ہے جو تمہیں رزق دے اگر وہ (اللہ) اپنا رزق روک لے بلکہ وہ سرکشی اور (حق سے) نفرت میں اڑے ہوئے ہیں۔

اَفَمَنْ يَّمْشِيْ مُكِبًّا عَلٰي وَجْهِهٖٓ اَهْدٰٓى اَمَّنْ يَّمْشِيْ سَوِيًّا عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٢٢﴾

بھلا وہ شخص جو منہ کے بل اَوندھا چل رہا ہے (وہ) زیادہ ہدایت والا ہے یا وہ جو سیدھے راستے پر صحیح چل رہا ہے؟

قُلْ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿٢٣﴾

آپ فرما دیجیے وہی تو ہے جس نے تمہیں پیدا فرمایا اور تمہارے کان اور آنکھیں اور دل بنائے (مگر) تم بہت ہی کم شکر کرتے ہو۔

قُلْ هُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ

آپ فرمادیجیے وہی تو ہے جس نے تمہیں زمین میں پھیلایا اور اسی کی طرف تمہیں جمع کیا جائے گا۔ اور وہ (کافر) کہتے ہیں یہ (قیامت کا) وعدہ کب پورا ہوگا

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٢٥﴾ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۠ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٢٦﴾

اگر تم سچے ہو؟ آپ فرما دیجیے بے شک (اس کا) علم تو صرف اللہ کے پاس ہے اور میں تو صرف واضح ڈر سنانے والا ہوں۔

فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْۗـــــَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقِيْلَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ﴿٢٧﴾

پھر جب وہ اسے قریب آتا دیکھ لیں گے (تو) کافروں کے چہرے بگڑ جائیں گے اور کہا جائے گا یہ ہے وہ چیز جسے تم مانگا کرتے تھے۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ اَوْ رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ

آپ فرما دیجیے بھلا تم دیکھو اگر اللہ مجھے اور میرے ساتھیوں کو ہلاک کر دے یا ہم پر رحم فرمائے تو کون ہے جو کافروں کو بچائے گا

مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٢٨﴾ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ

دردناک عذاب سے؟ آپ فرما دیجیے وہ رحمٰن ہے ہم اس پر ایمان لائے اور اسی پر ہم نے بھروسہ کیا تو تم عنقریب جان لو گے

مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢٩﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَاۗؤُكُمْ غَوْرًا

کون کھلی گمراہی میں ہے؟ آپ فرما دیجیے بھلا تم دیکھو اگر تمہارا پانی زمین میں بہت نیچے اُتر (کر خشک ہو) جائے

ع ٢/١٦

فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَاۗءٍ مَّعِيْنٍ ۧ﴿٣٠﴾

تو کون ہے جو تمہیں (زمین پر) بہتا ہوا پانی لا کر دے؟

اہم نکات

علم و عمل کی باتیں

۱- اللہ تعالیٰ اس کائنات کا بادشاہ ہے اور ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔(سورۃ الملک، آیت:۱)
۲- زندگی کا مقصد یہ ہے کہ لوگوں کا امتحان لے کر واضح کیا جائے کہ کون بہتر اعمال کرنے والا ہے۔(سورۃ الملک، آیت:۲)
۳- اللہ تعالیٰ نے کائنات کو ایسا عمدہ بنایا ہے کہ اس میں کوئی عیب دکھائی نہیں دیتا۔(سورۃ الملک، آیات:۳،۴)
۴- اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو جھٹلانے والے جہنم میں ڈالے جائیں گے جو بہت بُری جگہ ہے۔(سورۃ الملک، آیات:۶تا۸)
۵- قیامت کے دن کفار و مشرکین اور تمام مجرم حسرت کریں گے کہ کاش وہ قرآنِ حکیم کو توجہ سے سنتے اور سمجھ کر اس پر عمل کرتے تو آج جہنم میں نہ ہوتے۔(سورۃ الملک، آیت:۱۰)
۶- جو لوگ اللہ تعالیٰ کے خوف سے گناہوں سے بچتے ہیں ان کے لئے بخشش اور بہت بڑا اجر ہے۔(سورۃ الملک، آیت:۱۲)
۷- اللہ تعالیٰ ہر چیز سے خوب باخبر ہے۔ ہمارے سینوں میں چھپے ہوئے راز بھی اُس کے علم میں ہیں۔(سورۃ الملک، آیات:۱۳،۱۴)
۸- ہمیں اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بے خوف نہیں رہنا چاہیے جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر عذاب بھیجتا ہے۔ (سورۃ الملک، آیات:۱۶تا۱۸)
۹- اللہ تعالیٰ ہی حقیقتاً اور مستقلاً ہماری مدد فرمانے والا، ہمیں رزق دینے والا اور ہمیں ہدایت دینے والا ہے۔(سورۃ الملک، آیات:۲۰تا۲۲)
۱۰- قیامت کب آئے گی اس کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ ہمیں قیامت کے دن کامیاب ہونے کی تیاری کرنی چاہیے۔(سورۃ الملک، آیت:۲۶)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) اللہ تعالیٰ نے موت اور زندگی کا سلسلہ کیوں شروع کیا؟
(الف) اپنی قدرت کے اظہار کے لئے (ب) آزمائش کے لئے (ج) جانداروں کی تعداد برقرار رکھنے کے لئے

(۲) مَصابیح سے کیا مراد ہے؟
(الف) بادل (ب) چاند (ج) ستارے

(۳) جہنم کا نگران اہلِ جہنم سے کیا سوال کرے گا؟
(الف) کیا تمہارے پاس ڈرسنانے والے نہیں آئے تھے؟ (ب) کیا تم نیکیاں نہیں کرتے تھے؟
(ج) کیا تم گناہوں سے نہیں بچتے تھے؟

(۴) کون زیادہ سیدھی راہ پر چلنے والا ہے؟
(الف) اپنی عقل کی پیروی کرنے والا (ب) خواہشات کے پیچھے چلنے والا (ج) توحید کے راستہ پر چلنے والا

(۵) جہنم کو دیکھ کر کفار کی کیا کیفیت ہوگی؟
(الف) وہ گھٹنوں کے بل گر جائیں گے (ب) اُن کے چہرے بگڑ جائیں گے (ج) اُن کے دل حلق کو آجائیں گے

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- ستاروں کی تخلیق کے کیا مقاصد ہیں؟

۲- جہنمی جہنم میں جانے کی کیا وجوہات بیان کریں گے؟

۳- گناہگار قوموں کو اللہ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ کے کن عذابوں سے ڈرایا گیا ہے؟

۴- آسمانوں کی تخلیق پر غور و فکر کا کیا نتیجہ نکلنا چاہیے؟

۵- اختتام پر اللہ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ نے کن سوالات کے ذریعہ انسانوں کو ایمان لانے کی دعوت دی ہے؟

سوال ۳ نیچے دیئے گئے آیت نمبر کو متعلقہ الفاظ سے لکیر کھینچ کر ملائیں:

نمبر شمار	الف		ب
۱-	بہتا ہوا پانی		آیت:۱۷
۲-	منہ کے بل اوندھا شخص		آیت:۳۰
۳-	سات آسمان		آیت:۲۲
۴-	سینوں کے راز		آیت: ۱۳
۵-	پتھر برسانے والی ہوا		آیت:۳

گھریلو سرگرمی

- رات کو سونے سے پہلے سورۃ الملک پڑھنے کا اہتمام کیجیے۔
- رات کو تاروں بھرے آسمان کا مشاہدہ کیجیے اور اس منظر کو دیکھ کر جو اللہ ﷻ کی قدرت آپ کے ذہن میں آتی ہے وہ اپنے گھر والوں سے بیان کریں یہ مشاہدہ آپ کی ذہانت میں اضافہ کرے گا۔
- اللہ ﷻ نے ہر چیز کو با مقصد پیدا کیا ہے۔ مندرجہ ذیل چیزوں کے مقاصد تحریر کیجیے۔

اشیاء	مقاصد
پانی	
ہوا	
بارش	
آگ	
جانور	

دستخط استاد مع تاریخ: ____________ دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: ____________

سبق:۱۵

سُوْرَةُ الْقَلَم

(سورت نمبر:۶۸، کل رکوع:۲، کل آیات:۵۲)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم ﷺ کے مکی دور کے درمیانی زمانہ میں اس وقت نازل ہوئی جب آپ ﷺ کی مخالفت خاصی شدت اختیار کرچکی تھی۔ مکہ کے جو مشرک سردار نبی کریم ﷺ کی مخالفت میں پیش پیش تھے اور آپ ﷺ کو دین کی تبلیغ سے ہٹانا چاہتے تھے، ان میں پائی جانے والی اخلاقی بُرائیوں کا تذکرہ آیات ۱۰ تا ۱۵ میں کیا گیا ہے۔ خاص طور پر ایسے کردار والوں میں اخنس بن شریق، اسود بن عبد یغوث اور ولید بن مغیرہ شامل ہیں۔ جن لوگوں میں ایسی بُرائیاں پائی جائیں ان سے بھلائی کی توقع رکھنا بے کار ہے۔ جو لوگ بھی ایسے کردار والوں کے پیچھے چلیں گے وہ ذلیل اور رُسوا ہوں گے۔

ابتدا میں قلم کی قسم ذکر فرما کر علم کی عظمت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ کو حق پر ڈٹے رہنے کی تلقین فرمائی گئی ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کو جھٹلانے اور آپ ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والے لوگوں کا نہایت بُرا کردار بیان کیا گیا ہے۔ اللہ وَتَعَالٰی نے اپنے محبوب ﷺ کی طرف سے خود جواب دیا ہے۔ پھر باغ والوں کا قصّہ بیان ہوا ہے جنھوں نے کنجوسی کی تو اللہ سُبحَانَهٗ نے ان کا باغ تباہ کر دیا۔ اس کے بعد انجام آخرت کا بیان ہے۔ نبی کریم ﷺ کی دل جوئی اور آپ ﷺ کو صبر کی تلقین پر سورت کا اختتام ہوتا ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ۝١ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ۝٢ وَاِنَّ لَكَ

نٓ۔ قسم ہے قلم کی اور اس کی جو وہ لکھتے ہیں۔ (اے محبوب ﷺ!) اپنے رب کے فضل سے آپ مجنون نہیں ہیں۔ اور یقیناً آپ کے لئے

لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ۝٣ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۝٤ فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُوْنَ ۝٥

نہ ختم ہونے والا اجر ہے۔ اور یقیناً آپ اخلاق کے اعلیٰ مرتبے پر ہیں۔ تو عنقریب آپ (بھی) دیکھیں گے اور وہ (کافر بھی) دیکھ لیں گے۔

بِاَيِّيْكُمُ الْمَفْتُوْنُ ۝٦ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ

کہ تم میں سے کون مجنون ہے؟ بے شک آپ کا رب خوب جانتا ہے اسے جو اس کے راستے سے بھٹک گیا

وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝٧ فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝٨ وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ

اور وہ (ان کو بھی) خوب جانتا ہے جو ہدایت یافتہ ہیں۔ تو آپ جھٹلانے والوں کی بات نہ مانیں۔ وہ لوگ تو چاہتے ہیں کہ آپ نرمی اختیار کریں

فَيُدْهِنُوْنَ ۝٩ وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ۝١٠

تو وہ بھی نرم پڑ جائیں گے۔ اور آپ بات نہ مانیں کسی ایسے شخص کی جو بہت قسمیں کھانے والا بہت گھٹیا ہے۔

هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيمٍ ۝١١ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ۝١٢ عُتُلٍّۭ

(جو) بڑا ہی عیب نکالنے والا چغل خوری کرتا پھرتا ہے۔ بھلائی سے بہت روکنے والا حد سے بڑھنے والا سخت گناہگار ہے۔ بدمزاج

بَعْدَ ذَٰلِكَ زَنِيمٍ ۝١٣ أَن كَانَ ذَا مَالٍ وَبَنِينَ ۝١٤

اس کے علاوہ بد اصل بھی ہے۔ (وہ سرکش) اس لئے ہے کہ وہ بڑا مال دار اور اولاد والا ہے۔

إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ ءَايَٰتُنَا قَالَ أَسَٰطِيرُ ٱلْأَوَّلِينَ ۝١٥ سَنَسِمُهُۥ عَلَى ٱلْخُرْطُومِ ۝١٦

جب اس پر ہماری آیتیں تلاوت کی جاتی ہیں (تو) کہتا ہے کہ یہ (تو) پچھلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔ ہم عنقریب اس کی ناک پر داغ لگائیں گے۔

إِنَّا بَلَوْنَٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَآ أَصْحَٰبَ ٱلْجَنَّةِ إِذْ أَقْسَمُوا۟

بے شک ہم نے انہیں (اسی طرح) آزمایا ہے جس طرح ہم نے باغ والوں کو آزمایا تھا جب انہوں نے قسم کھائی تھی

لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِينَ ۝١٧ وَلَا يَسْتَثْنُونَ ۝١٨

کہ ہم صبح ہوتے ہی ضرور اس (باغ) کا پھل توڑ لیں گے۔ اور استثناء نہیں کیا (ان شاءاللہ نہ کہا)۔

فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّن رَّبِّكَ وَهُمْ نَآئِمُونَ ۝١٩

تو (رات کے وقت) اس (باغ) پر ایک پھرنے والا (عذاب) پھر گیا آپ کے رب کی طرف سے جب کہ وہ سو رہے تھے۔

فَأَصْبَحَتْ كَٱلصَّرِيمِ ۝٢٠ فَتَنَادَوْا۟ مُصْبِحِينَ ۝٢١

تو (صبح کو) وہ (باغ) کٹی ہوئی کھیتی کی طرح ہوگیا۔ پھر صبح ہوتے ہی وہ لوگ ایک دوسرے کو پکارنے لگے۔

أَنِ ٱغْدُوا۟ عَلَىٰ حَرْثِكُمْ إِن كُنتُمْ صَٰرِمِينَ ۝٢٢ فَٱنطَلَقُوا۟ وَهُمْ يَتَخَٰفَتُونَ ۝٢٣

کہ صبح سویرے اپنے کھیت کی طرف چل پڑو اگر تم پھل توڑنا چاہتے ہو۔ تو وہ چل پڑے اور آپس میں چپکے چپکے یہ کہتے جاتے تھے۔

أَن لَّا يَدْخُلَنَّهَا ٱلْيَوْمَ عَلَيْكُم مِّسْكِينٌ ۝٢٤ وَغَدَوْا۟

کہ آج تمہارے پاس اس (باغ) میں ہرگز کوئی مسکین داخل نہ ہونے پائے۔ اور وہ صبح سویرے (یہ سمجھتے ہوئے) نکل پڑے

عَلَىٰ حَرْدٍ قَٰدِرِينَ ۝٢٥ فَلَمَّا رَأَوْهَا قَالُوٓا۟ إِنَّا لَضَآلُّونَ ۝٢٦

کہ وہ (مسکینوں کو) روکنے پر قادر ہیں۔ تو جب اُنہوں نے اس (ویران باغ) کو دیکھا تو کہنے لگے کہ یقیناً ہم ضرور (راستہ) بھول گئے ہیں۔

بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ۝٢٧ قَالَ أَوْسَطُهُمْ أَلَمْ أَقُل لَّكُمْ

(جب غور سے دیکھا تو پکار اُٹھے) بلکہ ہم تو محروم ہوگئے ہیں۔ اُن میں جو نسبتاً بہتر تھا اُس نے کہا کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا

لَوْلَا تُسَبِّحُونَ ۝٢٨ قَالُوا۟ سُبْحَٰنَ رَبِّنَآ إِنَّا كُنَّا ظَٰلِمِينَ ۝٢٩

کہ تم تسبیح کیوں نہیں کرتے؟ (تب) وہ کہنے لگے ہمارا رب پاک ہے بے شک ہم ہی ظالم تھے۔

اہم نکات



فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَلَاوَمُوْنَ ﴿٣٠﴾ قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ ﴿٣١﴾

پھر وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے۔ اُنہوں نے کہا ہائے افسوس ہم پر! بے شک ہم ہی سرکش تھے۔

عَسٰى رَبُّنَآ اَنْ يُّبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَآ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ ﴿٣٢﴾

امید ہے کہ ہمارا رب اس (باغ) کے بدلہ میں ہمیں اس سے بہتر عطا فرمائے بے شک ہم اپنے رب کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

ع ١ ٤٢ كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ۭ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٣﴾ ع

اسی طرح عذاب ہوتا ہے اور آخرت کا عذاب یقیناً سب سے بڑا ہے کاش کہ وہ لوگ جانتے۔

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٣٤﴾ اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ ﴿٣٥﴾ ؕ

بے شک پرہیز گاروں کے لئے ان کے رب کے پاس نعمتوں والے باغات ہیں۔ تو کیا ہم فرماں برداروں کو مجرموں کے برابر کر دیں گے؟

مَا لَكُمْ ۣ وقفة كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿٣٦﴾ ۚ اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ ﴿٣٧﴾ ۙ

تمہیں کیا ہوگیا ہے تم کیسے فیصلے کرتے ہو؟ کیا تمہارے پاس کوئی کتاب ہے جس میں تم (یہ) پڑھتے ہو؟

اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ ﴿٣٨﴾ ۚ اَمْ لَكُمْ اَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۙ

کہ اس میں تمہارے لئے وہ کچھ (لکھا) ہے جو تم پسند کرتے ہو۔ یا تمہارے لئے ہمارے ذمّہ کچھ قسمیں ہیں جو قیامت تک باقی رہنے والی ہیں

اِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ ﴿٣٩﴾ ۚ سَلْهُمْ اَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ ﴿٤٠﴾ ۚۛ اَمْ لَهُمْ شُرَكَاۗءُ ۚۛ

کہ تمہارے لئے وہ کچھ ہو گا جس کا تم فیصلہ کرو گے۔ ان سے پوچھیے کہ ان میں سے کون اس کا ذمّہ دار ہے؟ یا ان کے اور (بھی) شریک ہیں؟

فَلْيَاْتُوْا بِشُرَكَاۗىِٕهِمْ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ﴿٤١﴾ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ

تو اپنے ان شریکوں کو لے آئیں اگر وہ سچے ہیں۔ جس دن پنڈلی کھول دی جائے گی اور انہیں سجدے کے لئے بلایا جائے گا

فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿٤٢﴾ ۙ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۭ وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ

تو وہ (سجدہ) نہ کر سکیں گے۔ ان کی آنکھیں جھکی ہوں گی ان پر ذِلّت چھا رہی ہو گی حالانکہ وہ (دنیا میں) سجدے کے لئے بلائے جاتے تھے

وَهُمْ سٰلِمُوْنَ ﴿٤٣﴾ فَذَرْنِيْ وَمَنْ يُّكَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ۭ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ

جب کہ وہ صحیح سالم تھے۔ تو آپ مجھے اور اُسے چھوڑ دیں جو اس کلام کو جھٹلا رہا ہے ہم انہیں آہستہ آہستہ (تباہی کی طرف) لے جائیں گے

مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٤٤﴾ ۙ وَاُمْلِيْ لَهُمْ ۭ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ﴿٤٥﴾

اس طرح کہ انہیں معلوم بھی نہیں ہو گا۔ اور میں انہیں مہلت دے رہا ہوں بے شک میری تدبیر بہت مضبوط ہے۔

اَمْ تَسْـَٔــلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ﴿٤٦﴾ ۚ اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿٤٧﴾

کیا آپ ان سے کوئی اُجر مانگتے ہیں کہ وہ تاوان کے بوجھ سے دبے جا رہے ہیں۔ یا ان کے پاس غیب (کا علم) ہے کہ (جسے) وہ لکھ رہے ہیں۔

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ ۘ اِذْ نَادٰى

تو آپ اپنے رب کے حکم کے لئے صبر کیجیئے اور آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) مچھلی والے (یونس علیہ السّلام) کی طرح نہ ہوجایئے جب اُنہوں نے (اللہ کو) پکارا تھا

وَهُوَ مَكْظُوْمٌ ۝٤٨ لَوْلَآ اَنْ تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ

اس حال میں کہ وہ غم سے بھرے ہوئے تھے۔ اگر اُنہیں نہ سنبھالا ہوتا ان کے رب کے فضل نے تو وہ یقیناً چٹیل میدان میں ڈال دیئے جاتے

وَهُوَ مَذْمُوْمٌ ۝٤٩ فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝٥٠

اس حال میں کہ وہ الزام دیئے ہوئے ہوتے۔ پھر ان کے رب نے انہیں چُن لیا تو انہیں (قربِ خاص کے ساتھ) صالحین میں شامل فرما لیا۔

وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ

اور وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا (ایسا لگتا ہے) کہ وہ آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کو اپنی (تیز) نگاہوں سے پھسلا دیں جب وہ قرآن کو سنتے ہیں

ع ٢ ١٩

وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ۝٥١ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝٥٢

اور وہ کہتے ہیں کہ یقیناً یہ تو مجنون ہے۔ حالانکہ وہ (قرآن) تو تمام جہانوں کے لئے نصیحت ہے۔



علم و عمل کی باتیں

۱- سیاہی، قلم اور کتاب آلاتِ علم ہیں۔ ہمیں ان کی عزت کرنی چاہیئے۔ (سورۃ القلم، آیت:۱)

۲- حضور نبی کریم ﷺ اخلاق کے بلند ترین مرتبے پر فائز ہیں۔ (سورۃ القلم، آیت:۴)

۳- رسول اللہ ﷺ کی شان میں بے ادبی اور گستاخی انسان میں بُرے اخلاق پیدا کر دیتی ہے اور خاتمہ بھی خراب کر دیتی ہے۔ (سورۃ القلم، آیات:۸ تا ۱۳)

۴- ہمیں کسی بھی کام کو کرنے کا ارادہ کرتے ہوئے ان شاء اللہ ضرور کہنا چاہیئے۔ (سورۃ القلم، آیات:۱۷، ۱۸)

۵- کنجوسی کی وجہ سے نعمت چھین لی جاتی ہے۔ (سورۃ القلم، آیات:۱۷ تا ۲۰)

۶- بُرے کام کرنے پر دنیا میں بھی اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کا عذاب نقصان، تباہی اور بربادی کی صورت میں آتا ہے لیکن آخرت کا عذاب کہیں بڑھ کر ہے۔ (سورۃ القلم، آیات:۱۹، ۲۰، ۳۳)

۷- ہمیں اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کی عطا فرمائی ہوئی نعمتوں میں مسکینوں اور محروموں کو بھی شریک کرنا چاہیئے۔ (سورۃ القلم، آیات:۲۱ تا ۲۹)

۸- اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کے فرماں بردار اور نافرمان بندے برابر نہیں ہو سکتے۔ دونوں کا انجام اور مقام بھی الگ الگ ہو گا۔ (سورۃ القلم، آیت:۳۵)

۹- جو دنیا میں اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کے آگے نہیں جھکتے اُنہیں آخرت میں اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کو سجدہ کرنے سے روک دیا جائے گا۔ (سورۃ القلم، آیت:۴۲)

۱۰- اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ مجرموں کو ڈھیل دیتا ہے پھر مجرموں کی رسی کھینچ لیتا ہے۔ اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کی تدبیر بہت زبردست ہوتی ہے۔ (سورۃ القلم، آیت:۴۵)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) "اور (اے نبی ﷺ!) یقیناً آپ اخلاق کے اعلیٰ ترین درجے پر فائز ہیں" یہ کس کا فرمان ہے؟

(الف) اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ (ب) تمام انبیاء کرام علیہم السلام (ج) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

(۲) رسول اللہ ﷺ کو جھٹلانے والے پر جب اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کی آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو وہ کیا کہتا ہے؟

(الف) یہ اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کا کلام ہے (ب) یہ جھوٹ ہے (ج) یہ پچھلے لوگوں کی کہانیاں ہیں

(۳) باغ والے صبح سویرے باغ میں کیوں جانا چاہتے تھے؟

(الف) تاکہ آرام سے سارا دن لگا کر پھل توڑ سکیں (ب) تاکہ مسکینوں کے پہنچنے سے پہلے ہی پھل توڑ سکیں

(ج) تاکہ مسکینوں اور فقیروں میں پھل تقسیم کر سکیں

(۴) بعض لوگ قیامت کے دن چاہنے کے باوجود اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کو سجدہ کیوں نہیں کر سکیں گے؟

(الف) کیونکہ وہ دنیا میں نماز نہیں پڑھتے تھے (ب) کیونکہ وہ دنیا میں شرک کیا کرتے تھے

(ج) کیونکہ وہ دنیا میں والدین کی نافرمانی کرتے تھے

(۵) سورت کے آخر میں کس نبی علیہ السلام کا ذکر کیا گیا ہے؟

(الف) حضرت یعقوب علیہ السلام (ب) حضرت یوسف علیہ السلام (ج) حضرت یونس علیہ السلام

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- سورت کے آغاز میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کیا شان بیان فرمائی ہے؟

۲- سورت کے آغاز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جھٹلانے والے شخص کی کیا علامات بیان کی گئی ہیں؟

۳- باغ والوں کے واقعہ سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

۴- دوسرے رکوع میں قیامت کا کیا منظر بیان کیا گیا ہے؟

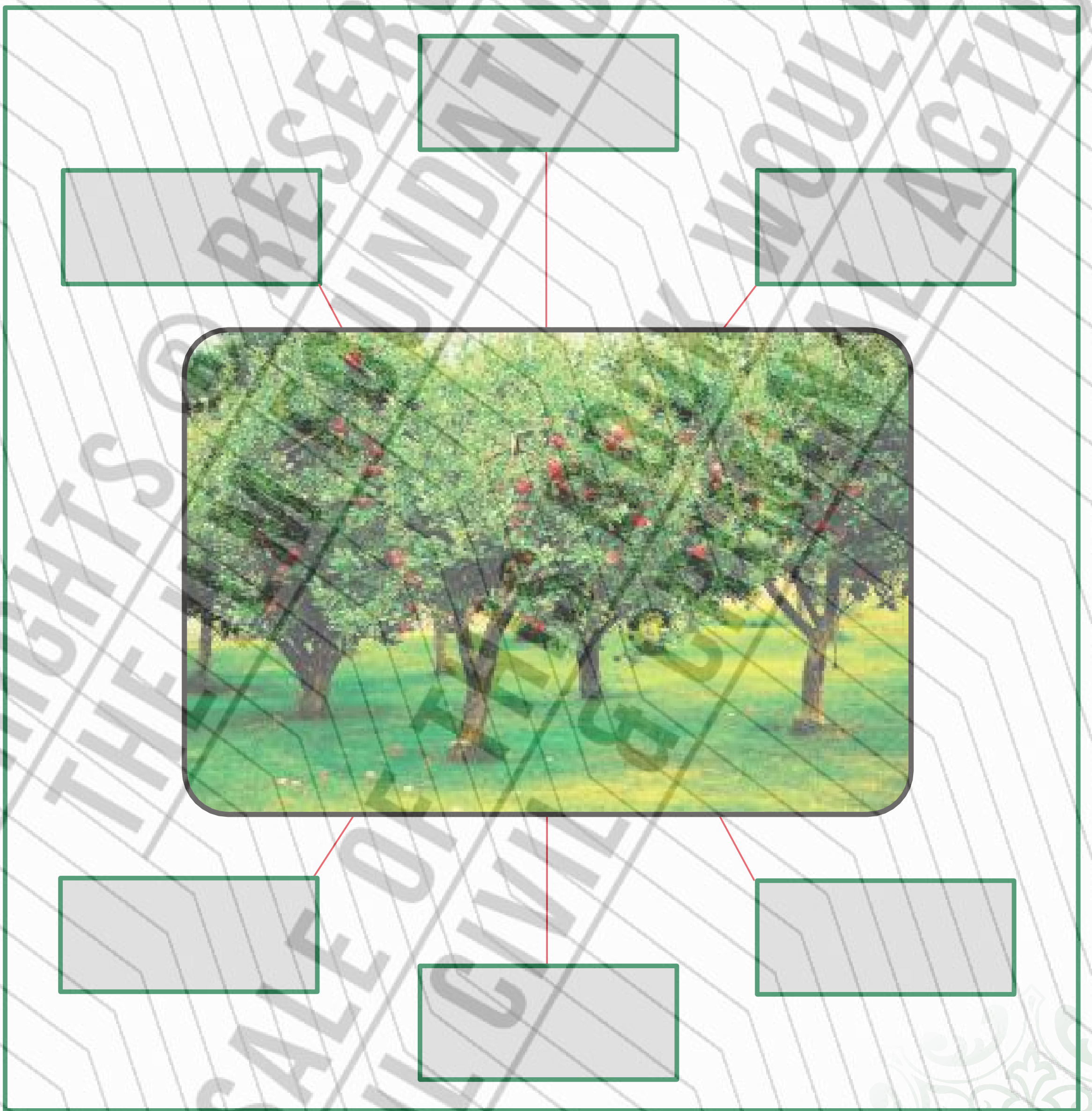
۵- سورت کے اختتام پر قرآنِ حکیم کا کیا تعارف بیان کیا گیا ہے؟

سوال ۳ ہم اپنا جائزہ لیں:

نمبر شمار	سوالات	کسی حد تک	بہت حد تک	نہیں
۱-	کیا میں اپنے اخلاق کو بہتر بنانے کی کوشش کر رہا ہوں؟			
۲-	کیا میں دوسروں کی چغلیاں کرنے سے بچتا ہوں؟			
۳-	کیا میں لوگوں کو بُرے کاموں سے روکتا ہوں؟			
۴-	کیا میں لوگوں کے ساتھ بُرا رویہ اختیار کرنے سے بچتا ہوں؟			
۵-	کیا میں صحیح طریقے سے نماز ادا کرنے کی کوشش کرتا ہوں؟			
۶-	کیا میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نافرمانی سے بچتا ہوں؟			
۷-	کیا میں نیک لوگوں میں شامل ہونے کی کوشش کرتا ہوں؟			
۸-	کیا میں مصائب پر صبر کرتا ہوں؟			

گھریلو سرگرمی

- استاد، علم اور آلاتِ علم (قلم، کاپی، کتاب وغیرہ) کی فضیلت اپنے بڑوں سے معلوم کریں کہ ان کا ادب کیسے کیا جائے۔
- سیرت النبی ﷺ اور احادیث مبارکہ کی کتب سے مطالعہ کریں کہ بچوں کے ساتھ آپ ﷺ کے اخلاق کیسے تھے۔
- مندرجہ ذیل وضاحتی خاکے (Flow Chart) کی مدد سے اس سورت میں بیان کیا گیا باغ والوں کا قصہ بتائیے۔



دستخط استاد مع تاریخ: ____________

دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: ____________

سبق:۱۶

سُوۡرَۃُ الۡحَآقَّۃ

(سورت نمبر:۶۹، کل رکوع:۲، کل آیات:۵۲)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم ﷺ کی زندگی کے ابتدائی دور کے آخر میں اس وقت نازل ہوئی جب آپ ﷺ پر الزامات کی بوچھاڑ ہو رہی تھی۔ ”حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دل پر سب سے پہلے سورۃ الحاقہ کی آیات ہی نے اثر کیا تھا۔“ (مسند احمد)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ”اسلام لانے سے پہلے ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کی تلاش میں نکلا، آپ ﷺ مجھ سے پہلے مسجد کی طرف تشریف لے جا چکے تھے، میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے کھڑا ہو گیا، آپ ﷺ نے سورۃ الحاقہ کی تلاوت شروع فرمادی، مجھے قرآنِ حکیم کی عبارت سے بہت تعجب ہوا، میں نے دل میں کہا: اللہ کی قسم! یہ ضرور شاعر ہیں جیسا کہ قریش کہتے ہیں، تب آپ ﷺ نے یہ آیات تلاوت فرمائیں: اِنَّهٗ لَقَوۡلُ رَسُوۡلٍ كَرِيۡمٍ۔ وَّمَا هُوَ بِقَوۡلِ شَاعِرٍ۔ قَلِيۡلًا مَّا تُؤۡمِنُوۡنَ۔ (سورۃ الحاقہ، آیات: ۴۰، ۴۱)

”بے شک یہ قرآن ضرور رسول کریم کا قول ہے اور یہ کسی شاعر کا قول نہیں ہے، تم لوگ بہت کم ایمان لاتے ہو۔“

پھر مجھے خیال آیا کہ آپ ﷺ کاہن ہیں (معاذ اللہ)، تب آپ ﷺ نے یہ آیات تلاوت فرمائیں:

وَلَا بِقَوۡلِ كَاهِنٍ قَلِيۡلًا مَّا تَذَكَّرُوۡنَ۔ تَنۡزِيۡلٌ مِّنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ۔ (سورۃ الحاقہ، آیات:۴۲، ۴۳)

”اور نہ یہ کسی کاہن کا قول ہے۔ یہ تمام جہانوں کے رب کی طرف سے نازل کیا ہوا ہے۔“

آپ ﷺ نے آخر تک سورۃ الحاقہ تلاوت فرمائی اور اس واقعہ سے اسلام کی صداقت میرے دل میں بیٹھ گئی۔“ (مسند احمد)

”اَلۡحَآقَّۃ“ کے معنی ہیں ”وہ چیز جس کا ہونا یقینی ہو“۔ یہ قیامت کا ایک اور نام ہے۔ آغاز میں آخرت کا انکار کرنے والی پچھلی قوموں کا عبرت ناک انجام بیان ہوا ہے۔ پھر قیامت برپا ہونے کا نقشہ کھینچا گیا ہے کہ صُور پھونکتے ہی زمین و آسمان پر عظیم تبدیلیاں واقع ہو جائیں گی۔ پھر ذکر کیا گیا ہے کہ جن لوگوں کو نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ نعمتوں بھری جنت میں ہوں گے اور جن لوگوں کو نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ جہنم کے عذاب میں ہوں گے۔ دوسرے رکوع میں قرآنِ حکیم کی عظمت کا بیان ہے کہ یہ کسی شاعر یا کاہن کا کلام نہیں بلکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے محبوب آخری نبی و رسول حضرت سیدنا محمد مصطفی ﷺ کی زبان مبارک سے ادا ہونے والا کلام ہے جو آپ ﷺ کے رب کی طرف سے آپ ﷺ پر نازل کیا گیا۔

اَعُوۡذُ	بِاللّٰهِ	مِنَ	الشَّيۡطٰنِ	الرَّجِيۡمِ	بِسۡمِ	اللّٰهِ	الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝
میں	اللہ کی پناہ میں آتا ہوں		شیطان مردود سے		اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے		

اَلۡحَآقَّةُ ۝۱	مَا	الۡحَآقَّةُ ۝۲	وَمَآ	اَدۡرٰىكَ	مَا	الۡحَآقَّةُ ۝۳
یقیناً واقع ہونے والی۔	یقیناً واقع ہونے والی کیا ہے؟		اور آپ کو کیا معلوم		یقیناً واقع ہونے والی کیا ہے؟	

كَذَّبَتۡ	ثَمُوۡدُ	وَعَادٌۢ	بِالۡقَارِعَةِ ۝۴	فَاَمَّا	ثَمُوۡدُ	فَاُهۡلِكُوۡا بِالطَّاغِيَةِ ۝۵
ثمود اور عاد نے کھڑکھڑانے والی (قیامت) کو جھٹلایا۔ تو بہر حال (قومِ) ثمود تو خوف ناک آواز سے ہلاک کیئے گئے۔						

وَ اَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ۙ٦ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ

اور رہے (قومِ) عاد تو وہ ہلاک کیئے گئے (ایسی) تیز آندھی سے جو انتہائی سرد (اور) بے قابو تھی۔ (اللہ نے) اس (آندھی) کو ان پر مسلط رکھا

سَبْعَ لَيَالٍ وَّ ثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ ۙ حُسُوْمًا ۙ فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى ۙ

سات راتیں اور آٹھ دن لگاتار پس (اے مخاطب اگر) تو (اس وقت موجود ہوتا تو) دیکھتا کہ وہ لوگ وہاں اس طرح گرے ہوئے پڑے تھے

كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ۚ٧ فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِيَةٍ ٨ وَجَآءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهٗ

جیسے کہ وہ کھجوروں کے کھوکھلے تنے ہوں۔ تو کیا تو ان میں سے کسی کو بھی باقی دیکھتا ہے؟ اور فرعون اور اس سے پہلے لوگوں نے

وَالْمُؤْتَفِكٰتُ بِالْخَاطِئَةِ ۚ٩ فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ

اور (لوط علیہ السلام کی) اُلٹی ہوئی بستیوں (کے لوگوں) نے بھی بڑی خطائیں کی تھیں۔ تو انہوں نے اپنے رب کے رسول کی نافرمانی کی

فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً رَّابِيَةً ١٠ اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ فِي الْجَارِيَةِ ۙ١١

تو (اللہ نے) انہیں بڑی سختی کے ساتھ پکڑا۔ جب پانی طغیانی پر آیا (تو) ہم نے تمہیں سوار کر دیا کشتی میں۔

لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّتَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ١٢

تاکہ ہم اس (واقعہ) کو تمہارے لئے نصیحت بنا دیں اور یاد رکھنے والے کان اسے (سن کر) یاد رکھیں۔

فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ۙ١٣ وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ۙ١٤

پھر جب صور میں ایک بار پھونک ماری جائے گی۔ اور زمین اور پہاڑ اٹھا لیئے جائیں گے پھر دونوں ایک ہی ضرب میں ریزہ ریزہ کر دیئے جائیں گے۔

فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۙ١٥ وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ١٦

تو اس دن واقع ہونے والی (قیامت) واقع ہو جائے گی۔ اور آسمان پھٹ جائے گا تو وہ اس دن کمزور ہوگا۔

وَّالْمَلَكُ عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا ۭ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ١٧

اور فرشتے اس کے کناروں پر ہوں گے اور اس دن آپ کے رب کے عرش کو اپنے اوپر اُٹھائے ہوئے ہوں گے آٹھ (فرشتے)۔

يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ١٨ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۙ

اس دن تم (حساب کے لئے) پیش کیئے جاؤ گے تمہاری کوئی پوشیدہ بات چھپی نہ رہے گی۔ تو جس کو اس کا نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا

فَيَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ ۚ١٩ اِنِّيْ ظَنَنْتُ اَنِّيْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ ۚ٢٠

تو وہ (خوش ہو کر) کہے گا لو میرا اعمال نامہ پڑھو۔ مجھے یقین تھا کہ بے شک مجھے میرا حساب ملنا ہے۔

فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۙ٢١ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۙ٢٢

تو وہ پسندیدہ زندگی میں ہوگا۔ عالی شان جنت میں۔

اہم نکات

قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ ﴿٢٣﴾ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ

جس کے پھل جھکے ہوئے ہوں گے۔ (ان سے کہا جائے گا) خوب مزے سے کھاؤ اور پیو ان (اعمال) کے بدلہ جو تم آگے بھیج چکے ہو

فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ ﴿٢٤﴾ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ

گزشتہ (زندگی کے) ایام میں۔ اور رہا وہ شخص جسے اس کا اعمال نامہ اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا

فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ﴿٢٥﴾ وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ﴿٢٦﴾ يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ﴿٢٧﴾

تو وہ کہے گا اے کاش! مجھے میرا اعمال نامہ نہ دیا گیا ہوتا۔ اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے؟ اے کاش! وہی (موت میرا) کام تمام کر چکی ہوتی۔

مَآ اَغْنٰى عَنِّيْ مَالِيَهْ ﴿٢٨﴾ هَلَكَ عَنِّيْ سُلْطٰنِيَهْ ﴿٢٩﴾ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ﴿٣٠﴾

(آج) میرے کچھ بھی کام نہ آیا میرا مال۔ میری سلطنت مجھ سے جاتی رہی۔ (حکم ہو گا کہ) اِسے پکڑو اور اِسے (گلے میں) طوق پہنا دو۔

ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ﴿٣١﴾ ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ﴿٣٢﴾ اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ﴿٣٣﴾

پھر اِسے جہنم میں ڈال دو۔ پھر ایک زنجیر میں جس کی لمبائی ستر گز ہے اسے جکڑ دو۔ بے شک یہ بڑی عظمت والے اللہ پر ایمان نہیں رکھتا تھا۔

وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿٣٤﴾ فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ ﴿٣٥﴾

اور مسکین کو کھانا کھلانے کی (دوسروں کو) ترغیب نہیں دیتا تھا۔ تو آج یہاں اس کا کوئی گرم جوش دوست نہیں ہے۔

وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ﴿٣٦﴾ لَّا يَاْكُلُهٗٓ اِلَّا الْخَاطِـُٔوْنَ ﴿٣٧﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ﴿٣٨﴾ ع ١

اور نہ کوئی کھانا ہے سوائے پیپ کے۔ جسے گناہگاروں کے سوا کوئی نہیں کھائے گا۔ تو مجھے قسم ہے ان چیزوں کی جنہیں تم دیکھتے ہو۔

وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿٣٩﴾ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿٤٠﴾ وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ﴿٤١﴾

اور جنہیں تم نہیں دیکھتے۔ یقیناً یہ (قرآن) ایک معزز رسول کا قول ہے۔ اور یہ کسی شاعر کا کلام نہیں ہے (مگر) تم بہت ہی کم ایمان لاتے ہو۔

وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٤٢﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٣﴾

اور نہ ہی (یہ) کسی کاہن کا کلام ہے (مگر) تم بہت ہی کم نصیحت حاصل کرتے ہو۔ (یہ) تمام جہانوں کے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ﴿٤٤﴾ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ﴿٤٥﴾ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ﴿٤٦﴾

اور اگر (بالفرض) وہ کوئی بات گھڑ کر ہم پر کہہ دیتے۔ تو یقیناً ہم ان کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے۔ پھر ہم ضرور ان کی شہ رگ کاٹ دیتے۔

فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ﴿٤٧﴾ وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٤٨﴾

پھر تم میں سے کوئی بھی (ہمیں) اِس سے روکنے والا نہ ہوتا۔ اور یقیناً یہ (قرآن) تو پرہیزگاروں کے لئے ضرور نصیحت ہے۔

وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ ﴿٤٩﴾ وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٥٠﴾

اور یقیناً ہم خوب جانتے ہیں کہ تم میں سے بعض جھٹلانے والے ہیں۔ اور یقیناً یہ (جھٹلانا) کافروں کے لئے حسرت (کا سبب) ہے۔

وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿٥١﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿٥٢﴾ ع ٢ ١٥

اور یقیناً یہ (قرآن) یقینی حق ہے۔ تو آپ تسبیح کیجیے اپنے رب کے نام کی جو بڑی عظمت والا ہے۔

اہم نکات



علم و عمل کی باتیں

۱- نافرمان قومیں قیامت کا انکار کرتی ہیں لیکن قیامت کا واقع ہونا یقینی ہے۔(سورۃ الحاقہ، آیات:۱تا۴)
۲- اپنے رسول علیہ السلام کو جھٹلانے اور قیامت کا انکار کرنے والی قومیں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی نافرمانی کر کے عذاب کی مستحق بن جاتی ہیں۔
(سورۃ الحاقہ، آیات:۴تا۱۰)
۳- قیامت کے دن زمین کی اونچائی نیچائی ختم کر کے اسے ایک ہموار میدان (حشر) بنا دیا جائے گا۔(سورۃ الحاقہ، آیات:۱۳، ۱۴)
۴- قیامت کے دن ہمارے تمام راز ظاہر کر دیئے جائیں گے۔(سورۃ الحاقہ، آیت:۱۸)
۵- آخرت میں ہونے والے حساب کا خیال رکھ کر زندگی گزارنے والے قیامت کے دن کامیاب ہوں گے۔(سورۃ الحاقہ، آیات:۱۹، ۲۰)
۶- قیامت کے دن کامیاب ہونے والوں کو دائیں ہاتھ میں نامۂ اعمال دیا جائے گا اور ناکام ہونے والوں کو بائیں ہاتھ میں نامۂ اعمال دیا جائے گا۔
(سورۃ الحاقہ، آیات:۱۹تا۲۵)
۷- اللہ سبحانہ و تعالیٰ اپنے نیک بندوں پر فضل فرماتے ہوئے ان کے نیک اعمال کا بدلہ جنت کی اعلیٰ نعمتوں کی صورت میں عطا فرمائے گا۔
(سورۃ الحاقہ، آیات:۲۲تا۲۴)
۸- اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے نافرمانوں کو روزِ قیامت طوق اور زنجیروں سے جکڑ کر جہنم کے سخت ترین عذاب میں ڈالا جائے گا۔(سورۃ الحاقہ، آیات:۳۰تا۳۲)
۹- اللہ سبحانہ و تعالیٰ پر یقین نہ رکھنے والے اور مسکینوں کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہ دلانے والے کا قیامت کے دن کوئی ساتھی نہ ہو گا۔
(سورۃ الحاقہ، آیات:۳۳تا۳۵)
۱۰- قرآنِ حکیم متقین کے لئے نصیحت اور جھٹلانے والوں کے لئے حسرت ہے۔(سورۃ الحاقہ، آیات:۴۸تا۵۰)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) سات راتیں اور آٹھ دن آندھی کا عذاب کس قوم پر آیا؟
(الف) قومِ ثمود (ب) قومِ عاد (ج) اہلِ مدین

(۲) قیامت کے دن عرشِ الٰہی کو کتنے فرشتے اُٹھائے ہوں گے؟
(الف) چار (ب) چھ (ج) آٹھ

(۳) سورت میں جہنم میں لے جانے کی کیا وجوہات بیان ہوئی ہیں؟
(الف) اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو نہ ماننا اور مسکینوں کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہ دینا (ب) کفر کرنا اور شرک کرنا (ج) شاعری کرنا اور جادو کرنا

(۴) قرآنِ حکیم کس کی زبان سے نکلا ہوا کلام ہے؟
(الف) شاعر (ب) کاہن (ج) رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(۵) سورت کے آخر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توجہ کس بات کی جانب مبذول کروائی گئی ہے؟
(الف) اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے مغفرت مانگنے (ب) اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی تسبیح بیان کرنے (ج) اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دعا مانگنے

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- اَلْحَاقَّه کے معنی کیا ہیں؟

____

____

۲- آغاز میں جن نافرمان قوموں کا ذکر کیا گیا ہے ان کے نام تحریر کیجیے؟

____

____

۳- پہلے رکوع کے درمیان میں قیامت برپا ہونے کا کیا نقشہ کھینچا گیا ہے؟

____

____

۴- جس شخص کو دائیں ہاتھ میں نامۂ اعمال دیا جائے گا وہ قیامت کے دن کیا کہے گا؟

____

____

۵- جس شخص کو بائیں ہاتھ میں نامۂ اعمال دیا جائے گا وہ قیامت کے دن کیا کہے گا؟

____

سوال ۳ الفاظ تلاش کریں:

ع	ت	س	ب	ی	ح	ز	ھ	ث	ش	ک
ب	ا	ع	م	ا	ل	ن	ا	م	ہ	ھ
ز	ذ	ل	و	ھ	ک	ج	ص	و	ر	و
آ	ن	ک	ی	ذ	چ	ی	س	د	گ	ک
ط	ن	و	چ	ش	ظ	ر	ج	ڑ	ع	ھ
غ	و	د	ح	ع	ا	د	ک	غ	ٹ	ل
ی	ل	ق	ھ	خ	س	ن	ی	ا	ض	ے
ا	ق	ض	پ	ی	پ	خ	ج	ل	ہ	ت
ن	پ	ر	ہ	ف	ر	ع	و	ن	س	ن
ی	ا	ل	ء	ر	ھ	د	ح	م	ن	ے
د	گ	ر	م	ج	و	ش	د	و	س	ت

ھدایات: درج ذیل حروف کو مندرجہ بالا چارٹ میں دی گئی سمتوں کے مطابق ↓ ← ↙ تلاش کیجیے۔

ثمود	عاد	آندھی	کھوکھلے تنے
فرعون	طغیانی	صور	اعمال نامہ
عالی شان جنت	طوق	زنجیر	گرم جوش دوست
پیپ	کاہن	تسبیح	شہ رگ

گھریلو سرگرمی

- اپنا جائزہ لیجیے اور اپنے ایک دن کے تمام اچھے اعمال کی فہرست بنائیے۔
- اس سورت میں ذکر کی گئی قوموں کی تفصیلات اپنی مطالعۂ قرآن حکیم کی کتب میں دیکھیے اور مندرجہ ذیل چارٹ مکمل کیجیے۔

نمبر شمار	قوم کا نام	سورت کا نام	آیات	مطالعۂ قرآنِ حکیم (جس میں تفصیلات ہیں)

- روزِ قیامت پھونکے جانے والے صُور سے متعلق کوئی دو آیاتِ قرآنی اور دو احادیثِ نبوی ﷺ تلاش کیجیے۔

آیاتِ قرآنی	احادیثِ نبوی ﷺ

دستخط استاد مع تاریخ: ____________

دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: ____________

سبق:۱۷

سُوْرَةُ الْمَعَارِج

(سورت نمبر:۷۰، کل رکوع:۲، کل آیات:۴۴)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم ﷺ کی مکی زندگی کے درمیانی دور میں نازل ہوئی۔ یہ وہی زمانہ تھا جب سُوْرَةُ الْحَاقَّه نازل ہوئی۔ اس سورت کے موضوعات اور مضامین سُوْرَةُ الْحَاقَّه سے بہت ملتے جلتے ہیں۔ جس طرح سُوْرَةُ الْحَاقَّه میں قیامت، جنت اور دوزخ کے احوال اور مومنوں اور کافروں کے اخروی انجام کا ذکر ہے اسی طرح اس سورت میں بھی یہی مضامین نہایت تاکید کے ساتھ بیان ہوئے ہیں۔

شانِ نزول کے حوالے سے بعض کتب تفاسیر میں یہ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع سے واپسی پر غدیر خم کے مقام پر دوران خطبہ حضرت مولیٰ علی شیر خدا کَرَّمَ اللہُ وَجہَہٗ کے مقام قرب وولایت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ "جس کا میں مولیٰ ہوں تو علی اس کا مولیٰ ہے" تو جب یہ خبر حارث بن نعمان فہری یا بعض تفاسیر کے مطابق نضر بن حارث کو پہنچی تو وہ اپنے اونٹ پر سوار ہو کر آپ ﷺ کے پاس آیا اور رسول اکرم ﷺ سے اعتراض کرتے ہوئے کہنے لگا کہ اے محمد! آپ نے ہمیں کلمہ شہادت، نماز، روزہ زکوۃ اور حج وغیرہ کا حکم دیا تو ہم نے قبول کر لیا مگر آپ راضی نہ ہوئے یہاں تک کہ آپ نے اپنے چچازاد (علی) کو ہم پر فضیلت دے دی یہ آپ نے اپنی طرف سے کیا ہے یا پھر اللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی کی طرف سے؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "قسم اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں یہ اللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی کی طرف سے ہے"۔ تو وہ یہ کہتا ہوا مڑا کہ اے اللہ! اگر محمد کا کہنا حق ہے تو مجھ پر آسمان سے پتھر برسا دے یا بڑا عذاب نازل کر۔ اس کا یہ کہنا تھا کہ اسی وقت آسمان سے ایک پتھر اس کے سر پر آگرا اور اس کے جسم سے پار ہو گیا اور وہ بدبخت موقع پر ہی ہلاک ہو گیا تو اس موقع پر اس سورت کی پہلی آیت نازل ہوئی۔

کچھ تفاسیر میں یہ بھی ہے کہ کفار میں سے ایک شخص نضر بن حارث نے اللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی کے عذاب نازل ہونے کی دعا کی تھی جس پر اس سورت کی پہلی آیت نازل ہوئی تھی۔ ممکن ہے کہ اس موقع پر بھی یہ آیت نازل ہوئی ہو جیسا کہ بعض آیات و سورتیں حسب موقع دوبارہ بھی نازل ہوئیں اور اس لئے ان کے الگ الگ شانِ نزول بیان کیئے گئے۔

"اَلْمَعَارِج" "سیڑھیوں" کو کہتے ہیں۔ اس سورت میں آسمان کو "فرشتوں کی سیڑھی" سے تعبیر کیا گیا ہے۔ آغاز میں قیامت کی ہولناکی کا بیان ہے۔ اہل جہنم کے بُرے جرائم کو بیان کیا گیا ہے اس کے بعد اہل جنت کی بنیادی صفات بیان ہوئی ہیں جو یہ ہیں: نماز پر ہمیشگی اختیار کرنا اور اس کی حفاظت کرنا، قیامت پر یقین رکھنا، ضرورت مند اور محروم لوگوں کے لئے اپنے مال سے حصہ رکھنا، رب کے عذاب سے ڈرنا، اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنا، اپنی فطری خواہش کو اپنی بیوی اور باندیوں تک محدود رکھنا، امانتوں کی حفاظت کرنا اور اپنی گواہی پر قائم رہنا۔ قیامت کے دن مجرموں کی بدحالی کے بیان کے ساتھ اس سورت کا اختتام ہوتا ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ۝١ لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ ۝٢
ایک سوال کرنے والے نے سوال کیا اس عذاب کے بارے میں جو واقع ہونے والا ہے (یعنی) کافروں پر۔ اسے کوئی روکنے والا نہیں۔

مِّنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِ ۝٣ تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ
اس اللہ کی طرف سے (واقع ہوگا) جو بلندیوں کا مالک ہے۔ فرشتے اور روح (جبرائیل علیہ السلام) اس کی طرف چڑھتے ہیں

فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ۝٤ فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا ۝٥ اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا ۝٦
(اور وہ عذاب ایسے) دن میں (ہوگا) جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے۔ پس آپ صبر کریں، بہترین صبر۔ بے شک وہ لوگ اُس (قیامت) کو دور دیکھتے ہیں۔

وَّنَرٰىهُ قَرِيْبًا ۝٧ يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ۝٨ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ۝٩
اور ہم اسے قریب دیکھتے ہیں۔ جس دن آسمان پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہو جائے گا۔ اور پہاڑ (دُھنکی ہوئی) رنگین اُون کی طرح ہو جائیں گے۔

وَلَا يَسْـَٔلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا ۝١٠ يُّبَصَّرُوْنَهُمْ ۭ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ
اور کوئی پکا دوست کسی گہرے دوست کو نہیں پوچھے گا۔ (حالانکہ) وہ ایک دوسرے کو دکھا دیئے جائیں گے (اُس دن) مجرم چاہے گا

لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍۢ بِبَنِيْهِ ۝١١ وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ ۝١٢ وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُـْٔوِيْهِ ۝١٣
کہ کاش وہ اس دن عذاب (سے رہائی) کے بدلہ میں اپنے بیٹے دے دے۔ اور اپنی بیوی اور اپنے بھائی کو۔ اور اپنے خاندان کو جو اسے پناہ دیتا تھا۔

وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ ثُمَّ يُنْجِيْهِ ۝١٤ كَلَّا ۭ
اور جتنے لوگ زمین میں ہیں سب کے سب (فدیہ میں دے دے) پھر اپنے آپ کو (عذاب سے) بچالے۔ (لیکن ایسا) ہرگز نہیں (ہوگا)

اِنَّهَا لَظٰى ۝١٥ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ۝١٦ تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰى ۝١٧
یقیناً وہ بھڑکتی ہوئی آگ ہے۔ جو کھال تک اُتار دینے والی ہے۔ وہ پکارے گی اس شخص کو جس نے (حق سے) پیٹھ پھیری اور منہ موڑ لیا

وَجَمَعَ فَاَوْعٰى ۝١٨ اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ۝١٩ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا ۝٢٠
اور (مال) جمع کیا پھر اسے سنبھال کر رکھا۔ بے شک انسان بہت کم حوصلہ پیدا کیا گیا ہے۔ جب اسے تکلیف پہنچتی ہے تو گھبرا جاتا ہے۔

وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا ۝٢١ اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ۝٢٢ الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ۝٢٣
اور جب خوش حالی ملتی ہے تو کنجوس بن جاتا ہے۔ سوائے (ان کے جو) نماز ادا کرنے والے ہیں۔ وہ لوگ جو اپنی نمازوں کی ہمیشہ پابندی کرتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ۝٢٤ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝٢٥ وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝٢٦
اور وہ لوگ جن کے مالوں میں ایک مقرر حصّہ ہے۔ مانگنے والے اور محروم کا۔ اور وہ لوگ جو تصدیق کرتے ہیں بدلہ کے دن کی۔

اہم نکات



وَالَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۚ﴿٢٧﴾ اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ ﴿٢٨﴾

اور وہ لوگ جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرنے والے ہیں۔ بے شک ان کے رب کا عذاب ایسا نہیں جس سے بے خوف ہوا جائے۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۙ﴿٢٩﴾ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ

اور وہ لوگ جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ سوائے اپنی بیویوں یا کنیزوں کے جن کے وہ مالک ہیں

فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۚ﴿٣٠﴾ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۚ﴿٣١﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ

تو ان پر کوئی ملامت نہیں۔ پھر جو ان کے علاوہ (کوئی اور طریقہ) چاہے تو وہی لوگ حد سے گزرنے والے ہیں۔ اور وہ لوگ جو

لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۙ﴿٣٢﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ۙ﴿٣٣﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ

اپنی امانتوں اور اپنے وعدہ کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ اور وہ لوگ جو اپنی گواہیوں پر قائم رہنے والے ہیں۔ اور وہ لوگ جو

ع ١ ٣٥ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۙ﴿٣٤﴾ اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ۙ﴿٣٥﴾ فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جو جنتوں میں معزز ہوں گے۔ تو کافروں کو کیا ہو گیا ہے

قِبَلَكَ مُهْطِعِيْنَ ۙ﴿٣٦﴾ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِيْنَ ﴿٣٧﴾ اَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ

کہ آپ کی طرف دوڑے چلے آرہے ہیں۔ دائیں جانب سے اور بائیں جانب سے گروہ کے گروہ۔ کیا ان میں سے ہر شخص یہ توقع رکھتا ہے

اَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ ۙ﴿٣٨﴾ كَلَّا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٩﴾

کہ داخل کر دیا جائے گا نعمتوں والی جنت میں؟ (ایسا) ہر گز نہیں (ہو گا!) بے شک ہم نے انہیں پیدا فرمایا اس چیز سے جسے وہ جانتے ہیں۔

فَلَآ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ۙ﴿٤٠﴾ عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ

تو مجھے قسم ہے مشرقوں اور مغربوں کے رب کی (کہ) یقیناً ہم ضرور قادر ہیں۔ اس (بات) پر کہ ہم بدل لائیں

خَيْرًا مِّنْهُمْ ۙ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿٤١﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا

ان سے بہتر (مخلوق) اور ہم (اس سے) عاجز نہیں ہیں۔ تو آپ انہیں چھوڑ دیجئے وہ بے کار باتوں میں اُلجھے رہیں اور کھیلیں کُودیں

حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ۙ﴿٤٢﴾ يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا

یہاں تک کہ وہ اپنے اس دن سے جا ملیں جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔ جس دن وہ قبروں سے دوڑتے ہوئے نکلیں گے

كَاَنَّهُمْ اِلٰى نُصُبٍ يُّوْفِضُوْنَ ۙ﴿٤٣﴾ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ ذٰلِكَ الْيَوْمُ

جیسا کہ وہ (مقرر کی گئی) نشانی کی طرف دوڑے جا رہے ہوں۔ ان کی آنکھیں جھکی ہوں گی ان پر ذلت چھا رہی ہو گی یہی وہ دن ہے

ع ٢ ٩ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿٤٤﴾

جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا تھا۔

علم و عمل کی باتیں

۱- جب اللہ ﷻ کا عذاب نازل ہوتا ہے تو کوئی اُسے ٹال نہیں سکتا۔ (سورۃ المعارج، آیات: ۱، ۲)

۲- قیامت کا دن پچاس ہزار سال کا ایک بہت طویل دن ہو گا۔ (سورۃ المعارج، آیت: ۴)

۳- لوگ قیامت کو دور سمجھتے ہیں لیکن اللہ ﷻ کے نزدیک قیامت بہت قریب ہے۔ (سورۃ المعارج، آیات: ۶، ۷)

۴- قیامت کے منکروں کو اس دن کوئی دنیاوی دوستی اور رشتہ داری کام نہیں آئے گی۔ (سورۃ المعارج، آیات: ۱۰ تا ۱۴)

۵- حقیقت کو نہ ماننا، مال جمع کرنا، بے صبری کرنا اور کنجوسی کرنا جہنم میں لے جانے والے اسباب ہیں۔ (سورۃ المعارج، آیات: ۱۷ تا ۲۱)

۶- نماز قائم کرنا، مال ضرورت مندوں پر خرچ کرنا، آخرت پر یقین رکھنا، اللہ ﷻ کے عذاب سے ڈرنا، پاک دامنی اور شرم و حیاء کو اختیار کرنا، امانتوں اور وعدوں کی نگہبانی کرنا اور گواہیوں پر قائم رہنا جنت میں جانے والوں کے اوصاف ہیں۔ (سورۃ المعارج، آیات: ۲۲ تا ۳۴)

۷- حق کا انکار کرنے والے اور حق کا مذاق اڑانے والے ہرگز جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔ (سورۃ المعارج، آیات: ۳۸، ۳۹)

۸- دین سے غفلت برتتے ہوئے بیہودہ باتوں اور کھیل کود میں مگن رہنے والے قیامت کے دن عذاب کا مزہ چکھ رہے ہوں گے۔ (سورۃ المعارج، آیات: ۴۱، ۴۲)

۹- قیامت کے دن لوگ اپنی قبروں سے نکل کر میدانِ حشر میں جمع ہوں گے۔ (سورۃ المعارج، آیت: ۴۳)

۱۰- کفار اور گناہگاروں کے لئے قیامت کا دن سخت ترین دن ہو گا۔ (سورۃ المعارج، آیت: ۴۴)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) معارج کے کیا معنی ہیں؟

(الف) معراج کا واقعہ　　(ب) سیڑھیاں　　(ج) قیامت

(۲) کفر و شرک اور نافرمانی میں مبتلا پکے دوستوں کی قیامت کے دن کیا کیفیت ہو گی؟

(الف) ایک دوسرے کی مدد کریں گے　　(ب) ایک دوسرے کو بچائیں گے　　(ج) ایک دوسرے کو بالکل نہیں پوچھیں گے

(۳) جنت میں جانے والوں کی صفات میں اول و آخر کس صفت کا ذکر ہے؟

(الف) نماز ادا کرنے　　(ب) خیرات کرنے　　(ج) پرہیزگاری

(۴) اچھے لوگوں کے مالوں میں کن کا حصہ ہوتا ہے؟

(الف) مال داروں اور بادشاہوں　　(ب) مانگنے والوں اور محروموں　　(ج) زمینداروں اور تاجروں

(۵) قبر سے اُٹھ کر میدانِ حشر کی طرف دوڑنے والوں کی نگاہیں کیسی ہوں گی؟

(الف) اندھی ہوں گی　　(ب) بند ہوں گی　　(ج) جھکی ہوئی ہوں گی

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- قیامت کے دن ایک مجرم کا اپنے رشتہ داروں سے برتاؤ کیسا ہوگا؟

___

___

۲- اہلِ جہنم کے کیا جرائم بیان کیئے گئے ہیں؟

___

___

۳- اہلِ جنت کے کیا اوصاف بیان کیئے گئے ہیں؟

___

___

۴- کیا ہر شخص کو قیامت کے دن نعمتوں بھری جنت میں داخل کر دیا جائے گا؟

___

___

۵- آخر میں قیامت کا کیا منظر کھینچا گیا ہے؟

___

___

سوال ۳ ذیل میں دی گئی خالی جگہیں پُر کیجیے:

بے شک انسان بہت کم ______ پیدا کیا گیا ہے۔ جب اسے تکلیف پہنچتی ہے تو ______ جاتا ہے۔ اور جب خوش حالی ملتی ہے تو ______ بن جاتا ہے۔ سوائے (ان کے جو) ______ ادا کرنے والے ہیں۔ وہ لوگ جو اپنی نمازوں کی ہمیشہ ______ کرتے ہیں۔ اور وہ لوگ جن کے ______ میں مقرر حصّہ ہے۔ مانگنے والے اور ______ کا۔ اور وہ لوگ جو تصدیق کرتے ہیں ______ کے دن کی۔ اور وہ لوگ جو اپنے رب کے ______ سے ڈرنے والے ہیں۔ بے شک ان کے رب کا عذاب ایسا نہیں جس سے ______ ہوا جائے۔

گھریلو سرگرمی

سورۃ القلم، سورۃ الحاقہ اور سورۃ المعارج میں قیامت کا جو نقشہ کھینچا گیا ہے۔ نکات کی صورت میں ایک چارٹ بنا کر واضح کریں۔

سورۃ القلم	سورۃ الحاقہ	سورۃ المعارج

تنہائی میں بیٹھ کر اپنا جائزہ لیں کہ کیا نیک لوگوں کی جو صفات اس سورت میں بیان کی گئی ہیں وہ آپ کے اندر موجود ہیں یا نہیں اور ان صفات کے حاصل کرنے کی منصوبہ بندی کریں۔

مطلوبہ صفت	ہاں	نہیں	صفات کے حصول کے لئے منصوبہ بندی

آپ کا دوست وعدہ پورا نہیں کرتا۔ اسے وعدہ پورا نہ کرنے کے نقصانات کے بارے میں خط لکھیں۔

دستخط استاد مع تاریخ: ____________________

دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: ____________________

سبق:۱۸

سُوۡرَۃُ نُوۡح

(سورت نمبر:۷۱، کل رکوع:۲، کل آیات:۲۸)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم ﷺ کی مکی زندگی کے درمیانی دور میں اس وقت نازل ہوئی جب مخالفت میں شدت آگئی تھی۔ سورۃ المعارج کی آیت ۴۱ کے آخر میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا تھا کہ ہم اس پر قادر ہیں کہ مشرکین مکہ سے بہتر لوگ لے آئیں اور اس کے بعد سورۃ نوح میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کی قوم پر بہت بڑا طوفان بھیجا، جس سے ان کی قوم کے تمام کافر غرق ہو کر ہلاک ہوگئے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے صرف اُن چند افراد کو بچالیا جو اُس کی توحید اور حضرت نوح علیہ السلام کی رسالت پر ایمان لا چکے تھے۔ پھر ان ہی باقی رہنے والے لوگوں سے دنیا آباد ہوئی۔ اس طرح یہ بات واضح کر دی گئی کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ جب چاہے کسی قوم کو ہلاک کر کے اس کی جگہ دوسری قوم کو لے آئے۔ یہ پوری سورت حضرت نوح علیہ السلام کی دعوت، اس کے جواب میں قوم کے طرزِ عمل اور ان کے انجام کی تفصیل پر مشتمل ہے۔

حضرت نوح علیہ السلام کی قوم عراق کے علاقہ میں آباد تھی۔ وہ قوم بت پرستی میں مبتلا تھی ان کے پانچ بڑے مشہور بت تھے وَدّ، سُوَاع، یَغُوْث، یَعُوْق اور نسر۔ وہ بالآخر ان بتوں کو اپنا معبود بنا بیٹھے تھے اور بڑے ذوق وشوق سے ان کی عبادت کرنے لگے تھے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے ۹۵۰ سال اپنی قوم کو توحید کی دعوت دی۔ انہوں نے اپنی قوم کو استغفار کی برکات بھی بتائیں لیکن قوم اپنے شرک سے باز نہ آئی اور بالآخر عذاب الٰہی سے دوچار ہوئی۔ سورت کے آخر میں حضرت نوح علیہ السلام کی دعاؤں کا بیان ہے۔ سورۃ نوح کے ذریعہ آپ ﷺ اور مسلمانوں کو یہ بتایا گیا ہے کہ ان کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے یہ پہلا واقعہ نہیں بلکہ حضرت نوح علیہ السلام بھی ان مراحل سے گزر چکے ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپ علیہ السلام کے صبر و تحمل پر آپ علیہ السلام کو تائید و نصرت سے نوازا تھا۔ اہل ایمان کو بھی مشکلات پر صبر و تحمل کرتے ہوئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی تائید و نصرت کا انتظار کرنا چاہیئے۔

اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ	بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے	اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنَا نُوۡحًا اِلٰى قَوۡمِهٖۤ اَنۡ اَنۡذِرۡ قَوۡمَكَ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ يَّاۡتِيَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ①

بے شک ہم نے نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کی طرف بھیجا کہ آپ اپنی قوم کو ڈر سنائیں اس سے پہلے کہ اُن پر دردناک عذاب آجائے۔

قَالَ يٰقَوۡمِ اِنِّىۡ لَـكُمۡ نَذِيۡرٌ مُّبِيۡنٌ ② اَنِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ

(نوح علیہ السلام نے) فرمایا اے میری قوم! بے شک میں تمہارے لئے واضح ڈر سنانے والا ہوں۔ یہ کہ تم اللہ کی عبادت کرو

وَاتَّقُوۡهُ وَاَطِيۡعُوۡنِ ③ يَغۡفِرۡ لَـكُمۡ مِّنۡ ذُنُوۡبِكُمۡ وَيُؤَخِّرۡكُمۡ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى

اور اس سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ وہ تمہارے لئے تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں مقررہ وقت تک مہلت عطا کرے گا

اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَآءَ لَا يُؤَخَّرُ‌ لَوۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ④

بے شک جب اللہ کا (مقرر) وقت آجائے تو تاخیر نہیں کی جاتی کاش کہ تم جانتے۔

قَالَ رَبِّ اِنِّيْ دَعَوْتُ قَوْمِيْ لَيْلًا وَّنَهَارًا ۝٥ فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَآءِيْۤ

(نوح علیہ السلام نے) عرض کی اے میرے رب! بے شک میں نے اپنی قوم کو رات اور دن دعوت دی۔ لیکن میری دعوت نے ان کے لئے اضافہ نہ کیا

اِلَّا فِرَارًا ۝٦ وَاِنِّيْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْۤا اَصَابِعَهُمْ فِيْۤ اٰذَانِهِمْ

سوائے بھاگنے کے۔ اور بے شک جب بھی میں نے انہیں دعوت دی تاکہ تو انہیں بخشے تو انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ڈال لیں

وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ۝٧ ثُمَّ اِنِّيْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ۝٨

اور اپنے اوپر اپنے کپڑے لپیٹ لیئے اور وہ اَڑے رہے اور بہت تکبر کیا۔ پھر بے شک میں نے انہیں بلند آواز سے دعوت دی۔

ثُمَّ اِنِّيْۤ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ۝٩ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ

پھر بے شک میں نے انہیں علانیہ (بھی) سمجھایا اور میں نے انہیں چپکے چپکے بھی سمجھایا۔ تو میں نے کہا تم اپنے رب سے مغفرت مانگو

اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۝١٠ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۝١١ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ

بے شک وہ بہت بخشنے والا ہے۔ وہ تم پر آسمان سے خوب بارش برسائے گا۔ اور وہ مال اور اولاد کے ذریعے تمہاری مدد فرمائے گا

وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۝١٢ مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ۝١٣

اور تمہارے لئے باغات اُگائے گا اور تمہارے لئے نہریں جاری فرمائے گا۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی عظمت کا خیال نہیں رکھتے۔

وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ۝١٤ اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۝١٥

حالانکہ اس نے تمہیں مختلف حالتوں سے (گزار کر) پیدا فرمایا ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے کس طرح سات آسمان اوپر نیچے پیدا فرمائے۔

وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ۝١٦ وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ۝١٧

اور اس (اللہ) نے ان میں چاند کو روشن فرمایا اور اس نے سورج کو چراغ بنایا۔ اور اللہ نے تمہیں زمین سے سبزے کی طرح (خاص اہتمام سے) پیدا فرمایا۔

ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا وَيُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ۝١٨ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ

پھر وہ تمہیں اسی (زمین) میں واپس لے جائے گا اور تمہیں (اسی زمین سے دوبارہ) باہر نکالے گا۔ اور اللہ نے بنایا تمہارے لئے

الْاَرْضَ بِسَاطًا ۝١٩ لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ۝٢٠ قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ ع ١/٢٠

زمین کو فرش۔ تاکہ تم اس کے کھلے راستوں پر چلو پھرو۔ نوح (علیہ السلام) نے عرض کی اے میرے رب! بے شک انہوں نے میری نافرمانی کی

وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗۤ اِلَّا خَسَارًا ۝٢١ وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ۝٢٢

اور ان (سرداروں) کی پیروی کی جن کے مال اور اولاد نے ان کے خسارے ہی میں اضافہ کیا۔ اور انہوں نے بڑی بڑی چالیں چلیں۔

وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۙ وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا ۝٢٣

اور وہ کہنے لگے کہ اپنے معبودوں کو ہرگز نہ چھوڑنا اور نہ ود اور سواع کو چھوڑنا اور نہ یغوث اور یعوق اور نسر کو۔

وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا ۚ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ﴿۲۴﴾

اور یقیناً انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا اور (یا اللہ!) تُو بھی ان ظالموں کے لئے سوائے گمراہی کے (کسی اور چیز میں) اضافہ نہ کر۔

مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ﴿۲۵﴾

وہ اپنے گناہوں کی وجہ سے غرق کر دیئے گئے پھر انہیں آگ میں داخل کیا گیا تو انہوں نے اپنے لئے اللہ کے سوا کسی کو مددگار نہ پایا۔

وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ﴿۲۶﴾ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ

اور نوح (علیہ السلام) نے عرض کی اے میرے رب! زمین پر باقی نہ چھوڑ کافروں میں سے کوئی بسنے والا۔ بے شک اگر تُو نے انہیں چھوڑ دیا

يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿۲۷﴾ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ

تو وہ تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے اور وہ بدکار سخت کافر کو ہی جنم دیں گے۔ اے میرے رب! مجھے اور میرے والدین کو بخش دے

وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ

اور ہر اس شخص کو جو میرے گھر میں مومن ہو کر داخل ہو اور (سب) مومن مردوں اور (سب) مومن عورتوں کو بھی

وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ﴿۲۸﴾ ع ۲/۸

اور ظالموں کی ہلاکت ہی میں اضافہ کر۔



اہم نکات



علم و عمل کی باتیں

۱- اللہ تعالیٰ نے انبیاءِ کرام علیہم السلام کو لوگوں کی ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا اور انہوں نے حتی المقدور لوگوں کو بُرائی سے روکا اور نیکی کا حکم دیا۔ ہمیں بھی حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی اتباع کرتے ہوئے لوگوں کو برائی سے روکنا اور نیکی کا حکم دینا چاہیئے۔(سورۃ نوح، آیات:۱تا۳)

۲- ہمیں دین کی دعوت کا کام دن، رات، علانیہ اور چپکے چپکے ہر طرح سے کرنا چاہیئے۔(سورۃ نوح، آیات:۵تا۹)

۳- ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی مغفرت مانگتے رہنا چاہیئے۔(سورۃ نوح، آیت:۱۰)

۴- استغفار کرنے پر اللہ تعالیٰ نہ صرف گناہوں کو معاف فرماتا ہے بلکہ دنیا میں بھی خیر و برکت عطا فرماتا ہے۔(سورۃ نوح، آیات:۱۰تا۱۲)

۵- ہمیں اللہ تعالیٰ کی عظمت کا خیال کرتے ہوئے اس کی نافرمانی سے بچنا چاہیئے۔(سورۃ نوح، آیت:۱۳)

۶- انسان کا وجود، ساتوں آسمان، چمکتا چاند، روشن سورج اور زمین کا فرش اللہ تعالیٰ کی قدرت کی علامات ہیں۔(سورۃ نوح، آیات:۱۴تا۲۰)

۷- رسولوں کی نافرمانی کرنے والے اور دنیادار مالداروں اور سرداروں کی پیروی کرنے والے گمراہ ہو جاتے ہیں۔(سورۃ نوح، آیات:۲۱تا۲۴)

۸- نیک لوگوں سے محبت اور ان کی پیروی کرنی چاہیئے لیکن اپنی گمراہی اور کج روی کو ان کی طرف منسوب نہیں کرنا چاہیئے۔(سورۃ نوح، آیات:۲۳،۲۴)

۹- انبیاء کرام علیہم السلام کی بات نہ ماننے والے دنیا و آخرت میں نقصان اٹھاتے ہیں۔(سورۃ نوح، آیت:۲۵)

۱۰- ہمیں اللہ تعالیٰ سے اپنی، اپنے والدین کی اور ایمان لانے والے مَردوں اور عورتوں کی مغفرت کی دعا کرتے رہنا چاہیئے۔(سورۃ نوح، آیت:۲۸)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو کتنے عرصہ تک دعوت دی؟

(الف) ۱۰۰۰ سال (ب) ۹۰۰ سال (ج) ۹۵۰ سال

(۲) حضرت نوح علیہ السلام کی دعوت سُن کر قوم نے کیا کیا؟

(الف) انگلیاں چبالیں (ب) انگلیاں کانوں میں ڈال لیں (ج) سر پیٹ لیا

(۳) اللہ تعالیٰ نے کس کو چراغ بنایا؟

(الف) ستارے (ب) چاند (ج) سورج

(۴) حضرت نوح علیہ السلام نے نافرمانوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے سامنے کیا دعائے ضرر مانگی؟

(الف) اے اللہ! ان کافروں میں سے کسی ایک کو بھی رزق نہ دے۔ (ب) اے اللہ! ان کافروں میں سے کسی ایک کو بھی اولاد نہ دے۔

(ج) اے اللہ! ان کافروں میں سے کوئی ایک بھی زمین پر بسنے والا نہ چھوڑ۔

(۵) حضرت نوح علیہ السلام نے کن کے لئے بخشش کی دعا مانگی؟

(الف) قوم کے سرداروں اور امیروں کے لئے (ب) والدین اور اہلِ ایمان کے لئے

(ج) قوم کے محتاجوں اور فقیروں کے لئے

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو کیا دعوت دی؟

۲- حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو استغفار کرنے کے کیا فوائد بتائے؟

۳- حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو سمجھانے کے لئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی قدرت کی کیا مثالیں بیان فرمائیں؟

۴- حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے پانچ بتوں کے نام کیا تھے؟

۵- حضرت نوح علیہ السلام نے قوم کے جھٹلانے اور کفر و شرک سے باز نہ آنے پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے کیا دعائے ضرر مانگی؟

سوال ۳ حضرت نوح علیہ السلام کی دعوت پر قوم کے لوگوں کا ردِّ عمل کیا تھا؟ درست جوابات پر (✓) کا نشان لگائیے:

- انگلیاں اپنے کانوں میں ڈال لیں۔
- بہت خوش ہوئے۔
- حضرت نوح علیہ السلام کی بہت خدمت کی۔
- اپنے اوپر کپڑے لپیٹ لیئے۔
- اپنی بات پر اڑے رہے اور بہت تکبر کیا۔
- حضرت نوح علیہ السلام کی دعوت سے دور بھاگنے لگے۔
- حضرت نوح علیہ السلام پر فوراً ایمان لے آئے۔

گھریلو سرگرمی

❁ استغفار کی اہمیت اور فضیلت پر کوئی دو احادیثِ مبارکہ تلاش کر کے لکھیے۔





استغفار کی اہمیت و فضیلت

____

____

____

____

____

____

____

____

❁ اپنے گھر والوں سے معلوم کیجیے کہ دین کی دعوت کن کن طریقوں سے دی جا سکتی ہے۔

____

____

____

____

____

❁ سورت کی آخری آیت میں دی گئی حضرت نوح علیہ السلام کی دعا (رَبِّ اغۡفِرۡ لِیۡ وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِمَنۡ دَخَلَ بَیۡتِیَ مُؤۡمِنًا وَّ لِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَ الۡمُؤۡمِنٰتِ) ایک چارٹ پر ترجمہ کے ساتھ لکھیں اور زبانی یاد کریں۔

دستخط استاد مع تاریخ: ________________

دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: ________________

سبق:۱۹ — سُوْرَةُ الْجِنّ — (سورت نمبر:۷۲، کل رکوع:۲، کل آیات:۲۸)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم ﷺ کی مکی زندگی کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی۔ سورت کی ابتدا میں جنّات کے قرآنِ حکیم سننے اور ایمان لانے کا واقعہ بیان ہوا ہے، شرک سے منع کیا گیا ہے اور توحید کی دعوت دی گئی ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جِنّات کی ایک جماعت نے وادیٔ نخلہ میں نبی کریم ﷺ سے اس وقت غور سے قرآن کی تلاوت سُنی جب آپ ﷺ چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مکہ سے عُکاظ کے بازار کی طرف جاتے ہوئے فجر کی نماز ادا فرما رہے تھے۔ یہ واقعہ اس وقت پیش آیا ہے جب جنّات نے محسوس کیا کہ ان کی بعض آزادیوں پر پابندیاں عائد کر دی گئی ہیں۔ چنانچہ اس کی وجہ جاننے کے لئے زمین کے مشرق و مغرب اور ہر طرف جنّات نے اپنے وفود بھیجے کہ وہ حقیقت معلوم کرنے کی کوشش کریں۔ اسی کوشش میں وہ مقامِ نخلہ پر بھی پہنچے۔ جنّات کے وفد نے جب قرآنِ حکیم سنا تو وہ بہت متاثر ہوئے اور قسمیں کھا کر کہنے لگے کہ واللہ یہی کلام ہے جو ہمیں آسمانی خبروں تک پہنچنے سے روکنے والا ہے۔ وہ لوگ ایمان لے آئے اور اپنے قبیلہ میں واپس جا کر دین کی تبلیغ کرنے لگے۔ (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

جنّات اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ایک عقل و شعور رکھنے والی مخلوق ہیں۔ جنّات کو انسانوں سے پہلے زمین پر بھیجا گیا۔ جِنّات کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آگ سے پیدا فرمایا۔ جِنّات میں بھی ایمان لانے والے اور کفر کرنے والے ہوتے ہیں۔ جِنّات دنیا میں مختلف علاقوں میں رہتے ہیں اور مختلف زبانیں بولنے والے ہوتے ہیں۔ جِنّات میں بھی مذکر اور مؤنث (مرد اور عورت) ہوتے ہیں اور اولاد کا سلسلہ ہوتا ہے۔ "جِنّات کی خوراک جانوروں کا گوبر اور ہڈیاں ہیں۔" (صحیح بخاری) شیطان بھی ایک جن ہے۔ جِنّات پر بھی نبی کریم ﷺ کی رسالت کو ماننا اور آپ ﷺ کی تعلیمات کی پیروی کرنا آخرت میں کامیابی کے لئے ضروری ہے۔ عموماً جنّات ہمیں دکھائی نہیں دیتے۔ جِنّات کی رسائی آسمانوں تک ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ستاروں کو فرشتوں کی چوکیاں بنایا جہاں سے فرشتے آسمانوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ سرکش جِنّات آسمانوں میں خبریں لینے آتے ہیں تو یہی فرشتے شہابِ ثاقب (روشن انگارے) برسا کر انہیں آسمانوں سے دور رکھتے ہیں۔ سورت کے آخر میں فریضۂ رسالت، قیامت اور وحی کی حفاظت کا بیان ہے۔

اَعُوْذُ	بِاللّٰهِ	مِنَ	الشَّيْطٰنِ	الرَّجِيْمِ	بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ ○
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے					اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے			

قُلْ	اُوْحِيَ	اِلَيَّ	اَنَّهُ	اسْتَمَعَ	نَفَرٌ	مِّنَ	الْجِنِّ	فَقَالُوْٓا
آپ فرما دیجیے کہ میری طرف وحی کی گئی ہے کہ اس (قرآن) کو جنّات کی ایک جماعت نے غور سے سنا تو (جا کر اپنی قوم سے) کہنے لگے								

اِنَّا	سَمِعْنَا	قُرْاٰنًا	عَجَبًا ۙ①	يَّهْدِيْٓ	اِلَى	الرُّشْدِ	فَاٰمَنَّا بِهٖ ۭ
کہ بے شک ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے۔ جو بھلائی (کے راستہ) کی طرف ہدایت کرتا ہے تو ہم اس پر ایمان لے آئے							

وَلَنْ	نُّشْرِكَ	بِرَبِّنَآ	اَحَدًا ۙ②	وَّاَنَّهٗ	تَعٰلٰى	جَدُّ	رَبِّنَا	مَا	اتَّخَذَ	صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۙ③
اور ہم ہرگز اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے۔ اور یہ کہ ہمارے رب کی شان بہت بلند ہے نہ اس نے کوئی بیوی بنائی ہے اور نہ کوئی بیٹا۔										

وَّ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۙ﴿۴﴾ وَّ اَنَّا ظَنَنَّاۤ

اور یہ کہ ہم میں سے بے وقوف اللہ کے بارے میں خلافِ حق بات کہا کرتے تھے۔ اور یہ کہ ہم گمان کرتے تھے

اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَ الْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۙ﴿۵﴾ وَّ اَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ

کہ انسان اور جن اللہ کے بارے میں ہرگز جھوٹ نہیں بولیں گے۔ اور یہ کہ انسانوں میں سے کچھ لوگ

يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۙ﴿۶﴾

جِنّات میں سے بعض لوگوں کی پناہ لیتے تھے تو ان لوگوں نے ان (جِنّات) کی سرکشی اور بڑھا دی۔

وَّ اَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۙ﴿۷﴾

اور یہ کہ وہ (انسان) بھی ایسا ہی گمان کرنے لگے جیسا گمان تم (جِنّات) نے کیا کہ ہرگز اللہ کسی کو (دوبارہ زندہ کرکے) نہیں اُٹھائے گا۔

وَّ اَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّ شُهُبًا ۙ﴿۸﴾

اور یہ کہ ہم نے آسمان کو ٹٹولا تو ہم نے اسے پایا کہ وہ بھرا ہوا ہے سخت پہرہ داروں اور انگاروں سے۔

وَّ اَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ؕ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ

اور یہ کہ ہم اس (آسمان) میں بعض مقامات پر (باتیں) سننے کے لئے بیٹھ جایا کرتے تھے پس اب کوئی سننا چاہے

يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۙ﴿۹﴾ وَّ اَنَّا لَا نَدْرِيْۤ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ

تو وہ اپنے لئے گھات میں لگے ہوئے شعلہ کو پائے گا۔ اور یہ کہ ہم نہیں جانتے کہ اہلِ زمین کے بارے میں کسی بُرائی کا ارادہ کیا گیا ہے

اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ۙ﴿۱۰﴾ وَّ اَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَ مِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ؕ

یا ان کے رب نے ان کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرمایا ہے۔ اور یہ کہ ہم میں سے کچھ لوگ نیک ہیں اور کچھ ہم میں سے اس کے علاوہ (بُرے) ہیں

كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا ۙ﴿۱۱﴾ وَّ اَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ

ہم مختلف طریقوں پر چل رہے تھے۔ اور یہ کہ ہم نے یقین کر لیا کہ ہم اللہ کو ہرگز نہ زمین میں (رہ کر) عاجز کر سکتے ہیں

وَ لَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ۙ﴿۱۲﴾ وَّ اَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰۤى اٰمَنَّا بِهٖ ؕ

اور نہ ہی (کہیں اور) بھاگ کر اسے عاجز کر سکتے ہیں۔ اور یہ کہ جب ہم نے (قرآن کی) ہدایت کو سنا تو ہم اس پر ایمان لے آئے

فَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّ لَا رَهَقًا ۙ﴿۱۳﴾ وَّ اَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ

تو جو شخص اپنے رب پر ایمان لاتا ہے تو وہ نہ نقصان سے ڈرتا ہے اور نہ ظلم سے۔ اور یہ کہ بعض ہم میں سے مسلمان ہیں

وَ مِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ؕ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ﴿۱۴﴾ وَ اَمَّا الْقٰسِطُوْنَ

اور بعض ظالم بھی ہیں تو جو اسلام لائے تو وہی ہیں جنہوں نے ہدایت کا راستہ تلاش کر لیا۔ اور رہے وہ جو ظالم ہیں

فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ۙ﴿۱۵﴾ وَّ اَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا ۙ﴿۱۶﴾

تو وہ جہنم کا ایندھن ہیں۔ اور یہ (وحی بھی مجھے کی گئی ہے) کہ اگر وہ سیدھے راستہ پر قائم رہیں تو یقیناً ہم انہیں بہت سا پانی پلائیں گے۔

اہم نکات

لِّنَفۡتِنَهُمۡ فِيۡهِ ‌ؕ وَمَنۡ يُّعۡرِضۡ عَنۡ ذِكۡرِ رَبِّهٖ يَسۡلُكۡهُ عَذَابًا صَعَدًا ۙ﴿۱۷﴾

تاکہ اس سے ان کی آزمائش کریں اور جو کوئی اپنے رب کے ذکر سے منہ موڑے گا وہ (اللہ) اسے سخت (چڑھتے ہوئے) عذاب میں داخل کرے گا۔

وَّاَنَّ الۡمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدۡعُوۡا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۙ﴿۱۸﴾ وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبۡدُ اللّٰهِ

اور یہ کہ مسجدیں اللہ ہی کے لئے ہیں تو تم اللہ کے ساتھ کسی اور کی عبادت نہ کرو۔ اور یہ کہ جب وہ اللہ کے (خاص) بندے (نبی اکرم ﷺ) کھڑے ہوئے

ع ١ / ١٩ يَدۡعُوۡهُ كَادُوۡا يَكُوۡنُوۡنَ عَلَيۡهِ لِبَدًا ؕ﴿۱۹﴾ قُلۡ اِنَّمَاۤ اَدۡعُوۡا رَبِّىۡ

کہ وہ اس (اللہ) کی عبادت کریں قریب تھا کہ وہ (کفار) آپ (ﷺ) پر ٹوٹ پڑتے۔ آپ (ﷺ) فرمادیجیے کہ میں اپنے رب ہی کی عبادت کرتا ہوں

وَلَاۤ اُشۡرِكُ بِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۰﴾ قُلۡ اِنِّىۡ لَاۤ اَمۡلِكُ لَـكُمۡ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ﴿۲۱﴾

اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔ آپ (ﷺ) فرمادیجیے بے شک میں (اذنِ الٰہی کے بغیر) تمہارے لئے نہ کسی نقصان کا مالک ہوں اور نہ بھلائی کا۔

قُلۡ اِنِّىۡ لَنۡ يُّجِيۡرَنِىۡ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ وَّلَنۡ اَجِدَ مِنۡ دُوۡنِهٖ مُلۡتَحَدًا ۙ﴿۲۲﴾

آپ (ﷺ) فرما دیجیے بے شک مجھے اللہ سے ہرگز کوئی بھی نہیں بچا سکتا اور میں ہرگز اس (اللہ) کے سوا کوئی پناہ کی جگہ نہیں پاؤں گا۔

اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ‌ؕ وَمَنۡ يَّعۡصِ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ

(میرا کام تو) صرف اللہ کی طرف سے بھیجے ہوئے احکامات اور اس کے پیغامات کو پہنچا دینا ہے اور جو اللہ کی اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے

فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَبَدًا ؕ﴿۲۳﴾ حَتّٰۤى اِذَا رَاَوۡا

تو بے شک اس کے لئے جہنم کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہاں تک کہ جب وہ دیکھ لیں گے

مَا يُوۡعَدُوۡنَ فَسَيَعۡلَمُوۡنَ مَنۡ اَضۡعَفُ نَاصِرًا

اس (عذاب) کو جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے تو عنقریب وہ جان لیں گے کہ کون ہے جس کا مددگار کمزور ہے

وَّاَقَلُّ عَدَدًا ﴿۲۴﴾ قُلۡ اِنۡ اَدۡرِىۡۤ اَقَرِيۡبٌ مَّا تُوۡعَدُوۡنَ

اور تعداد میں کم ہے۔ آپ (ﷺ) فرما دیجیے کہ میں نہیں جانتا کہ جس (روزِ قیامت) کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے وہ قریب ہے

اَمۡ يَجۡعَلُ لَهٗ رَبِّىۡۤ اَمَدًا ﴿۲۵﴾ عٰلِمُ الۡغَيۡبِ فَلَا يُظۡهِرُ عَلٰى غَيۡبِهٖۤ اَحَدًا ۙ﴿۲۶﴾

یا اس کے لئے میرا رب کوئی لمبی مدت مقرر فرمائے گا۔ (اللہ کل) غیب کا جاننے والا ہے تو وہ آگاہ نہیں فرماتا اپنے غیب پر کسی کو۔

اِلَّا مَنِ ارۡتَضٰى مِنۡ رَّسُوۡلٍ فَاِنَّهٗ يَسۡلُكُ مِنۡۢ بَيۡنِ يَدَيۡهِ

سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے (جنہیں اللہ نے غیب کی بات بتانے کے لئے پسند فرمایا) تو وہ مقرر فرماتا ہے اس (رسول) کے آگے

وَمِنۡ خَلۡفِهٖ رَصَدًا ۙ﴿۲۷﴾ لِّيَعۡلَمَ اَنۡ قَدۡ اَبۡلَغُوۡا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمۡ

اور اس کے پیچھے محافظ (فرشتے)۔ تاکہ وہ (اللہ) ظاہر فرما دے کہ انہوں نے پہنچا دیئے اپنے رب کے پیغامات

ع ٢ / ٩ وَاَحَاطَ بِمَا لَدَيۡهِمۡ وَاَحۡصٰى كُلَّ شَىۡءٍ عَدَدًا ع﴿۲۸﴾

اور اس (اللہ) نے اس کا احاطہ فرما رکھا ہے جو ان کے پاس ہے اور اس (اللہ) نے ہر چیز کو گن کر شمار فرما رکھا ہے۔

اہم نکات



علم و عمل کی باتیں

۱- انسانوں کی طرح جِنّات بھی احکامِ الٰہی کے پابند اور جواب دہ مخلوق ہیں ان پر بھی اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت و فرماں برداری لازم ہے۔ (سورۃ الجن، آیات:۱، ۲)
۲- ان جنّات کی طرح ہمیں بھی قرآنِ حکیم پر ایمان لا کر اسے دوسروں تک پہنچانا چاہیئے۔ (سورۃ الجن، آیات:۱، ۲)
۳- اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اکیلا ہے نہ اس کی کوئی بیوی ہے نہ کوئی بیٹا ہے۔ (سورۃ الجن، آیت:۳)
۴- جنّات میں سے بھی بعض نیک اور ایمان والے ہیں، بعض بُرے اور ظالم ہیں۔ (سورۃ الجن، آیات:۱۱ تا ۱۵)
۵- کوئی بھی اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کو عذاب دینے سے نہیں روک سکتا نہ کہیں چھپ سکتا ہے اور نہ ہی اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی پکڑ سے دور بھاگ کر جا سکتا ہے۔ (سورۃ الجن، آیت:۱۲)
۶- عبادت کا مستحق صرف اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ہے اسی کی بندگی اختیار کرنی چاہیئے۔ (سورۃ الجن، آیت:۱۸)
۷- اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی بندگی میں پیش آنے والی بڑی سے بڑی مشکل کا مقابلہ کرنا چاہیئے، پوری استقامت کے ساتھ اس کی بندگی پر قائم رہنا چاہیئے اور کسی عملی بے راہ روی کا شکار نہیں ہونا چاہیئے۔ (سورۃ الجن، آیات:۱۹، ۲۰)
۸- ہمارے لئے حقیقتاً اور مستقلاً اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے سوا کوئی اور پناہ کی جگہ نہیں ہے۔ (سورۃ الجن، آیت:۲۲)
۹- انبیاء کرام علیہم السلام کی طرف سے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا واضح پیغام پہنچنے کے باوجود حق سے منہ موڑنے والوں کے لئے ہمیشہ کی جہنم ہے۔ (سورۃ الجن، آیت:۲۳)
۱۰- غیب کا کل علم صرف اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے پاس ہے وہ اپنے رسولوں میں سے جسے جتنا چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔ (سورۃ الجن، آیات:۲۶، ۲۷)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) مساجد میں عبادت کس کی کرنی چاہیئے؟
(الف) فرشتوں (ب) اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ (ج) جنّات

(۲) جِنّات نے قرآنِ حکیم سن کر کیا کہا؟
(الف) یہ قصّے کہانیاں ہیں (ب) یہ نیکی کی طرف ہدایت دیتا ہے (ج) یہ شاعری ہے

(۳) جِنّات نے آسمان کو کس سے بھرا ہوا پایا؟
(الف) شُعلوں (ب) ستاروں (ج) دھویں

(۴) کون ہمیشہ جہنم میں رہے گا؟
(الف) قتل اور چوری کرنے والا (ب) جھوٹی قسمیں کھانے والا
(ج) اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نافرمانی کرنے والا

(۵) ”میں تو عبادت کرتا ہوں اپنے رب کی اور شریک نہیں ٹھہراتا اس کے ساتھ کسی کو“ آیت:۲۰ میں یہ کس کا قول ہے؟
(الف) جنّات (ب) جبرائیل علیہ السلام (ج) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجئے:

۱- جِنّات کی حقیقت کے بارے میں کوئی تین باتیں بیان کیجیے۔

۲- سورۃ جِنّ کس موقع پر نازل ہوئی؟

۳- جِنّات نے قرآنِ حکیم کی کیا صفات بیان کیں؟

۴- جِنّات کی بیان کی ہوئی کوئی سی تین باتیں تحریر کیجیے؟

۵- پہلے رکوع میں جِنّات کی سرکشی کی کیا وجہ بیان کی گئی ہے؟

سوال ۳ نیچے دیئے گئے الفاظ کے مطابق ان سے متعلقہ آیت نمبر تحریر کیجیے:

نمبر شمار	عنوان	آیت نمبر
۱-	سخت پہرہ دار	
۲-	ہدایت کا راستہ	
۳-	رب کے پیغامات	
۴-	مسجدیں	
۵-	گھات میں لگا ہوا شعلہ	

گھریلو سرگرمی

❁ دو اور سورتوں کے نام بتائیں جن میں جِنّات کا ذکر کیا گیا ہو۔

سورت کا نام: ____________ سورت کا نام: ____________

❁ گھر والوں سے معلوم کر کے مسجد کے آداب تحریر کیجیے؟

____
____
____
____
____

❁ انسانوں اور جنّات میں مشترک باتیں تحریر کیجیے۔

انسان ____________ جنات

دستخط استاد مع تاریخ: ____________ دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: ____________

سبق: ۲۰

سُوْرَةُ الْمُزَّمِّل

(سورت نمبر: ۷۳، کل رکوع: ۲، کل آیات: ۲۰)

شانِ نزول اور تعارف: مفسرین کرام کے ایک قول کے مطابق سورۃ المزمل کی ابتدائی آٹھ آیات ۱ تا ۸ سورۃ العلق اور سورۃ المدثر کی ابتدائی آیات کے بعد نازل ہوئیں۔ یہ حصّہ نبی کریم ﷺ کی مکی زندگی کے بالکل ابتدائی دور میں نازل ہوا۔ اس دور میں دعوت علانیہ نہ تھی اور ابھی پنج وقتہ نماز بھی فرض نہیں ہوئی تھی اس لئے نصف رات یا اس سے کچھ کم یا زیادہ وقت کے لئے نمازِ تہجد میں ٹھہر ٹھہر کر ترتیل کے ساتھ قرآن پڑھنے اور سننے کی تلقین فرمائی گئی۔

درمیانی گیارہ آیات ۹ تا ۱۹ نبی کریم ﷺ کی مکی زندگی کے درمیانی دور میں اس وقت نازل ہوئیں جب آپ ﷺ کو کفار کی بھرپور مخالفت، الزامات اور ایذا رسانی کے جواب میں صبر کی نصیحت فرمائی گئی۔ پھر آپ ﷺ کو جھٹلانے والوں کو جہنم کے دردناک عذاب کی وعید سنائی گئی اور قیامت کے دن کی سختی اور اس کے واقع ہونے کی منظر کشی کی گئی ہے۔ جبکہ معروف قول کے مطابق آخری آیت ۲۰ ابتدائی مدنی دور میں نازل ہوئی کیونکہ دوسرے رکوع میں جہاد فی سبیل اللہ اور زکوٰۃ کا ذکر ہے۔ یہ دونوں حکم مدینہ طیبہ میں نازل ہوئے۔

"مُزَّمِّل" حضور اکرم ﷺ کے اسماء مبارکہ میں سے ایک اسم مبارک ہے اور اس کے معنی "چادر میں لپٹنے والے" کے ہیں۔ وحی کے نزول کے ابتدائی دنوں میں نبی کریم ﷺ کو بہت گھبراہٹ ہوتی تھی اور گھر آکر فرماتے "زَمِّلُوْنِیْ زَمِّلُوْنِیْ" (مجھے چادر اُوڑھا دو) اس سورت میں "اے چادر میں لپٹنے والے (محبوب ﷺ)!" فرما کر آپ ﷺ سے خطاب فرمایا گیا ہے۔ پہلے رکوع میں رسول اللہ ﷺ کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے تعلق اور دعوت دین کے حوالہ سے خصوصی احکامات عنایت کیئے گئے ہیں جن میں رات کو نمازِ تہجد میں قرآن حکیم کی تلاوت کرنا بھی شامل ہے۔ جس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک کثیر تعداد بھی عمل کرتی رہی۔ دوسرے رکوع میں تہجد میں یہ رعایت کردی گئی کہ جتنا قرآنِ حکیم پڑھنا ممکن ہو آسانی سے پڑھ لیا کیجیے۔ نماز، زکوٰۃ، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے استغفار کرنے کی تلقین پر اس سورت کا اختتام ہوتا ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مَردود سے	اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

يٰۤاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۙ۝۱ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۙ۝۲ نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ۙ۝۳

اے چادر میں لپٹنے والے (محبوب ﷺ)! آپ رات کو قیام کیجیے مگر تھوڑا۔ اس (رات) کا نصف یا اس سے کچھ کم کر لیجیے۔

اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ؕ۝۴ اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ۝۵ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ

یا اس پر کچھ زیادہ کر لیجیے اور خوب ٹھہر ٹھہر کر قرآن پڑھا کیجیے۔ بے شک ہم آپ پر نازل فرمائیں گے ایک بھاری کلام۔ بے شک رات کا اُٹھنا

هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا ؕ۝۶ اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا ؕ۝۷

(نفس کو) خوب قابو میں رکھتا ہے اور بات بھی بہت ٹھیک نکلتی ہے۔ بے شک آپ کے لئے دن میں طویل مصروفیات ہوتی ہیں۔

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ۝٨ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

اور اپنے رب کے نام کا ذکر کیجیے اور سب سے الگ ہو کر اسی کی طرف متوجہ ہو جایئے۔ (وہ) رب ہے مشرق اور مغرب کا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ۝٩ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا ۝١٠

اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو اسی کو کارساز بنالیجیے۔ اور جو کچھ وہ (کافر) کہتے ہیں اس پر صبر کیجیے اور خوبصورتی کے ساتھ ان سے الگ ہو جایئے۔

وَذَرْنِيْ وَالْمُكَذِّبِيْنَ اُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا ۝١١

اور آپ جھٹلانے والے خوش حال لوگوں کا معاملہ مجھ پر چھوڑ دیجیے اور انہیں تھوڑی سی مہلت دیجیے۔

اِنَّ لَدَيْنَآ اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا ۝١٢ وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِيْمًا ۝١٣

بے شک ہمارے پاس (ان کے لئے) بھاری بیڑیاں ہیں اور بھڑکتی ہوئی آگ ہے۔ اور گلے میں پھنس جانے والا کھانا ہے اور دردناک عذاب ہے۔

يَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا ۝١٤

جس دن زمین اور پہاڑ لرز اُٹھیں گے اور پہاڑ بکھری ہوئی ریت کے ٹیلے ہو جائیں گے۔

اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا ۙ شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ۝١٥

بے شک ہم نے تمہاری طرف ایک رسول (ﷺ) کو تم پر گواہ بنا کر بھیجا ہے جیسا کہ ہم نے (موسیٰ علیہ السلام کو) فرعون کی طرف ایک رسول (بنا کر) بھیجا تھا۔

فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِيْلًا ۝١٦ فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا ۝١٧

تو فرعون نے رسول کی نافرمانی کی تو ہم نے اُسے بڑی سختی سے پکڑا۔ اگر تم نے کفر کیا تو تم اُس دن کیسے بچو گے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا۔

اِلسَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ ۭ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ۝١٨ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ

جس (کی شدت) سے آسمان پھٹ جائے گا اس (اللہ) کا وعدہ (پورا) ہو کر رہے گا۔ بے شک یہ (قرآن) تو نصیحت ہے

ع ۱ ۱۹ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ۝١٩

تو جو چاہے اپنے رب کی طرف راستہ اختیار کر لے۔

اہم نکات

اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ

بے شک آپ کا رب جانتا ہے کہ آپ قیام کرتے ہیں (کبھی) دو تہائی رات کے قریب اور (کبھی) نصف رات اور (کبھی) ایک تہائی رات

وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ؕ وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ

اور ان لوگوں کی ایک جماعت بھی (قیام کرتی ہے) جو آپ کے ساتھ ہیں اور اللہ ہی رات اور دن کی مقدار مقرر فرماتا ہے

عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ

اس (اللہ) کے علم میں ہے کہ تم ہرگز اس (مقررہ مقدار) کو پورا نہیں کر سکو گے تو اس نے تم پر مہربانی فرمائی

فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ

تو جتنا آسانی سے ہو سکے قرآن میں سے پڑھ لیا کرو اسے معلوم ہے کہ تم میں سے بعض بیمار ہوں گے

وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِي الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ

اور کچھ دوسرے (لوگ) زمین میں سفر کر رہے ہوں گے اللہ کا فضل (روزی) تلاش کرتے ہوئے

وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ

اور کچھ اللہ کی راہ میں قتال کر رہے ہوں گے تو جتنا آسانی سے ہو سکے اس (قرآن) سے پڑھ لیا کرو اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو

وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ

اور اللہ کو عمدہ قرض دو اور جو کچھ تم اپنے لئے بھلائی میں سے آگے بھیجو گے اسے اللہ کے ہاں پاؤ گے

ع ٢/١ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ؕ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٢٠ ع

وہی بہتر اور اجر میں بہت زیادہ ہے اور اللہ سے مغفرت مانگو بے شک اللہ بڑا ہی بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

علم و عمل کی باتیں

۱- رات کو نیند سے اُٹھ کر نمازِ تہجد میں قرآنِ حکیم پڑھنا نفس کی اصلاح کا بہترین طریقہ ہے اور اس وقت کی بات بہت اثر رکھتی ہے۔ (سورۃ المزمل، آیت:۶)
۲- ہمیں مخلوق کی مرضی کے مقابلہ میں اللہ ﷻ کے حکم اور اس کی مرضی کو ترجیح دینی چاہیئے۔(سورۃ المزمل، آیت:۸)
۳- ہمیں حق کی راہ میں لوگوں کی طرف سے پہنچنے والی تکالیف پر صبر کرنا چاہیئے اور اُن سے اچھے طریقہ سے علیحدگی اختیار کرنی چاہیئے۔ (سورۃ المزمل، آیت:۱۰)
۴- حق کو جھٹلانے والوں کے لئے بیڑیاں، بھڑکتی آگ اور گلے میں پھنس جانے والے کھانے کا بھی عذاب ہوگا۔(سورۃ المزمل، آیات:۱۱تا۱۳)
۵- رسول کی نافرمانی اور گستاخی پر فرعون جیسا ظالم اور جابر بھی اللہ ﷻ کے عذاب میں مبتلا ہوا۔(سورۃ المزمل، آیت: ۱۶)
۶- قیامت کی ہولناکی اس قدر شدید ہوگی کہ بچوں کو بھی بوڑھا کر دے گی۔(سورۃ المزمل، آیت:۱۷)
۷- قرآن حکیم ایک نصیحت ہے جو چاہے وہ قرآن حکیم سے نصیحت حاصل کر کے اللہ ﷻ کی رضا کو پا سکتا ہے۔(سورۃ المزمل، آیت:۱۹)
۸- قرآنِ حکیم کی تلاوت کرنا، نماز اور زکوۃ ادا کرنا، اللہ ﷻ کی راہ میں مال خرچ کرنا اور استغفار کرنا کامیابی کے اصول ہیں۔ (سورۃ المزمل، آیت:۲۰)
۹- ہم اپنے لئے جو نیک اعمال آگے بھیجیں گے ہمیں اللہ ﷻ کے ہاں اس کا بہترین اجر ملے گا۔(سورۃ المزمل، آیت:۲۰)
۱۰- ہمیں اللہ ﷻ سے مغفرت مانگنی چاہیئے وہ بہت معاف فرمانے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔(سورۃ المزمل، آیت:۲۰)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) مُزَّمِّلُ کے کیا معنی ہیں؟
(الف) چادر میں لپٹنے والا (ب) زم زم پینے والا (ج) کھانا کھانے والا

(۲) پہلے رکوع میں کس نافرمان کا ذکر ہے؟
(الف) نمرود (ب) قارون (ج) فرعون

(۳) قیامت کا دن کس کو بوڑھا کر دے گا؟
(الف) عورتوں کو (ب) بچوں کو (ج) فرشتوں کو

(۴) قرآنِ حکیم کی کس طرح تلاوت کرنے کی تلقین کی گئی ہے؟
(الف) روانی سے (ب) بلند آواز سے (ج) ٹھہر ٹھہر کر

(۵) نفس کو قابو کرنے کا کیا طریقہ بیان کیا گیا ہے؟
(الف) تہجد پڑھنا (ب) روزہ رکھنا (ج) خیرات کرنا

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- پہلے رکوع میں نبی کریم ﷺ کو دیئے جانے والے احکامات میں سے کوئی سے تین تحریر کریں؟

____

____

۲- جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہو گا؟

____

____

۳- قرآنِ حکیم سے متعلق کیا فرمایا گیا ہے؟

____

____

۴- دوسرے رکوع کی روشنی میں بتائیں کہ تہجد کے ابتدائی حکم میں کیوں کمی کی گئی ہے؟

____

____

۵- دوسرے رکوع کی روشنی میں بیان کریں کہ نیکی کرنے کے کیا فوائد ہوتے ہیں؟

____

____

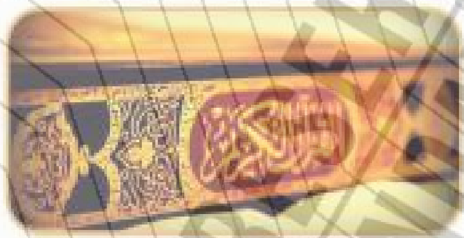
سوال ۳ نیچے دیئے گئے آیت نمبر کو متعلقہ الفاظ سے لکیر کھینچ کر ملائیں:

نمبر شمار	الف		ب
۱-	بھاری بیڑیاں		آیت: ۱۴
۲-	عمدہ قرض		آیت: ۱۲
۳-	فرعون		آیت: ۷
۴-	طویل مصروفیات		آیت: ۱۵
۵-	بکھری ہوئی ریت کے ٹیلے		آیت: ۲۰

گھریلو سرگرمی

- اس ہفتہ کسی ایک رات کو فجر کی نماز سے ایک گھنٹہ پہلے کا الارم لگائیں اور بیدار ہو کر نمازِ تہجد ادا کریں۔

قرآنِ حکیم کی درست انداز میں تلاوت کے ذرائع





- گھر والوں سے معلوم کریں کہ قرآنِ حکیم کی درست انداز میں تلاوت کرنے کے لئے کن ذرائع کو اختیار کریں۔
- رزق حلال کمانے کی کیا اہمیت ہے؟ کوئی دو احادیث لکھیں۔

دستخط استاد مع تاریخ: ____________

دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: ____________

سبق:۲۱ سُوْرَةُ الْمُدَّثِّر (سورت نمبر:۷۴، کل رکوع:۲، کل آیات:۵۶)

شانِ نزول اور تعارف: اس سورت کی ابتدائی سات آیات سورۃ العلق کی ابتدائی ۵ آیات کے بعد دوسری وحی میں نازل ہوئیں۔ پہلی وحی کے نزول کے بعد وحی کا سلسلہ کچھ عرصہ کے رک گیا تو نبی کریم ﷺ کی طبیعت ہر وقت بے چین رہنے لگی۔ ایک روز آپ ﷺ غارِ حرا میں حسبِ معمول عبادت سے فارغ ہو کر گھر واپس تشریف لے جارہے تھے کہ اچانک آسمان پر آپ ﷺ کو وہی فرشتہ کرسی پر بیٹھا نظر آیا جو پہلی وحی لے کر آیا تھا۔ اس منظر کو دیکھ کر طبیعت میں کچھ خوف سا پیدا ہوا۔ گھر پہنچے تو فرمایا "مجھے لحاف اوڑھاؤ، مجھے لحاف اوڑھاؤ" آپ ﷺ لحاف اوڑھ کر لیٹ گئے۔ اسی حالت میں یہ آیات نازل ہوئیں پھر لگاتار وحی کا نزول شروع ہو گیا۔ (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

پہلی وحی سے صرف یہ بتانا مقصود تھا کہ آپ ﷺ کی نبوت و رسالت کے اعلان و اظہار کا وقت آگیا ہے اور سورۃ المدثر کی ان ابتدائی آیات میں حضور نبی اکرم ﷺ کو فرائضِ نبوت سے آگاہ فرمایا گیا اور ان کی ادائیگی کے لئے کمربستہ ہونے کی تلقین فرمائی گئی۔ آیات ۸ تا ۵۶ آپ ﷺ کی مکی زندگی کے درمیانی دور میں نازل ہوئیں۔

"مُدَّثِّر" کے معنی "چادر یا لحاف اوڑھنے والے" کے ہیں۔ یہ نبی کریم ﷺ کے اسمائے مبارکہ میں سے ایک مبارک نام ہے۔ وحی کے آغاز کے ساتھ ہی آپ ﷺ کو فریضۂ رسالت سے متعلق اہم احکامات دیئے گئے ہیں۔ اس کے ساتھ آخرت کا انکار کرنے والوں (مثلاً ولید بن مغیرہ) کا بُرا کردار بیان کیا گیا ہے۔ جہنم کی ہولناکی کا بیان اور اہلِ جہنم کے اہم جرائم مثلاً نماز نہ پڑھنے، فقراء و مساکین کی مدد سے کنارہ کشی کرنے، دین کا مذاق اڑانے اور آخرت کو جھٹلانے کا ذکر ہے۔ اختتام پر قرآنِ حکیم کو نظر انداز کرنے پر سزا کا بیان ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مَردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۙ﴿۱﴾ قُمْ فَاَنْذِرْ ۠ۙ﴿۲﴾ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۠ۙ﴿۳﴾

اے چادر اوڑھنے والے (محبوب ﷺ)! اُٹھیں پھر (لوگوں کو اللہ کے عذاب سے) ڈر سنائیں۔ اور اپنے رب کی بڑائی (بیان) کریں۔

وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۠ۙ﴿۴﴾ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۠ۙ﴿۵﴾ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۠ۙ﴿۶﴾

اور اپنے کپڑوں کو (حسبِ سابق) پاک رکھیں۔ اور بتوں سے الگ رہیں (جس طرح کہ اب تک الگ رہے ہیں) اور زیادہ (بدلہ) لینے کے لئے احسان نہ کریں۔

وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۭ﴿۷﴾ فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ ۙ﴿۸﴾ فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ ۙ﴿۹﴾

اور آپ اپنے رب کے لئے صبر کریں۔ پھر جب صُور میں پھونکا جائے گا۔ تو وہ دن بہت دشوار دن ہو گا۔

عَلَى الْكٰفِرِيْنَ غَيْرُ يَسِيْرٍ ﴿۱۰﴾ ذَرْنِيْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيْدًا ۙ﴿۱۱﴾ وَّجَعَلْتُ لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا ۙ﴿۱۲﴾

کافروں کے لئے آسان نہیں ہو گا۔ اس شخص کا معاملہ مجھ پر چھوڑ دیں جسے میں نے اکیلا پیدا فرمایا۔ اور میں نے اسے بہت زیادہ مال دیا۔

وَّ بَنِیْنَ شُهُوْدًا ﴿١٣﴾ وَّمَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِیْدًا ﴿١٤﴾ ثُمَّ یَطْمَعُ اَنْ اَزِیْدَ ﴿١٥﴾

اور حاضر رہنے والے بیٹے دیئے۔ اور میں نے اُسے (ہر شے میں) خوب وسعت دی۔ پھر بھی وہ لالچ کرتا ہے کہ میں اور زیادہ دوں۔

كَلَّاؕ اِنَّهٗ كَانَ لِاٰیٰتِنَا عَنِیْدًا ﴿١٦﴾ سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ﴿١٧﴾ اِنَّهٗ فَكَّرَ

(ایسا) ہرگز نہیں (ہوگا) بے شک وہ ہماری آیتوں کا دشمن ہے۔ عنقریب میں اسے (جہنم کی) مشکل گھاٹی پر چڑھاؤں گا۔ بے شک اس نے سوچا

وَقَدَّرَ ﴿١٨﴾ فَقُتِلَ كَیْفَ قَدَّرَ ﴿١٩﴾ ثُمَّ قُتِلَ كَیْفَ قَدَّرَ ﴿٢٠﴾ ثُمَّ نَظَرَ ﴿٢١﴾

اور بات بنائی۔ تو وہ ہلاک کیا جائے اس نے کیسی بات بنائی؟ پھر وہ ہلاک کیا جائے اس نے کیسی بات بنائی؟ پھر اس نے دیکھا۔

ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ﴿٢٢﴾ ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ﴿٢٣﴾ فَقَالَ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ یُّؤْثَرُ ﴿٢٤﴾

پھر ماتھے پر بل لایا اور منہ بگاڑا۔ پھر اس نے پیٹھ پھیری اور تکبر کیا۔ پھر کہنے لگا یہ (قرآن) صرف ایک جادو ہے جو پہلے سے چلا آرہا ہے۔

اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ﴿٢٥﴾ سَاُصْلِیْهِ سَقَرَ ﴿٢٦﴾ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ﴿٢٧﴾

(پھر بولا) یہ (قرآن) تو صرف انسان کا کلام ہے۔ عنقریب میں اسے جہنم میں ڈالوں گا۔ اور آپ کو کیا معلوم جہنم کیا ہے؟

لَا تُبْقِیْ وَلَا تَذَرُ ﴿٢٨﴾ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ﴿٢٩﴾ عَلَیْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ﴿٣٠﴾

وہ (ایسی آگ ہے جو) نہ باقی رکھتی ہے اور نہ چھوڑتی ہے۔ وہ کھالوں کو جُھلسا دینے والی ہے۔ اس پر اُنّیس (فرشتے مقرر) ہیں۔

وَمَا جَعَلْنَاۤ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓىِٕكَةً وَّمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا

اور ہم نے فرشتوں کو ہی جہنم کا داروغہ بنایا اور ہم نے ان کی یہ تعداد صرف کافروں کی آزمائش کے لئے مقرر کی ہے

لِیَسْتَیْقِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَیَزْدَادَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِیْمَانًا وَّلَا یَرْتَابَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ

تاکہ اہل کتاب یقین کر لیں اور مومنوں کا ایمان اور زیادہ ہو جائے اور اہل کتاب اور مومن شک میں نہ پڑیں

وَلِیَقُوْلَ الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْكٰفِرُوْنَ مَا ذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا

اور تاکہ وہ لوگ جن کے دلوں میں (نفاق کی) بیماری ہے اور کفار یہ کہیں کہ اس مثال سے اللہ نے کیا ارادہ فرمایا ہے؟

كَذٰلِكَ یُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ یَّشَآءُ وَیَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَمَا یَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ؕ

اسی طرح اللہ جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت عطا فرماتا ہے اور آپ کے رب کے لشکروں کو اس (اللہ) کے سوا کوئی نہیں جانتا

وَمَا هِیَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ﴿٣١﴾ كَلَّا وَالْقَمَرِ ﴿٣٢﴾ وَالَّیْلِ اِذْ اَدْبَرَ ﴿٣٣﴾ ع ١

اور یہ (جہنم کا بیان) انسان کی نصیحت کے لئے ہی ہے۔ ہرگز (جہنم کا انکار ممکن) نہیں! قسم ہے چاند کی۔ اور رات کی جب وہ پیٹھ پھیر کر جانے لگے۔

وَالصُّبْحِ اِذَاۤ اَسْفَرَ ﴿٣٤﴾ اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ ﴿٣٥﴾ نَذِیْرًا لِّلْبَشَرِ ﴿٣٦﴾

اور صبح کی جب وہ روشن ہو جائے۔ بے شک وہ (جہنم) بہت بڑی آفتوں میں سے ایک ہے۔ انسانوں کو ڈرانے والی ہے۔

لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ ؕ﴿۳۷﴾ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ۙ﴿۳۸﴾

اس شخص کے لئے جو تم میں سے (نیکیوں میں) آگے بڑھنا یا پیچھے رہنا چاہے۔ ہر شخص ان (اعمال) کے بدلہ گروی ہے جو اس نے کمار کھے ہیں۔

اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ ؕ﴿۳۹﴾ فِيْ جَنّٰتٍ ؕ يَتَسَآءَلُوْنَ ۙ﴿۴۰﴾ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ۙ﴿۴۱﴾

سوائے دائیں (ہاتھ) والوں کے۔ (وہ) جنتوں میں (ہوں گے اور) سوال کرتے ہوں گے۔ مجرموں سے۔

مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ﴿۴۲﴾ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۙ﴿۴۳﴾ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ۙ﴿۴۴﴾

تمہیں کس چیز نے جہنم میں داخل کیا؟ وہ کہیں گے ہم نماز ادا کرنے والوں میں سے نہ تھے۔ اور ہم مسکینوں کو کھانا نہیں کھلاتے تھے۔

وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ۙ﴿۴۵﴾ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۙ﴿۴۶﴾

اور ہم (بھی) فضول بحث کرنے والوں کے ساتھ مشغول رہتے تھے۔ اور ہم بدلہ کے دن کو جھٹلاتے تھے۔

حَتّٰۤى اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ؕ﴿۴۷﴾ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ؕ﴿۴۸﴾

یہاں تک کہ ہم پر یقینی بات (موت) آگئی۔ تو انہیں شفاعت کرنے والوں کی شفاعت کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گی۔

فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ ۙ﴿۴۹﴾ كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ۙ﴿۵۰﴾ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ؕ﴿۵۱﴾

تو انہیں کیا ہوا ہے کہ یہ نصیحت سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔ گویا وہ بدکے ہوئے (وحشی) گدھے ہیں۔ جو کسی شیر سے (ڈر کر) بھاگے ہوں۔

بَلْ يُرِيْدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّؤْتٰى صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ۙ﴿۵۲﴾

بلکہ ان میں سے ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ اسے کھلے ہوئے (آسمانی) صحیفے دیئے جائیں۔

كَلَّا ؕ بَلْ لَّا يَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ؕ﴿۵۳﴾ كَلَّاۤ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ۚ﴿۵۴﴾

(ایسا) ہرگز نہیں (ہوگا) بلکہ (حقیقت یہ ہے کہ) وہ آخرت سے نہیں ڈرتے۔ ہرگز نہیں! بے شک یہ (قرآن) تو ایک نصیحت ہے۔

فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ؕ﴿۵۵﴾ وَمَا يَذْكُرُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ

تو جو چاہے اس سے نصیحت حاصل کرے۔ اور وہ نصیحت حاصل نہیں کریں گے مگر یہ کہ اللہ چاہے۔

هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ع﴿۵۶﴾ ع ۲ ۲۵

وہ (اللہ) ہی حق دار ہے کہ اس سے ڈرا جائے اور اسی کی شان ہے کہ مغفرت فرمائے۔

اہم نکات

علم و عمل کی باتیں

۱- ہمیں اللہ ﷻ کی کبریائی اور بڑائی کو تسلیم کرتے ہوئے اسے بیان کرنا چاہیئے اور اس کے ہر حکم پر عمل کرنا چاہیئے۔(سورۃ المدثر، آیت:۳)

۲- ہمیں اپنے لباس اور کردار دونوں کو پاک وصاف رکھنا چاہیئے۔(سورۃ المدثر، آیات:۴تا۶)

۳- ہمیں کسی غرض کے بغیر دوسروں سے حسنِ سلوک کرنا چاہیئے اور صرف اللہ ﷻ ہی سے اجر کی امید رکھنی چاہیئے۔ (سورۃ المدثر، آیت:۶)

۴- قیامت کا دن اپنی ہولناکی کی وجہ سے کافروں کے لئے انتہائی سخت ہوگا۔ ان کے لئے کوئی آسانی نہ ہوگی۔(سورۃ المدثر، آیات:۸تا۱۰)

۵- ہر انسان خالی ہاتھ پیدا ہوتا ہے۔ اللہ ﷻ ہی اسے مال، اولاد اور دنیا کا ساز وسامان عطا فرماتا ہے چنانچہ انسان کو اللہ ﷻ کی ناشکری نہیں کرنی چاہیئے۔(سورۃ المدثر، آیات:۱۱تا۱۵)

۶- قرآنِ حکیم کا انکار کرنے والا جہنم میں ڈالا جائے گا۔(سورۃ المدثر، آیات:۱۶تا۲۶)

۷- جہنم کی آگ نافرمانوں کے لئے انتہائی بے رحم ہوگی۔ نہ وہ ان پر ترس کھا کر نظر انداز کرے گی اور نہ انہیں عذاب دیئے بغیر چھوڑے گی۔(سورۃ المدثر، آیت:۲۸)

۸- آخرت میں اصحاب الیمین کے سوا ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے گروی ہوگا۔ جیسے اعمال اس نے دنیا میں کیئے ہوں گے ویسا ہی انجام اس کا آخرت میں ہوگا البتہ اصحاب الیمین جنت میں ہوں گے۔(سورۃ المدثر، آیات:۳۸تا۴۰)

۹- نماز ادا نہ کرنا، مسکینوں کو کھانا نہ کھلانا، بے کار باتوں میں مشغول رہنا اور آخرت کا انکار کرنا جہنم میں لے جانے والے کام ہیں۔ (سورۃ المدثر، آیات:۴۳تا۴۶)

۱۰- ہمیں اللہ ﷻ کی نافرمانی سے بچنا چاہیئے اور اسی سے گناہوں کی معافی مانگنی چاہیئے۔(سورۃ المدثر آیت:۵۶)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) اس سورت میں نبی کریم ﷺ کو لباس کے بارے میں کیا حکم دیا گیا ہے؟

(الف) سفید لباس پہنیں (ب) نیا لباس پہنیں (ج) حسبِ سابق پاک لباس پہنیں

(۲) سَقَرَ سے کیا مراد ہے؟

(الف) پہاڑ کا ایک نام (ب) جہنم کا ایک نام (ج) چشمہ کا ایک نام

(۳) جہنم پر کتنے فرشتے مقرر ہیں؟

(الف) ۱۹۰۰ (ب) ۱۹۰۰۰ (ج) ۱۹

(۴) قَسْوَرَةٍ سے کیا مراد ہے؟

(الف) گدھا (ب) گھوڑا (ج) شیر

(۵) جہنم کی آگ مجرموں کے ساتھ کیا سلوک کرے گی؟

(الف) جھلسا دے گی (ب) بے چین کر دے گی (ج) معذور کر دے گی

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- سورت کے ابتدا میں نبی کریم ﷺ کو کیا خصوصی احکام دیئے گئے ہیں؟

۲- قرآنِ حکیم کے بارے میں ولید بن مغیرہ کی رائے بیان کریں۔

۳- مُجرموں کے جہنم میں جانے کی وجوہات بیان کیجیے۔

۴- دوسرے رکوع کے آغاز میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قسمیں بیان فرما کر کیا حقیقت واضح فرمائی ہے؟

۵- قرآنِ حکیم سے منہ پھیرنے والوں کے لئے کیا مثال بیان کی گئی ہے؟

سوال ۳ وضو اور غسل کے فرائض تحریر کریں:

وضو کے فرائض

•
•
•
•

غسل کے فرائض

•
•
•

گھریلو سرگرمی

- نماز کی پابندی کرنے کے لئے کوئی پانچ عملی اقدامات تحریر کریں۔

____

____

____

____

____

- نبی کریم ﷺ کے کوئی ٢٠ مبارک نام تلاش کر کے معنی کے ساتھ مندرجہ ذیل چارٹ پر لکھیں۔



- ولید بن مغیرہ کے بیٹوں میں سے ایک بیٹے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اسلام لا کر اسلام کی بیش بہا خدمات سر انجام دی تھیں۔ ان کی خدمات پر ایک مضمون تحریر کریں۔

دستخط استاد مع تاریخ: ______________

دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: ______________

سبق: ۲۲

سُوْرَةُ الْقِيَامَة

(سورت نمبر: ۷۵، کل رکوع: ۲، کل آیات: ۴۰)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم ﷺ کی مکی زندگی کے بالکل ابتدائی دور میں نازل ہوئی۔ آیات ۳۱ تا ۳۵ ابو جہل کے بارے میں نازل ہوئیں جس نے آپ ﷺ کی نبوت کو جھٹلایا۔

ابتدا میں قیامت کے واقع ہونے کے دلائل بیان کیئے گئے ہیں۔ پھر قیامت کے برپا ہونے کی کیفیات اور نتائج کا ذکر کیا گیا ہے۔ قرآنِ حکیم کی حفاظت کے حوالے سے نبی کریم ﷺ کو تسلی دی گئی کہ آپ ﷺ یہ فکر نہ کریں کہ کلام کا کوئی حصّہ بھول جائے گا یا کوئی حکم پوری طرح سمجھا نہ جائے گا، آپ ﷺ صرف غور سے سنتے جائیں، اس سارے کلام کو آپ ﷺ کے سینہ مبارک میں جمع کرنا اور پھر ہر آیت اور آیت کے ہر ہر کلمہ کا مقصد و مفہوم آپ ﷺ کو سمجھانا ہمارا کام ہے۔ اس سے سنتِ رسول ﷺ کی اہمیت خود بخود واضح ہو جاتی ہے۔ پھر موت کی سختی کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کے بعد آخرت کے انکار کی وجوہات بیان کی گئی ہیں۔ آخر میں یہ دلیل دی گئی ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ قیامت کے دن مُردوں کو دوبارہ زندہ فرمانے پر قادر ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۝١ وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ۝٢
مجھے قیامت کے دن کی قسم۔ اور مجھے (برائیوں پر) ملامت کرنے والے نفس کی قسم (کہ قیامت ضرور آئے گی)۔

اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ۝٣ بَلٰى
کیا انسان خیال کرتا ہے کہ ہم ہرگز اس کی ہڈیوں کو جمع نہیں کریں گے؟ کیوں نہیں! (ضرور جمع کریں گے اور

قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ ۝٤ بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗ ۝٥
ہم اس پر (بھی) قادر ہیں کہ اس کی انگلیوں کے پور پور کو درست کر دیں۔ بلکہ انسان چاہتا ہے کہ آئندہ بھی گناہ کرتا رہے۔

يَسْئَلُ اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ ۝٦ فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ۝٧ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ۝٨
وہ پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب آئے گا؟ تو جب آنکھیں چُندھیا جائیں گی۔ اور چاند بے نور ہو جائے گا۔

وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۝٩ يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ ۝١٠ كَلَّا لَا وَزَرَ ۝١١
اور سورج اور چاند جمع کر دیئے جائیں گے۔ اس دن انسان کہے گا کہاں ہے بھاگنے کی جگہ؟ ہرگز (بھاگنا ممکن) نہیں! (کیونکہ) پناہ کی کوئی جگہ نہیں۔

اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ الْمُسْتَقَرُّ ۝١٢ يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍۢ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ ۝١٣
اس دن آپ کے رب کے پاس ہی ٹھکانا ہو گا۔ اس دن انسان کو بتا دیا جائے گا جو (عمل) اس نے آگے بھیجا اور پیچھے چھوڑا۔

بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ﴿۱۴﴾ وَّلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ ﴿۱۵﴾

بلکہ انسان اپنے حال سے خوب واقف ہے۔ اگرچہ وہ اپنے (کتنے ہی) بہانے پیش کرے۔

لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ﴿۱۶﴾

(اے نبی ﷺ!) آپ اس (قرآن) کے ساتھ اپنی زبان کو (اس لئے) حرکت نہ دیں تاکہ اسے جلد یاد کر لیں۔

اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ﴿۱۷﴾ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ﴿۱۸﴾

بے شک (آپ کے سینہ میں) اس کا جمع کرنا اور اس کا پڑھانا ہمارے ذمّہ (کرم پر) ہے۔ پھر جب ہم اسے پڑھ لیں تو آپ اس کے پڑھنے کی پیروی کریں۔

ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ﴿۱۹﴾ كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ﴿۲۰﴾

پھر اس (کے معانی) کا بیان کرنا بھی ہمارے ذمّہ (کرم پر) ہے۔ (اے کافرو!) ہرگز (ایسا) نہیں! بلکہ (اصل بات یہ ہے کہ) تم جلد ملنے والی (دنیا) سے محبت رکھتے ہو۔

وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿۲۱﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ﴿۲۲﴾ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴿۲۳﴾ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍۭ بَاسِرَةٌ ﴿۲۴﴾

اور آخرت کو چھوڑ دیتے ہو۔ کئی چہرے اس دن تر و تازہ ہوں گے۔ اپنے رب کی طرف دیکھتے ہوں گے۔ اور کئی چہرے اس دن اُداس ہوں گے۔

تَظُنُّ اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ﴿۲۵﴾ كَلَّا

وہ خیال کرتے ہوں گے کہ ان کے ساتھ کمر توڑ دینے والا معاملہ کیا جائے گا۔ (دنیا محبوب بنانے اور آخرت بھلا دینے کے قابل) ہرگز نہیں!

اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ﴿۲۶﴾ وَقِيْلَ مَنْ ۜ رَاقٍ ﴿۲۷﴾ وَّظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ﴿۲۸﴾

جب جان حلق تک پہنچ جائے گی۔ اور کہا جائے گا کہ کوئی ہے جھاڑ پھونک کرنے والا۔ اور وہ سمجھ جائے گا کہ بے شک یہ جدائی (کا وقت) ہے۔

ع وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ﴿۲۹﴾ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ ٍالْمَسَاقُ ﴿۳۰﴾ فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ﴿۳۱﴾

اور پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائے گی۔ اس دن آپ کے رب ہی کی طرف جانا ہو گا۔ تو نہ اس نے تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی۔

وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿۳۲﴾ ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى ﴿۳۳﴾ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿۳۴﴾

بلکہ اس نے جھٹلایا اور منہ پھیر لیا۔ پھر وہ چل دیا اپنے گھر والوں کی طرف اکڑتا ہوا۔ بربادی ہے تیرے لئے تو بربادی ہے۔

ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿۳۵﴾ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى ﴿۳۶﴾

پھر (سُن لے کہ) بربادی ہے تیرے لئے تو بربادی ہے۔ کیا انسان خیال کرتا ہے کہ اُسے یوں ہی چھوڑ دیا جائے گا۔

اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ﴿۳۷﴾ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰى ﴿۳۸﴾

کیا وہ ایک قطرہ نہ تھا (اس) مَنی کا جو (ماں کے رحم میں) ٹپکایا جاتا ہے۔ پھر وہ جما ہوا خون ہو گیا تو (اللہ نے) پیدا فرمایا پھر (ہر لحاظ سے) درست فرمایا۔

فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ﴿۳۹﴾ اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ﴿۴۰﴾

پھر اس سے دو قسمیں بنائیں مرد اور عورت۔ تو کیا وہ اس (بات) پر قادر نہیں کہ مُردوں کو (پھر سے) زندہ فرما دے؟

اہم نکات

علم و عمل کی باتیں

۱- آخرت کی ایک بڑی دلیل نفس لوّامہ (ضمیر) ہے جو نیکی پر اُبھارتا اور شاباش دیتا ہے اور بُرائی کرنے پر جھنجوڑتا ہے۔ (سورۃ القیامہ، آیت:۲)

۲- اللہ ﷻ قیامت کے دن نہ صرف انسان کو دوبارہ زندہ فرمائے گا بلکہ اس کی انگلیوں کے پور پور تک درست فرما دے گا۔ (سورۃ القیامہ، آیات:۳،۴)

۳- آخرت کے انکار کی وجہ گناہ جاری رکھنا، دنیا سے محبت کرنا اور آخرت کو بھلا دینا ہے۔ (سورۃ القیامہ، آیات:۵،۲۰تا۲۱)

۴- قیامت کے دن انسان کو بتا دیا جائے گا کہ اس نے دنیا کو ترجیح دی یا آخرت کو۔ (سورۃ القیامہ، آیت:۱۳)

۵- قرآنِ حکیم کا جمع کرنا اور پڑھانا ہمارے ذمہ کرم میں ہے۔ (سورۃ القیامہ، آیات:۱۶تا۱۸)

۶- انسان جلد حاصل ہونے والی دنیا سے محبت کرتا ہے اور آخرت کو ادھار اور دیر سے ملنے والی چیز جان کر اس سے غفلت برتتا ہے۔ (سورۃ القیامہ، آیات:۲۰،۲۱)

۷- قیامت کے دن متقین کے چہرے تروتازہ ہوں گے اور اللہ ﷻ کا دیدار کر رہے ہوں گے جب کہ گناہگاروں کے چہرے اُداس ہوں گے اور وہ سخت کمر توڑ دینے والے عذاب سے ڈر رہے ہوں گے۔ (سورۃ القیامہ، آیات:۲۲تا۲۵)

۸- موت دنیا سے جدائی اور اللہ ﷻ سے ملاقات کا ذریعہ ہے۔ (سورۃ القیامہ، آیات:۲۶تا۳۰)

۹- حق کی تصدیق نہ کرنا، نماز نہ پڑھنا، حق کو جھٹلانا اور اس سے منہ پھیرنا بربادی کا باعث ہے۔ (سورۃ القیامہ، آیات:۳۱تا۳۳)

۱۰- اللہ ﷻ قیامت کے دن مُردوں کو دوبارہ زندہ فرمائے گا۔ (سورۃ القیامہ، آیت:۴۰)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) قیامت کے لئے اللہ ﷻ نے کس نفس کی قسم فرمائی؟
(الف) نَفْسِ اَمارَة (ب) نَفْسِ لَوَّامَة (ج) نَفْسِ مُطْمَئِنَّة

(۲) قیامت کے دن سورج اور چاند کی کیا کیفیت ہوگی؟
(الف) بڑے ہو جائیں گے (ب) چھوٹے ہو جائیں گے (ج) جمع ہو جائیں گے

(۳) آخر میں اللہ ﷻ کی کیا قدرت بیان کی گئی ہے؟
(الف) اللہ ﷻ رزق دینے والا ہے (ب) اللہ ﷻ گناہ معاف فرمانے والا ہے (ج) اللہ ﷻ مُردوں کو زندہ فرمانے والا ہے

(۴) عاجِلَة سے کیا مراد ہے؟
(الف) جنت (ب) جہنم (ج) دنیا

(۵) موت کے وقت انسان کی کیا کیفیت ہوگی؟
(الف) ہاتھ ملے گا (ب) پنڈلی پنڈلی سے لپٹ جائے گی (ج) روح جسم سے لپٹ جائے گی

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- انسان قیامت کا انکار کیوں کرتا ہے؟

۲- پہلے رکوع میں قیامت کا کیا منظر بیان کیا گیا ہے؟

۳- قرآنِ حکیم کے حوالے سے نبی کریم ﷺ کو کیا احکامات دیئے گئے ہیں؟

۴- اہل جہنم کے کیا جرائم بیان کیئے گئے ہیں؟

۵- قیامت کے دن کامیاب اور ناکام انسانوں کے چہرے کیسے ہوں گے؟

سوال ۳ پہلے رکوع میں موت کی سختی کے بارے میں کیا بیان کیا گیا ہے:

گھریلو سرگرمی

❁ اللہ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی کے دیدار کے بارے میں کوئی دو احادیث گھر والوں سے معلوم کر کے لکھیں۔

❁ قرآن حکیم کو سمجھنے کے لئے کون سے ذرائع اور طریقے اختیار کرنے چاہیئں۔

❁ نماز ادا نہ کرنے کے کوئی پانچ نقصانات تحریر کریں۔

نماز ادا نہ کرنے کے نقصانات

دستخط استاد مع تاریخ: ____________ دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: ____________

سبق:۲۳

سُوْرَۃُ الدَّھْر

(سورت نمبر:۷۶، کل رکوع:۲، کل آیات:۳۱)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم ﷺ کی مکی زندگی کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی۔ ”دَھْر“ ”زمانے“ کو کہتے ہیں۔ اس سورت کا ایک نام ”سورۃ الانسان“ بھی ہے۔ ابتدا میں بتایا گیا ہے کہ انسان کی زندگی ایک امتحان ہے۔ اخلاص سے نیکی کرنے والوں کی صفات کا بیان ہے۔ مثلاً نیک لوگوں کے لئے اعلیٰ خوشبو والے مشروب ہوں گے ان مشروبات کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نیک بندے خود پیئں گے اور دوسروں کو بھی پلائیں گے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نیک بندے اپنی مانی ہوئی نذروں کو پورا کرتے ہیں اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی محبت میں مسکین، یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔ پھر تفصیل سے جنت کی نعمتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کو صبر اور ذکر فرمانے کی تلقین کی گئی ہے۔ آخر میں قرآنِ حکیم اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عظمت کا بیان ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مَردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْـًٔا مَّذْكُوْرًا ۝۱ اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖ

بے شک انسان پر زمانے میں ایک ایسا وقت بھی آیا جب وہ کوئی قابلِ ذکر چیز نہ تھا۔ بے شک ہم نے انسان کو مِلے جُلے نطفہ سے پیدا فرمایا

نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ۝۲ اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا ۝۳

تاکہ ہم اسے آزمائیں تو ہم نے اسے سننے والا دیکھنے والا بنایا۔ بے شک ہم نے اسے راستہ دکھایا اب چاہے شکر گزار بنے اور چاہے ناشکرا بنے۔

اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَا۠ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا ۝۴ اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ

بے شک ہم نے کافروں کے لئے تیار کر رکھی ہیں زنجیریں اور طوق اور بھڑکتی ہوئی آگ۔ بے شک نیک لوگ ایسے جام سے پیئں گے

كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ۝۵ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا ۝۶

جس میں کافور کی آمیزش ہوگی۔ (یہ) ایک چشمہ ہے جس سے اللہ کے (خاص) بندے پیئں گے اور وہ اسے (جہاں چاہیں گے) بہا کر لے جائیں گے۔

يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا ۝۷ وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ

یہ لوگ (اپنی) نذریں پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی سختی ہر طرف پھیلی ہوئی ہوگی۔ اور وہ اس کی محبت میں کھانا کھلاتے ہیں

مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ۝۸ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً

مسکین اور یتیم اور قیدی کو۔ (اور کہتے ہیں) بے شک ہم تمہیں اللہ کی رضا کے لئے کھلاتے ہیں نہ ہم تم سے کوئی بدلہ چاہتے ہیں

وَّلَا شُكُوْرًا ۝۹ اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ۝۱۰

اور نہ کوئی شکریہ۔ بے شک ہم اپنے رب سے خوف رکھتے ہیں اس دن کا جو چہروں کو بگاڑ دینے والا بہت سخت ہوگا۔

فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ﴿۱۱﴾ وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا

تو اللہ انہیں اس دن کی سختی سے بچالے گا اور انہیں تروتازگی اور خوشی سے نوازے گا۔ اور جو انہوں نے صبر کیا اس کے بدلے انہیں عطا فرمائے گا

جَنَّةً وَّحَرِيْرًا ﴿۱۲﴾ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا ﴿۱۳﴾

جنت اور ریشمی لباس۔ وہ اس میں تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے جہاں نہ وہ دھوپ (کی تپش) دیکھیں گے اور نہ سردی (کی شدت)۔

وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا ﴿۱۴﴾ وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ

اور اس (جنت کے درختوں) کے سائے ان پر جھک رہے ہوں گے اور ان (درختوں) کے پھل بہت قریب کر دیئے جائیں گے۔ اور اُن پر پھرائے جائیں گے

بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا۠ ﴿۱۵﴾ قَوَارِيْرَا۠ مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ﴿۱۶﴾

چاندی کے برتن اور شیشے کے گلاس۔ (یہ) شیشے (جیسے برتن) چاندی کے ہوں گے جنہیں (پلانے والوں نے) ٹھیک اندازے سے بھرا ہو گا۔

وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا ﴿۱۷﴾ عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ﴿۱۸﴾

اور انہیں وہاں ایسے جام پلائے جائیں گے جن میں سونٹھ کی آمیزش ہوگی۔ (یہ) اس (جنت) میں ایک چشمہ ہے جس کا نام سلسبیل رکھا گیا ہے۔

وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ﴿۱۹﴾

اور اُن کے پاس (خدمت کے لئے) گھومتے ہوں گے ایسے لڑکے جو ہمیشہ (جنّت میں ہی) رہیں گے جب تم انہیں دیکھو گے تو بکھرے ہوئے موتی خیال کرو گے۔

وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا ﴿۲۰﴾ عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ

اور جب تم دیکھو گے تو وہاں دیکھو گے (بے شمار) نعمتیں اور بڑی سلطنت۔ ان کے اوپر کپڑے ہوں گے

سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ وَّحُلُّوْٓا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ وَسَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ﴿۲۱﴾

باریک سبز ریشم کے اور موٹے ریشم کے اور انہیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا رب انہیں پاکیزہ شراب پلائے گا۔

ع اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۲۲﴾ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِيْلًا ﴿۲۳﴾

بے شک یہ تمہارے لئے بدلہ ہے اور تمہاری کوشش قبول ہوئی۔ بے شک ہم نے آپ (ﷺ) پر قرآن تھوڑا تھوڑا کرکے نازل فرمایا ہے۔

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ﴿۲۴﴾

تو آپ اپنے رب کے حکم کے لئے صبر کیجیے اور اُن میں سے کسی نافرمان اور ناشکرے کی بات نہ مانیے۔

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۲۵﴾ وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا ﴿۲۶﴾

اور صبح و شام اپنے رب کے نام کا ذکر کیجیے۔ اور کچھ حصّہ رات میں بھی اس کے لئے سجدہ کیجیے اور رات کے طویل وقت میں اس کی تسبیح کیجیے۔

اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا ﴿۲۷﴾

بے شک یہ لوگ جلد ملنے والی (دنیا) سے محبت کرتے ہیں اور (قیامت کے) بھاری دن کو اپنے پیچھے چھوڑ دیتے ہیں۔

نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا ﴿۲۸﴾

ہم ہی نے انہیں پیدا فرمایا ہے اور ہم ہی نے ان کے جوڑ مضبوط کیئے ہیں اور جب ہم چاہیں (ان کی جگہ) ان جیسے اور لوگ بدل کر لے آئیں گے۔

اہم نکات



إِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ إِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿٢٩﴾ وَمَا تَشَآءُوْنَ إِلَّآ أَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۭ

بے شک یہ (قرآن) تو نصیحت ہے تو جو چاہے اختیار کر لے اپنے رب کی طرف (پہنچنے کا) راستہ۔ اور تم وہی کچھ چاہ سکتے ہو جو اللہ چاہتا ہے۔

إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿٣٠﴾ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ

بے شک اللہ خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل فرماتا ہے

وَالظّٰلِمِيْنَ أَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيْمًا ﴿٣١﴾ ع ٢ ٩

اور اس نے ظالموں کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

علم و عمل کی باتیں

۱- اللہ ﷻ نے ہمیں اس دنیا میں امتحان کے لئے بھیجا ہے۔ (سورۃ الدھر، آیت:۲)
۲- اللہ ﷻ کا شکر ادا کرنے والے کامیاب اور اللہ ﷻ کی ناشکری کرنے والے ناکام ہیں۔ (سورۃ الدھر، آیات:۳تا۵)
۳- کفار زنجیروں، طوق اور دہکتی آگ میں ہوں گے۔ (سورۃ الدھر، آیت:۴)
۴- اللہ ﷻ کی بارگاہ میں مانی ہوئی نذر پوری کرنا اور اللہ ﷻ کی ناراضگی سے ڈرتے رہنا نیک لوگوں کی صفات ہیں۔ (سورۃ الدھر، آیت:۷)
۵- نیک بندے اللہ ﷻ کی محبت کی وجہ سے مسکینوں، یتیموں اور قیدیوں کو بھی کھانا کھلاتے ہیں۔ (سورۃ الدھر، آیت:۸)
۶- حقیقی نیکی وہ ہے جو صرف اللہ ﷻ کی رضا کے لئے کی جائے جس میں آدمی نہ کسی سے کوئی بدلہ چاہے اور نہ ہی شکریہ طلب کرے۔ (سورۃ الدھر، آیت:۹)
۷- قیامت کے دن اللہ ﷻ اہلِ ایمان کو اعزاز کے ساتھ جنت کی بے شمار نعمتیں اور بہت بڑی بادشاہت عطا فرمائے گا۔ (سورۃ الدھر، آیات:۲۰تا۲۲)
۸- ہمیں صبح و شام اور رات میں بھی اللہ ﷻ کا ذکر اور اس کی تسبیح کرنی چاہیئے۔ (سورۃ الدھر، آیات:۲۵،۲۶)
۹- دنیا کی محبت انسان کو آخرت کے بھاری دن کی تیاری سے غافل کر دیتی ہے۔ (سورۃ الدھر، آیت:۲۷)
۱۰- نیکی کرنے اور گناہ سے بچنے کا ارادہ کرنا بھی اللہ ﷻ کی توفیق ہی سے ممکن ہے۔ (سورۃ الدھر، آیات:۳۰،۳۱)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) اللہ ﷻ نے انسان کو کیوں پیدا فرمایا؟
(الف) سیر و تفریح کے لئے — (ب) امتحان کے لئے — (ج) کائنات کو قابو کرنے کے لئے

(۲) اس سورت کا دوسرا نام کیا ہے؟
(الف) فُصِّلَتْ — (ب) اَلْاِسْرَاء — (ج) اَلْاِنْسَان

(۳) نیک لوگ ضرورت مندوں کو کیوں کھلاتے ہیں؟
(الف) لوگوں کی تعریف حاصل کرنے کے لئے — (ب) اللہ ﷻ کو خوش کرنے کے لئے — (ج) لوگوں کو دوست بنانے کے لئے

(۴) جنت کا موسم کیسا ہوگا؟
(الف) سرد و گرم ہوگا — (ب) سرد ہوگا — (ج) نہ سرد نہ گرم ہوگا

(۵) اللہ ﷻ کی رحمت میں کون داخل ہوگا؟
(الف) ہر انسان — (ب) جسے اللہ ﷻ چاہے — (ج) گناہگار

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیۓ:

۱- ہدایت حاصل کرنے کے حوالے سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انسان کو کیا اختیار دیا گیا ہے؟

۲- پہلے رکوع میں نیک لوگوں کی کیا صفات بیان کی گئی ہیں؟

۳- پہلے رکوع میں اہل جنت پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے کوئی سے پانچ انعامات بیان کریں؟

۴- دوسرے رکوع کے آغاز میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیا خاص احکامات دیئے گئے؟

۵- عظمتِ قرآن کے حوالے سے دوسرے رکوع میں بیان ہونے والی دو باتیں تحریر کریں؟

سوال ۳ ہم اپنا جائزہ لیں:

نمبر شمار	سوالات	کسی حد تک	بہت حد تک	نہیں
۱-	کیا میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں؟			
۲-	کیا میں قیامت کے دن سے ڈرتا ہوں؟			
۳-	کیا میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی محبت میں مسکین، یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتا ہوں؟			
۴-	کیا میں آخرت کے فائدے کے لئے دنیا کے فائدے کو چھوڑ دیتا ہوں؟			
۵-	کیا میں گناہگار اور نافرمان لوگوں کی بات ماننے سے بچتا ہوں؟			
۶-	کیا میں صبح و شام اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو یاد کرتا ہوں؟			
۷-	کیا میں رات میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ذکر اور پاکی بیان کرتا ہوں؟			
۸-	کیا میں نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رضا کا راستہ اختیار کر لیا ہے؟			

گھریلو سرگرمی

❁ تین سورتیں تلاش کریں جن کے ایک سے زیادہ نام ہوں۔

سورت کا نام: ________	سورت کا نام: ________	سورت کا نام: ________
دیگر نام: ________	دیگر نام: ________	دیگر نام: ________

❁ کسی عالم دین سے پوچھ کر قرآنِ حکیم کو تھوڑا تھوڑا کر کے ۲۳ سال میں نازل کرنے کی حکمت تحریر کیجیے۔

❁ سُوْرَةُ الدَّهْر میں بیان کی گئی جنت کی نعمتوں کی ایک فہرست بنائیں؟



جنت کی نعمتیں

________ ________ ________

________ ________ ________

________ ________ ________

________ ________ ________

________ ________ ________

دستخط استاد مع تاریخ: ________

دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: ________

سبق:۲۴ سُوْرَةُ الْمُرْسَلَات (سورت نمبر:۷۷، کل رکوع:۲، کل آیات:۵۰)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم ﷺ کی مکی زندگی کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "ہم مِنیٰ کے غار میں تھے اور سورۃ المرسلات نازل ہوئی۔ آپ ﷺ اسے تلاوت فرما رہے تھے اور ہم اسے آپ ﷺ کی زبان مبارک سے سیکھ رہے تھے"۔ (صحیح بخاری) اس سے پہلے کی دو سورتیں سورۃ القیامہ اور سورۃ الدھر اور اس کے بعد کی دو سورتیں، سورۃ النبا اور سورۃ النازعات اگر ملا کر پڑھی جائیں تو صاف محسوس ہوتا ہے کہ یہ سب ایک ہی دور کی نازل شدہ سورتیں ہیں اور ایک ہی مضمون ہے جسے مختلف انداز سے بیان کیا گیا ہے۔

"مُرْسَلٰت" کے معنی "بھیجی ہوئی" کے ہیں یعنی ہوائیں۔ ابتدا میں ہواؤں کی قسمیں ذکر فرما کر آخرت کے احوال بیان ہوئے ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی قدرت کا بیان قیامت کے واقع ہونے کی دلیل کے طور پر کیا گیا ہے۔ انکارِ آخرت پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے عذاب کا بیان ہے۔ اس سورت میں آیت "وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ" (اس دن جھٹلانے والوں کے لئے تباہی ہے) ۱۰ مرتبہ دہرائی گئی ہے۔ اہل جہنم کی سزاؤں کا تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے۔ نیک لوگوں کے لئے جنت کی نعمتوں کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے۔

اَعُوْذُ	بِاللّٰهِ	مِنَ	الشَّيْطٰنِ	الرَّجِيْمِ	بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ ○
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے					اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے			
وَالْمُرْسَلٰتِ	عُرْفًا ۙ﴿۱﴾	فَالْعٰصِفٰتِ	عَصْفًا ۙ﴿۲﴾	وَّالنّٰشِرٰتِ	نَشْرًا ۙ﴿۳﴾			
قسم ہے ان ہواؤں کی جو مسلسل بھیجی جاتی ہیں۔ پھر زور سے چلنے والی ہواؤں کی۔ اور (بادلوں کو) اُٹھا کر پھیلانے والی ہواؤں کی۔								
فَالْفٰرِقٰتِ	فَرْقًا ۙ﴿۴﴾	فَالْمُلْقِيٰتِ	ذِكْرًا ۙ﴿۵﴾					
پھر (بادلوں کو) پھاڑ کر جُدا جُدا کرنے والی ہواؤں کی۔ پھر (دلوں میں اللہ کا) ذکر ڈالنے والے فرشتوں کی۔								
عُذْرًا	اَوْ	نُذْرًا ۙ﴿۶﴾	اِنَّمَا	تُوْعَدُوْنَ	لَوَاقِعٌ ؕ﴿۷﴾			
حجت تمام کرنے یا ڈر سنانے کے لئے۔ جس (قیامت) کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے وہ یقیناً واقع ہونے والی ہے۔								
فَاِذَا	النُّجُوْمُ	طُمِسَتْ ۙ﴿۸﴾	وَاِذَا	السَّمَآءُ	فُرِجَتْ ۙ﴿۹﴾	وَاِذَا	الْجِبَالُ	نُسِفَتْ ۙ﴿۱۰﴾
تو جب ستارے بے نور کر دیئے جائیں گے۔ اور جب آسمان پھاڑ دیا جائے گا۔ اور جب پہاڑ (ریزہ ریزہ کر کے) اُڑا دیئے جائیں گے۔								
وَاِذَا	الرُّسُلُ	اُقِّتَتْ ؕ﴿۱۱﴾	لِاَيِّ	يَوْمٍ	اُجِّلَتْ ؕ﴿۱۲﴾	لِيَوْمِ	الْفَصْلِ ۚ﴿۱۳﴾	
اور جب رسول مقررہ وقت پر جمع کیے جائیں گے۔ (آخر) کس دن کے لئے مدت مقرر کی گئی ہے؟ فیصلہ کے دن کے لئے۔								

اہم نکات

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۝١٤ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝١٥ اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ ۝١٦

اور تمہیں کیا معلوم فیصلہ کا دن کیا ہے؟ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے تباہی ہے۔ کیا ہم نے پہلے لوگوں کو ہلاک نہیں کیا؟

ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِيْنَ ۝١٧ كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ۝١٨

پھر ہم بعد والوں کو (ہلاکت میں) اُنہی کے ساتھ کر دیں گے۔ ہم مجرموں کے ساتھ ایسا ہی کرتے ہیں۔

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝١٩ اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۝٢٠

اس دن جھٹلانے والوں کے لئے تباہی ہے۔ کیا ہم نے تمہیں ایک حقیر پانی سے پیدا نہیں کیا؟

فَجَعَلْنٰهُ فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۝٢١ اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ۝٢٢ فَقَدَرْنَا

پھر ہم نے اسے ایک محفوظ جگہ (رحم مادر) میں رکھا ایک مقرر وقت تک پھر ہم نے اندازہ مقرر فرمایا

فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ۝٢٣ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝٢٤ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ۝٢٥

تو ہم کیا خوب اندازہ مقرر فرمانے والے ہیں۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے تباہی ہے۔ کیا ہم نے زمین کو نہیں بنایا سمیٹنے والی۔

اَحْيَآءً وَّ اَمْوَاتًا ۝٢٦ وَّجَعَلْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ شٰمِخٰتٍ وَّ اَسْقَيْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا ۝٢٧

زندوں اور مُردوں کو۔ اور ہم نے اس میں جمے ہوئے بلند پہاڑ بنا دیئے اور ہم نے تمہیں میٹھا پانی پلایا۔

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝٢٨ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝٢٩

اس دن جھٹلانے والوں کے لئے تباہی ہے۔ (کہا جائے گا) تم اس (جہنم) کی طرف چلو جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔

اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ۝٣٠ لَّا ظَلِيْلٍ وَّلَا يُغْنِيْ مِنَ اللَّهَبِ ۝٣١

تم اس سائے کی طرف چلو جو تین شاخوں والا ہے۔ جو نہ (ٹھنڈا) سایہ ہے اور نہ شعلوں سے بچانے والا ہے۔

اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ۝٣٢ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ۝٣٣ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝٣٤

بے شک وہ (جہنم) محل جیسی چنگاریاں پھینکے گی۔ (ایسا لگے گا) جیسے وہ زرد رنگ کے اُونٹ ہوں۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے تباہی ہے۔

هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ۝٣٥ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ ۝٣٦

یہ (وہ) دن ہے کہ نہ وہ بول سکیں گے۔ اور نہ ہی انہیں اجازت دی جائے گی کہ وہ عذر پیش کر سکیں۔

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝٣٧ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ ۝٣٨

اس دن جھٹلانے والوں کے لئے تباہی ہے۔ یہ فیصلہ کا دن ہے ہم نے تمہیں اور پچھلے لوگوں کو جمع فرما لیا ہے۔

ع فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ ۝٣٩ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝٤٠

تو اگر تمہارے پاس کوئی چال ہے تو مجھ پر چلالو۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے تباہی ہے۔

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي ظِلَٰلٍ وَّعُيُونٍ ﴿٤١﴾ وَّفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُونَ ﴿٤٢﴾ كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيٓـًٔا

بے شک پرہیز گار سایوں اور چشموں میں ہوں گے۔ اور پھلوں میں جو وہ چاہیں گے۔ (کہا جائے گا) تم مزے سے کھاؤ اور پیو

بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٤٣﴾ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿٤٤﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿٤٥﴾

ان (اعمال) کے بدلہ جو تم کیا کرتے تھے۔ بے شک ہم نیک لوگوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے تباہی ہے۔

كُلُوا وَتَمَتَّعُوا قَلِيلًا إِنَّكُم مُّجْرِمُونَ ﴿٤٦﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿٤٧﴾

(اے جھٹلانے والو!) تم تھوڑا عرصہ کھالو اور فائدہ اُٹھالو بے شک تم مجرم ہو۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے تباہی ہے۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ ارْكَعُوا لَا يَرْكَعُونَ ﴿٤٨﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿٤٩﴾

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ (اللہ کے آگے) جھکو تو وہ نہیں جھکتے۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے تباہی ہے۔

ع ٢/١٠

فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُۥ يُؤْمِنُونَ ﴿٥٠﴾

پھر وہ اس (قرآن) کے بعد کس بات پر ایمان لائیں گے؟



علم وعمل کی باتیں

۱- ہوائیں اللہ ﷻ کی رحمت کی اُمید دلاتی ہیں اور اس کے عذاب سے ڈراتی بھی ہیں۔ (سورۃ المرسلات، آیات: ۱ تا ۶)
۲- قیامت ضرور واقع ہونے والی ہے۔ (سورۃ المرسلات، آیت: ۷)
۳- جب قیامت واقع ہو گی تو آسمان کو توڑ پھوڑ کر چمکتے دمکتے ستاروں کی روشنی ختم کر دی جائے گی اور پہاڑوں کو ریزہ ریزہ کر کے اُڑا دیا جائے گا۔ (سورۃ المرسلات، آیات: ۸ تا ۱۰)
۴- تمام معاملات کا فیصلہ قیامت کے دن کر دیا جائے گا۔ (سورۃ المرسلات، آیات: ۱۳، ۱۴)
۵- حق کو جھٹلانے والے قیامت کے دن تباہی کا شکار ہوں گے۔ (سورۃ المرسلات، آیت: ۱۵)
۶- انسان، زمین، پہاڑ اور پانی جیسی عظیم چیزوں کو پیدا کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ ﷻ انسان کو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرنے پر پوری طاقت رکھتا ہے۔ (سورۃ المرسلات، آیات: ۲۰ تا ۲۷)
۷- آخرت کا انکار کرنے والے جہنم کے عذاب میں ہوں گے۔ (سورۃ المرسلات، آیات: ۲۸ تا ۴۰)
۸- اللہ ﷻ کی نافرمانی سے بچنے والے قیامت کے دن جنت کے درختوں کے سائے میں ہوں گے۔ جنت کے چشموں سے مشروب پئیں گے اور جو ان کا جی چاہے گا وہ پھل کھائیں گے۔ (سورۃ المرسلات، آیات: ۴۱ تا ۴۳)
۹- اللہ ﷻ کی نافرمانی کرنے والے مجرموں کے لئے دنیا کا تھوڑا سا ہی فائدہ ہے اور آخرت میں ان کے لئے تباہی اور بربادی کے سوا کچھ بھی نہیں۔ (سورۃ المرسلات، آیات: ۴۶، ۴۷)
۱۰- قرآنِ حکیم سے بڑھ کر کوئی دلیل نہیں ہے جو انسان کو ایمان لانے پر آمادہ کر سکے۔ (سورۃ المرسلات، آیت: ۵۰)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) سورت کے آغاز میں اللہ ﷻ نے قسم ذکر فرما کر کیا حقیقت واضح فرمائی؟
(الف) قیامت آکر رہے گی (ب) انسان کو موت آکر رہے گی (ج) زندگی مل کر رہے گی

(۲) وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ یہ آیت اس سورت میں کتنی بار دہرائی گئی ہے؟
(الف) آٹھ (ب) دس (ج) بارہ

(۳) جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہو گا؟
(الف) تباہی (ب) بیماری (ج) معذوری

(۴) انسان کا مادۂ تخلیق کیا ہے؟
(الف) آگ (ب) حقیر پانی (ج) روشنی

(۵) اس سورت میں زَرد اُونٹوں سے کیا مراد ہے؟

(الف) سواری والے اونٹ　　(ب) قربانی والے اُونٹ　　(ج) جہنم کے شُعلے

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- سورت کے آغاز میں قیامت کا کیا منظر بیان کیا گیا ہے؟

۲- اہلِ جہنم کی روزِ قیامت کس بے بسی کو بیان کیا گیا ہے؟

۳- پرہیز گاروں کا کیا انجام بیان کیا گیا ہے؟

۴- آخر میں کفار کو کیا تنبیہ کی گئی ہے؟

۵- آخری آیت میں لفظ ''حدیث'' سے کیا مراد ہے؟

سوال ۳ نیچے دیئے گئے الفاظ کے مطابق ان سے متعلقہ آیت نمبر تحریر کیجیے:

نمبر شمار	عنوان	آیت نمبر
۱-	تین شاخوں والا سایہ	
۲-	سائے اور چشمے	
۳-	بے نور ستارے	
۴-	محل جیسی چنگاریاں	
۵-	جمے ہوئے بلند پہاڑ	

گھریلو سرگرمی

۞ سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰت کے علاوہ کوئی دو سورتوں کے نام بتائیں جن میں لفظ "وَيْلٌ" آیا ہو۔

سورت کا نام: ____________ سورت کا نام: ____________

۞ پانچ سورتوں کے نام لکھیں جن کا آغاز قسم سے کیا گیا ہے۔

۱۔ ____________

۲۔ ____________

۳۔ ____________

۴۔ ____________

۵۔ ____________

۞ اس سورت میں جہنم کے بارے میں جو ذکر کیا گیا ہے مندرجہ ذیل چارٹ میں اُسے تحریر کریں۔



دستخط استاد مع تاریخ: ____________

دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: ____________

مشکل الفاظ کے معنی

سورۃ یوسف (حصہ اوّل)

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
1.	اعتراف کرنا	مان لینا، قبول کرلینا، تسلیم کرنا	صفحہ:۱۹، پیراگراف:۲، سطر:۱
2.	اِقتدار	حکومت، اختیار، بادشاہت	صفحہ:۳۲، آیت:۵۶
3.	آگاہ کرنا	اطلاع کرنا، کسی بات کی خبر دینا، واقف کرنا، معلومات دینا	صفحہ:۱۶، پیراگراف:۳، آخری سطر
4.	بیابان	غیر آباد، ویران جگہ	صفحہ:۱۶، پیراگراف:۸، سطر:۹
5.	پُھسلانا	بہکانا، مائل کرنا	صفحہ:۲۵، آیت:۲۳
6.	پیروی کرنا	پیچھے پیچھے چلنا، بات ماننا	صفحہ:۲۸، آیت:۳۸
7.	تدبیر	منصوبہ، کسی کام کو آغاز سے انجام تک پہنچانے کا انتظام کرنا	صفحہ:۱۷، پیراگراف:۳، سطر:۲
8.	تعبیر	خواب کا نتیجہ بتانا، حقیقت بتانا، صحیح مطلب نکالنا	صفحہ:۱۶، پیراگراف:۲، سطر:۲
9.	تقویٰ	اللہ ﷻ سے ڈرنا، اللہ ﷻ کی نافرمانی سے بچنا	صفحہ:۳۴، علم و عمل کی باتیں:۱۱
10.	تلقین	سمجھانا، نصیحت کرنا	صفحہ:۱۶، پیراگراف:۲، سطر:۳
11.	حسن سلوک	اچھا برتاؤ، اچھا روّیہ، خوش اخلاقی	صفحہ:۱۷، ہیڈنگ نمبر:۵
12.	حکمت	عقلمندی، دانائی، کسی شے کی حقیقت جاننے کا علم	صفحہ:۲۱، آیت:۶
13.	خطاکار	غلطی کرنے والا، گناہگار	صفحہ:۲۶، آیت:۲۹
14.	خوشہ	ٹہنی، گُچھا، بالی، بُھٹّا	صفحہ:۱۸، پیراگراف:۳، سطر:۱
15.	خیر خواہ	بھلائی چاہنے والا، بہتری چاہنے والا	صفحہ:۲۱، آیت:۱۱
16.	درگزر کرنا	معاف کردینا، بدلہ یا انتقام نہ لینا، نظر انداز کردینا	صفحہ:۲۰، پیراگراف:۱، سطر:۴
17.	دلیل	نشاندہی کرنے والی شے، حجت، ثبوت، راستہ، رہنمائی	صفحہ:۳۰، آیت:۴۰
18.	ڈول	کنویں سے پانی نکالنے کا برتن	صفحہ:۱۷، پیراگراف:۲، سطر:۲
19.	الزام لگانا	عیب لگانا، بہتان لگانا، جھوٹی بات یا کسی جُرم سے تعلق جوڑنا، قصوروار ٹھہرانا	صفحہ:۱۷، پیراگراف:۴، سطر:۴
20.	سازشیں	خفیہ تدبیر یا کارروائی، کسی بُرے مقصد کے لئے دو یا دو سے زیادہ افراد کا باہم مل کر کچھ طے کرنا، کسی کے خلاف کوئی بُری تدبیر کرنا	صفحہ:۲۰، پیراگراف:۱، سطر:۳

.21	سولی دینا	پھانسی دینا، سخت تکلیف دینا	صفحہ:۱۸، پیراگراف:۲، سطر:۸
.22	سیرت	کردار، اخلاق، عادت	صفحہ:۱۶، پیراگراف:۱، سطر:۴
.23	صاحبِ اختیار	اختیار رکھنے والا، حکم دینے والا	صفحہ:۱۹، پیراگراف:۲، آخری سطر
.24	عزیزِ مصر	بڑے عہدہ والا، وزیر	صفحہ:۱۷، ہیڈنگ:۵
.25	غالب	زبردست، جیتنے والا	صفحہ:۲۵، آیت:۲۱
.26	غلّہ	اناج، زمین کی پیداوار	صفحہ:۱۸، پیراگراف:۳، سطر:۵
.27	فریب	چال، چالاکی، دھوکہ، جھانسا، مکر	صفحہ:۱۸، پیراگراف:۱، سطر:۵
.28	قاصد	پیغام لے جانے والا، سفیر	صفحہ:۱۹، پیراگراف:۲، سطر:۲
.29	قحط	اناج کی کمی، بارش نہ ہونے کی وجہ سے خوراک کی کمی، خشک سالی	صفحہ:۱۸، پیراگراف:۳، سطر:۷
.30	گوشوں	مختلف پہلوؤں، سمتیں، اطراف، جانب	صفحہ:۲۰، پیراگراف:۱، سطر:۴
.31	مائل ہونا	متوجہ ہونا، راغب ہونا، رغبت کرنا	صفحہ:۲۸، آیت:۳۳
.32	معزز	عزت والا	صفحہ:۱۸، پیراگراف:۱، سطر:۲
.33	ملامت	الزام، لعن طعن، ڈانٹ ڈپٹ	صفحہ:۲۶، آیت:۳۱
.34	نادم ہونا	شرمندہ ہونا	صفحہ:۲۰، آخری سطر
.35	نازل ہونا	اُترنا، نیچے آنا (بالخصوص آسمانی کتابوں اور فرشتوں وغیرہ کا)، واقع ہونا، وارد ہونا	صفحہ:۱۶، پیراگراف:۱، سطر:۳
.36	نزول	ورود، اُترنا، وحی یا آیاتِ قرآنی وغیرہ کے نازل ہونے کی حالت یا نازل ہونے کا عمل نیز کیفیت	صفحہ:۲۰، پہلی ہیڈنگ
.37	نشست	بیٹھنے کی جگہ، کرسی	صفحہ:۲۶، آیت:۳۱
.38	ہمدردی	دوسرے کے درد کو محسوس کرنا، مددگار ہونے کی کیفیت، کسی کے لئے اچھائی کا جذبہ رکھنا، کسی کی تکلیف دور کرنے کا جذبہ رکھنا	صفحہ:۲۰، پیراگراف:۱، سطر:۴

سورۃ یوسف (حصّہ دوم)

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	اندیشہ	خطرہ، خوف، فکر، ڈر، اُلجھن، پریشانی، خدشہ، بُرا ہو جانے کا ڈر	صفحہ:۴۷، پیراگراف:۳، سطر:۱
.2	بصیرت	ہوشیاری، عقل مندی، یقین، دانائی	صفحہ:۵۰، آیت:۱۰۸

.3	بغاوت کرنا	کسی کے خلاف اُٹھنا، مخالفت کرنا، سرکشی کرنا	صفحہ:۳۹، پیراگراف:۳، سطر:۶
.4	بینائی	آنکھوں کی روشنی، دیکھنے کی صلاحیت	صفحہ:۳۸، پیراگراف:۲، سطر:۶
.5	تنبیہ	خبردار کرنا، ڈرانا	صفحہ:۳۷، پیراگراف:۱، سطر:۹
.6	ٹالا جانا	پھیرا جانا، ہٹایا جانا	صفحہ:۵۲، آیت:۱۱۰
.7	خاطر تواضع کرنا	خیال رکھنا، مہمان نوازی کرنا، دھیان رکھنا، عزت کرنا	صفحہ:۵۳، علم و عمل کی باتیں:۱
.8	خواہش	کسی بات یا شے کے حصول کی چاہت، طلب، آرزو، تمنا	صفحہ:۴۳، آیت:۶۸
.9	رازداری	کسی بات کو چھپا کر رکھنا، بھید چھپانا	صفحہ:۳۷، پیراگراف:۳، سطر:۵
.10	سُجھائی	سکھائی، بتائی، دکھائی	صفحہ:۳۸، پیراگراف:۱، سطر:۲
.11	سرمایہ	مال، روپیہ	صفحہ:۴۶، آیت:۸۸
.12	عبرت	سبق حاصل کرنا، نصیحت حاصل کرنا	صفحہ:۵۲، آیت:۱۱۱
.13	فاقہ کشی	بھوکا رہنا، کھانا نہ ملنا	صفحہ:۳۷، پیراگراف:۱، سطر:۲
.14	فساد	لڑائی، جھگڑا، خرابی	صفحہ:۳۸، پیراگراف:۱، سطر:۴
.15	کارساز	کام بنانے والا	صفحہ:۴۸، آیت:۱۰۱
.16	گھڑنا	جھوٹی بات بنانا	صفحہ:۵۲، آیت:۱۱۱
.17	متوجہ ہونا	دھیان دینا، فکر کسی ایک طرف ہونا، کسی کی طرف توجہ دینا	صفحہ:۴۴، آیت:۷۱
.18	محافظ	حفاظت کرنے والا، نگہبان	صفحہ:۳۸، پیراگراف:۱، سطر:۳
.19	مشرکین	مشرکین، مشرک کی جمع ہے جس کے معنی شرک کرنے والے، اللہ ﷻ کے ساتھ شریک ٹھہرانے والے، بت پرستی کرنے والے	صفحہ:۲۰، پیراگراف:۱، سطر:۵
.20	نافرمان	حکم نہ ماننے والا، سرکش، باغی	صفحہ:۵۰، آیت:۱۱۰

سورۃ الزخرف

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	اعتراض	رضامند نہ ہونا، متفق نہ ہونا، نکتہ چینی، گرفت کرنا، نقص نکالنا، مخالفت کرنا، عیب نکالنا	صفحہ:۶۷، سوال:۲(۲)
.2	بیزار ہونا	لاتعلق ہونا، ناراض ہونا، تنگ آجانا	صفحہ:۵۸، آیت:۲۶
.3	پرہیزگاروں	برائیوں اور گناہوں سے بچنے والے، متقی، نیک لوگ	صفحہ:۵۶، پیراگراف:۲، سطر:۵

.4	پوشیدہ	خفیہ، راز، چھپی ہوئی بات	صفحہ:۶۴، آیت:۸۰
.5	تابع	ماتحت، فرماں بردار، پیروی کرنے والے	صفحہ:۵۷، آیت:۱۳
.6	جُز	حصّہ، ٹکڑا	صفحہ:۵۷، آیت:۱۵
.7	جلیل القدر	بڑے مقام و مرتبے والا، بڑی شان والا، عالی رتبہ، عظمت والا	صفحہ:۵۶، پیراگراف:۲، سطر:۳
.8	جھٹلانا	انکار کرنا، نہ ماننا، رد کرنا	صفحہ:۵۸، آیت:۲۵
.9	چوپائے	چارپاؤں والے جانور، مویشی	صفحہ:۵۷، آیت:۱۲
.10	حقیر	کم تر، چھوٹا، بے قدر، کم حیثیت، معمولی، ذلیل، خوار، جس کی کوئی عزت نہ ہو	صفحہ:۵۶، پیراگراف:۲، سطر:۲
.11	رجوع کرنا	پلٹنا، لوٹنا، واپس آنا	صفحہ: ۵۸، آیت:۲۸
.12	الزامات	قصور وار ٹھہرانا، کسی پر جُرم عائد کرنا، کسی کو کسی نقصان کا ذمہ دار قرار دینا، کوئی جُرم کسی کے ذمہ لگانا	صفحہ:۵۶، پیراگراف:۱، سطر:۲
.13	زیور میں پرورش پانا	لڑکیاں جو بناؤ سنگار، زیب و زینت میں پرورش پاتی ہیں	صفحہ:۵۷، آیت:۱۸
.14	سرگوشیاں	چپکے چپکے باتیں کرنا، راز کی بات آہستہ سے کان میں کہنا	صفحہ:۶۴، آیت:۸۰
.15	کنگن	کڑے، موٹی چوڑیاں جو قدیم زمانے میں بادشاہ پہنا کرتے تھے	صفحہ:۶۱، آیت:۵۳
.16	گروہوں	گروہ کی جمع، جماعت، کسی بات پر کچھ لوگوں کا منظم انداز میں جمع ہونا، جتھا	صفحہ:۶۲، آیت:۶۵
.17	مُسلّط ہونا	چھا جانا، قابو کرنا، قابض ہو جانا	صفحہ:۶۶، علم و عمل کی باتیں:۵
.18	معیشت	روزگار کے ذرائع، روزی	صفحہ: ۵۸، آیت:۳۲
.19	منسوب	نسبت کیا ہوا، کسی کے نام سے وابستہ کیا ہوا	صفحہ:۵۷، آیت:۱۷
.20	نقشِ قدم پر چلنا	فرماں برداری کرنا، پیچھے پیچھے چلنا، پیروی کرنا	صفحہ: ۵۸، آیت:۲۲
.21	وارث	وراثت کا حق دار، ورثہ پانے والا، حق پانے والا	صفحہ:۶۴، آیت:۷۲

سورۃ الدخان

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	بطورِ عبرت	سبق حاصل کرنا، کسی کے بُرے انجام سے نصیحت حاصل کرنا	صفحہ:۶۹، پیراگراف:۲، سطر:۲
.2	بِلبلانا	بے قرار ہونا، تڑپنا، کسی دکھ یا تکلیف کی وجہ سے بیتاب ہو جانا	صفحہ:۶۹، پیراگراف:۱، سطر:۵

.3	حور	بڑی آنکھوں والی خوبصورت عورتیں مراد جنتی عورتیں	صفحہ:۷۳، آیت:۵۴
.4	خائن	خیانت کرنے والا	صفحہ:۷۴، سوال:۱(۲)(ب)
.5	ڈراوے	کسی بات سے خوف دلانا، ڈرانا، بُرے انجام سے خبردار کرنا	صفحہ:۶۹، پیراگراف:۱، سطر:۱
.6	زقّوم کا درخت	ایک کانٹے دار انتہائی کڑوا درخت جو جہنم کی تہ سے اُگے گا	صفحہ:۷۲، آیت:۴۳
.7	سرکشی کرنا	حکم نہ ماننا، نافرمانی کرنا، بغاوت کرنا	صفحہ:۹۱، آیت:۴۴
.8	شدت	سختی، تیزی، حد سے زیادہ ہونا، زور	صفحہ:۷۰، آیت:۱۶
.9	عظمت	بزرگی، بڑائی، برتری، شان و شوکت، بلندی، اعلیٰ	صفحہ:۶۹، پیراگراف:۲، سطر:۱
.10	کاہن	جنّات سے خبر معلوم کرنے والا، نجومی	صفحہ:۷۴، سوال:۱(۲)(الف)
.11	مجنون	پاگل، دیوانہ، جنون کے مرض میں مبتلا ہونے والا جس پر جن سوار ہو جائے	صفحہ:۷۰، آیت:۱۴
.12	محروم کرنا	کسی شے کا نہ دیا جانا، منع کرنا، روک دینا، حاصل نہ ہونے دینا	صفحہ:۷۵، سوال:۲ (۳)

سورۃ الجاثیہ

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	اَڑا رہنا	جما رہنا، قائم رہنا، ضد کرنا	صفحہ:۷۷، آیت:۸
.2	آغاز	شروع، ابتدا، عنوان، انجام کی ضد	صفحہ:۶۹، پیراگراف:۱، سطر:۱
.3	باطل	جھوٹ، من گھڑت، غلط، ناحق	صفحہ:۸۲، آیت:۶۷
.4	باوجود	کسی بات کے ہوتے ہوئے، اس پر بھی، اس کے بعد بھی، اس کے علاوہ بھی	صفحہ:۷۷، سطر:۴
.5	تاکید	بار بار کہنا، سخت حکم کرنا، زور دینا	صفحہ:۷۷، پیراگراف:۲، سطر:۴
.6	دلائل	ثبوت، وجہ، وہ بات جس کے جاننے سے دوسری چیز کے بارے میں معلوم ہو جائے، کسی دعوے کی وجوہات	صفحہ:۷۷، پیراگراف:۱، سطر:۲
.7	غور و فکر کرنا	سوچ بچار کرنا، گہرائی کے ساتھ دیکھنا، جاننے کی کوشش، کسی معاملے کو گہرائی کے ساتھ دیکھنا	صفحہ:۱۰۱، علم و عمل کی باتیں:۲
.8	گمان	خیال، نظریہ، سوچ	صفحہ:۸۰، آیت:۲۴
.9	گھٹنے ٹیکنا	شکست تسلیم کرنا، غلام اور مجرم کا اپنے آقاؤں کے سامنے شکست قبول کرکے بیٹھنا	صفحہ:۷۷، پیراگراف:۲، سطر:۱
.10	منتظر	انتظار کرنے والا، راہ دیکھنے والا، اُمید لگانے والا	صفحہ:۷۷، پیراگراف:۲، سطر:۲

سورۃ قٓ

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	اِختتام	خاتمہ، ختم، آخر، مکمل ہونا، انجام	صفحہ:۸۷، پیراگراف:۲، سطر:۲
.2	تسبیح کرنا	تعریف کرنا، پاکی بیان کرنا	صفحہ:۹۱، آیت:۳۹
.3	تہ بہ تہ	اوپر نیچے رکھنا، ایک تہ کے اوپر دوسری تہ جمانا	صفحہ:۸۸، آیت:۱۰
.4	جاہلیت	جہالت، بے خبری، جاہل ہونا، درست علم نہ ہونا، لاعلمی، اسلام کو چھوڑ کر دوسری رائے رکھنا	صفحہ:۸۷، پیراگراف:۱، سطر:۲
.5	جبر	زبردستی کرنا، مجبور کرنا، ظلم کرنا	صفحہ:۹۱، آیت:۴۵
.6	جدوجہد کرنا	کوشش کرنا، محنت مشقت، سرگرمی، سعی	صفحہ:۸۷، پیراگراف:۱، سطر:۲
.7	شگاف	دراڑ، چیرا، جِھرّی	صفحہ:۸۸، آیت:۶
.8	شہ رگ	رگِ جان، سب سے بڑی رگ جو گردن سے گزرتی ہے	صفحہ:۸۸، آیت:۱۶
.9	صُور	بجانے کا سینگ، بگل، وہ آواز جسے حضرت اسرافیل علیہ السلام محشر کے دن زندوں کو مارنے اور پھر ان کو دوبارہ زندہ کرنے کے لئے پھونکیں گے	صفحہ:۸۸، آیت:۲۰
.10	طعنے دینا	الزام لگانا، عیب نکالنا، طنز، ملامت، احسان جتانا، عیب یا گناہ یاد دلانا، ایسی چبھتی ہوئی بات کہنا جس سے ایسا محسوس ہو جیسے کسی نے نیزہ مار دیا	صفحہ:۱۷، پیراگراف:۱، سطر:۳
.11	کشمکش	کروں نہ کروں کا فیصلہ نہ کرنا، دشواری، کھینچا تانی، کشاکش، الجھن	صفحہ:۸۷، پیراگراف:۱، سطر:۲
.12	نظر انداز کرنا	توجہ نہ کرنا، بے رخی کرنا	صفحہ:۸۵، سوال:۲(ا)
.13	نگران	دیکھنے والا، محافظ، نگہبان	صفحہ:۸۸، آیت:۱۸
.14	ہانکنے والا	چلانے والا، دوڑانے والا	صفحہ:۸۸، آیت:۲۱

سورۃ الذاریات

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	ازل	ابتدائے زمانہ، آغازِ خلق	صفحہ:۹۵، آیت:۹

.2	بانجھ	جس کے ہاں اولاد نہ ہو سکے	صفحہ:۹۶، آیت:۲۹
.3	تخلیق	پیدائش، پیدا کرنا، بنانا	صفحہ:۹۵، پیراگراف:۲، سطر:۴
.4	کڑک	سخت چیخ، بجلی کی آواز	صفحہ:۹۸، آیت:۴۴
.5	متقین	اللہ سُبحانہٗ وَتَعالیٰ سے ڈرنے والے، اللہ سُبحانہٗ وَتَعالیٰ کی نافرمانی سے بچنے والے	صفحہ:۱۰۲، سوال:۲(ا)
.6	مذمت	مخالفت، بُرائی، ناپسندیدگی، عیب گیری، توہین	صفحہ:۹۵، پیراگراف:۲، سطر:۲
.7	وصیت	تاکید سے کہی گئی بات	صفحہ:۱۰۰، آیت:۵۳
.8	یقین دہانی	اعتماد دلانا، پکی بات کرنا، بھروسہ دلانا، یقین دلانا	صفحہ:۹۵، پیراگراف:۲، سطر:۱

سورۃ الطور

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	تاوان	جُرمانہ، بدلہ، قصاص	صفحہ:۱۰۷، آیت:۴۰
.2	تذکرہ	بیان، ذکر، چرچا، یادگار، گفتگو، یادداشت	صفحہ:۱۰۹، سوال:۲(۳)
.3	صحیفہ	کتاب، ورق، لکھا ہوا صفحہ	صفحہ:۱۰۴، آیت:۳

سورۃ النجم

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	احکام	حکم کی جمع، فرمان، ارشاد (جس پر عمل کرنا ضروری ہو)	صفحہ:۱۱۱، پیراگراف:۱، سطر:۴
.2	بطن	پیٹ	صفحہ:۱۱۴، آیت:۳۲
.3	شکوک وشبہات	شک شبہہ کی جمع، بدگمانیاں، یقین نہ ہونا، اعتماد اور بھروسہ نہ ہونا	صفحہ:۱۱۱، پیراگراف:۵، سطر:۱
.4	عقائد	عقیدہ کی جمع، ایمان، نظریہ، اپنے اور کائنات کے بارے میں تصورات، مذہبی اُصول جن پر ایمان لانا ضروری ہے، وہ دلی بھروسہ یا اعتبار جو کسی بات یا شخص کو حق یا دُرست سمجھنے سے پیدا ہو	صفحہ:۱۱۱، پیراگراف:۵، سطر:۱
.5	مجمع	بہت سے لوگوں کا ہجوم، کئی لوگوں کا ایک جگہ جمع ہونا	صفحہ:۱۱۱، پیراگراف:۲، سطر:۱
.6	مشغول ہونا	کسی کام میں توجہ سے لگا ہونا، مصروف ہونا	صفحہ:۱۱۱، پیراگراف:۲، سطر:۲
.7	نطفہ	قطرہ جس سے انسان کو پیدا کیا گیا ہے	صفحہ:۱۱۶، آیت:۴۶
.8	واقعہ معراج	وہ واقعہ جس میں رات ہی رات میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو مسجدِ حرام سے مسجد اقصیٰ تک اور وہاں سے ساتوں آسمان کی سیر کروائی گئی، انبیاء کرام علیہم السلام سے ملاقات ہوئی، جنت اور جہنم کے درجات دکھائے گئے	صفحہ:۱۱۱، پیراگراف:۳، سطر:۳

سورۃ القمر

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	تلخ	ناگوار، ناپسند، کڑوا	صفحہ:۱۲۴، آیت:۴۶
.2	ٹڈیاں	ایک قسم کا کیڑا جو اکثر فصلوں کو نقصان پہنچاتا ہے	صفحہ:۱۲۰، آیت:۷
.3	دوچار ہونا	سامنا ہونا، واسطہ پڑنا، تعلق ہونا	صفحہ:۱۲۵، علم و عمل کی باتیں:۳
.4	روندی ہوئی	پاؤں کے نیچے کچلی ہوئی	صفحہ:۱۲۲، آیت:۳۱
.5	شق القمر	چاند کا پھٹ جانا، وہ خاص واقعہ جب آپ ﷺ نے قریش مکہ کے مطالبہ پر ان کے سامنے چاند کو اپنی انگلی کے اشارے سے دو ٹکڑے کرنے کا معجزہ دکھایا	صفحہ:۱۲۰، پیراگراف:۱، سطر:۱
.6	قُربِ قیامت	قیامت کی نزدیکی، حشر سے قربت	صفحہ:۱۲۰، پیراگراف:۱، سطر:۳
.7	نحوست	نامبارک، بدبختی، بدشگونی، بد نصیبی	صفحہ:۱۲۱، آیت:۱۹
.8	ہجرت کرنا	ایک جگہ چھوڑ کر کسی دوسری جگہ چلے جانا	صفحہ:۱۲۰، پیراگراف:۱، سطر:۲

سورۃ الرحمٰن

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	آڑ	رکاوٹ، پردہ، اوٹ	صفحہ:۱۲۹، آیت:۲۰
.2	اَستر	کپڑے کی اندرونی تہ، لحاف یا جیکٹ کے اندر کا کپڑا	صفحہ:۱۳۲، آیت:۵۴
.3	سعادت	نیک یا اچھے کام کی توفیق ملنا (نحوست کی ضد)، نیکی، بھلائی، خوش نصیبی	صفحہ:۱۲۸، پیراگراف:۱، سطر:۴
.4	فریضہ انجام دینا	دیا اور سونپا ہوا کام پورا کرنا، ذمہ داری پوری کرنا، فرض ادا کرنا	صفحہ:۱۲۸، پیراگراف:۱، سطر:۶
.5	مونگے	پانی میں رہنے والے کیڑے جو خوبصورت سیپیوں کے خول بناتے ہیں	صفحہ:۱۲۹، آیت:۲۲
.6	نباتات	پودے، جڑی بوٹیاں، پیڑ، وغیرہ	صفحہ:۱۳۴، علم و عمل کی باتیں:۲
.7	یاقوت	ایک قیمتی پتھر جو زیورات میں استعمال ہوتا ہے	صفحہ:۱۳۲، آیت:۵۸

سورۃ الواقعہ

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	اوصاف	خوبیاں، کمالات، اچھی صفات	صفحہ:۱۴۵، گھریلو سرگرمی:۳

.2	سبقت لے جانا	آگے بڑھ جانا، غالب آجانا، فوقیت حاصل کرنا	صفحہ:۱۳۸، آیت:۹
.3	عاجز	بے بس، بے اختیار، طاقت نہ ہونا	صفحہ:۱۴۱، آیت:۶۰
.4	کنواری	غیر شادی شدہ لڑکی	صفحہ:۱۴۰، آیت:۳۶
.5	کیفیات	کیفیت کی جمع، حالت، احوال	صفحہ:۱۴۵، گھریلو سرگرمی:۳
.6	معیّن	مقرر کیا گیا، ٹھہرایا گیا، طے شدہ	صفحہ:۱۴۰، آیت:۵۰
.7	مُقرَّب	اللہ ﷻ سے قُربت رکھنے والے، بہت زیادہ نیک لوگ، پرہیز گار، درجات میں قریب کیا ہوا، بزرگی میں اعلیٰ رتبہ دیا ہوا، بہت ہی خاص دوست، جمع مقربین	صفحہ:۱۳۷، پیراگراف:۲، سطر:۳
.8	نقشہ کھینچا	منظر بیان کرنا، پوری تفصیل بتانا	صفحہ:۱۳۷، پیراگراف:۲، سطر:۹
.9	ہولناک	خطرناک، خوفناک، ڈراؤنا	صفحہ:۱۳۷، پیراگراف:۲، سطر:۵

سورۃ الملک

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	اوندھا	اُلٹا، منہ کے بل	صفحہ:۱۴۸، آیت:۲۲
.2	باریک بین	پوشیدہ باتوں کا جاننے والا	صفحہ:۱۴۷، آیت:۱۴
.3	دھنسا دینا	زمین کے اندر داخل کر دینا، زمین کے اندر گھسانا	صفحہ:۱۴۷، آیت:۱۶
.4	مرکزی موضوع	بنیادی عنوان یا مضمون، اہم موضوع، وہ بات جس کی طرف توجہ دلانا مقصود ہو، اصل بات	صفحہ:۱۴۶، پیراگراف:۱، سطر:۲

سورۃ القلم

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	چٹیل	ہموار، یکساں میدان، وہ میدان جہاں سایہ دار درخت نہ ہو	صفحہ:۱۵۷، آیت:۴۹
.2	چغل خوری کرنا	کسی کی بُرائی ظاہر کرنا، لگائی بجھائی کرنے کی عادت	صفحہ:۱۵۴، آیت:۱۱
.3	دل جوئی	دل کو تسلی دینا، تسکین دینا، غم اور فکر دور کرنا	صفحہ:۱۵۳، پیراگراف:۲، سطر:۴
.4	ڈٹے رہنے	مضبوطی سے قائم رہنا، پیچھے نہ ہٹنا، جمے رہنا، اپنا موقف تبدیل نہ کرنا، اپنی بات اور رائے سے نہ پھرنا	صفحہ:۱۵۳، پیراگراف:۲، سطر:۱
.5	فائز ہونا	کامیاب ہونا، فتح پانا، بامراد ہونا، کسی بلند درجے پر پہنچنا	صفحہ:۱۵۸، علم و عمل کی باتیں:۲

سورۃ الحاقہ

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	بالفرض	مثال کے طور پر، سمجھانے کے لئے کوئی بات عارضی طور پر مان لینا	صفحہ:۱۶۴، آیت:۴۴
.2	برپا کرنا	قائم کرنا، عملاً کچھ کر دکھانا	صفحہ:۱۶۱، پیراگراف:۲، سطر:۲
.3	بوچھاڑ	اندھا دھند، بہت زیادہ، کثرت	صفحہ:۱۶۱، پیراگراف:۱، سطر:۲
.4	ترغیب دلانا	شوق دلانا، رغبت دلانا، آمادہ کرنا	صفحہ:۱۶۶، گھریلو سرگرمی:۹
.5	تعجب	حیران کن، حیرت میں ڈالنے والی، حیرانی	صفحہ:۱۶۱، پیراگراف:۱، سطر:۵
.6	صداقت	سچائی، سچ، صحیح، دُرست	صفحہ:۱۶۱، پیراگراف:۲، سطر:۱
.7	ضرب	مارنا، چوٹ، وار	صفحہ:۱۶۲، آیت:۱۴
.8	طغیانی	حد سے بڑھ جانا، بغاوت، نافرمانی	صفحہ:۱۶۲، آیت:۱۱
.9	طوق	مجرموں کے گلے میں پڑی زنجیریں	صفحہ:۱۶۵، آیت:۳۰
.10	کھوکھلے	خالی، جس کے اندر کچھ نہ ہو	صفحہ:۱۶۲، آیت:۷
.11	گرم جوش	گہرا، پکا	صفحہ:۱۶۵، آیت:۳۵

سورۃ المعارج

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	اُخروی انجام	آخرت میں انجام، روزِ قیامت ہونے والا سلوک	صفحہ:۱۶۹، پیراگراف:۱، سطر:۴
.2	بدحالی	غُربت، بُری حالت، خستہ کیفیت، تکلیف میں مبتلا	صفحہ:۱۶۹، پیراگراف:۳، سطر:۴
.3	فدیہ	جرمانہ، وہ روپیہ جس کو ادا کر کے قیدی کو چھڑایا جائے	صفحہ:۱۷۱، آیت:۱۴
.4	کنیز	خادمہ، نوکرانی	صفحہ:۱۷۱، آیت:۳۰
.5	موضوعات	موضوع کی جمع، عنوانات، جس سے متعلق بات کی جائے	صفحہ:۱۶۹، پیراگراف:۱، سطر:۳

سورۃ نوح

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	جنم دینا	پیدا کرنا، جننا	صفحہ:۱۷۸، آیت:۲۷
.2	طرزِ عمل	طریقہ کار، سلوک، انداز	صفحہ:۱۷۸، پیراگراف:۱، سطر:۶
.3	علانیہ	بالکل واضح، عیاں، ظاہری، سب کے سامنے، کھلی، خفیہ نہ ہونا	صفحہ:۱۷۷، آیت:۹

سورۃ الجن

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	ایندھن	جلنے والی چیز مثلاً لکڑی، کوئلہ، تیل وغیرہ	صفحہ:۱۸۴، آیت:۱۵
.2	ٹٹولنا	تلاش کرنا، ہاتھ پھیر کر اور چھو کر معلوم کرنا	صفحہ:۱۸۴، آیت:۸
.3	رسائی	پہنچ، دسترس، اختیار، قدرت	صفحہ:۱۸۳، پیراگراف:۳، سطر:۵
.4	شہاب ثاقب	ٹوٹنے والا ستارہ (Meteoroid)، چمکدار ستارہ	صفحہ:۱۸۳، پیراگراف:۳، سطر:۶
.5	عقل و شعور	فہم، تدبر، فکر کرنے اور سوچنے کی صلاحیت	صفحہ:۱۸۳، پیراگراف:۳، سطر:۱
.6	فریضۂ رسالت	وہ ذمہ داریاں اور فرائض جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی طرف سے رسولوں کو سونپے جاتے ہیں، منصبِ رسالت کی ذمہ داری، رسولوں کی ذمہ داریاں	صفحہ:۱۸۳، پیراگراف:۳، سطر:۷
.7	گھات میں لگنا	موقع تلاش کرنا	صفحہ:۱۸۴، آیت:۹
.8	وفود	وفد کی جمع، کسی قوم کی طرف سے چند لوگوں کا آنا	صفحہ:۱۸۳، پیراگراف:۲، سطر:۴

سورۃ المزمل

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	بیڑیاں	پاؤں کی زنجیریں	صفحہ:۱۹۲، آیت:۱۲
.2	پنج وقتہ	پانچ وقت ادا کی جانے والی	صفحہ:۱۹۱، پیراگراف:۱، سطر:۳
.3	ترتیل سے پڑھنا	حروف کی زبر زیر پیش کا لحاظ رکھتے ہوئے صاف طور پر آہستہ آہستہ ادا کرنا، قرآنِ حکیم کی آیات کو ٹھہر ٹھہر کر اور اس کے اثرات دل پر محسوس کرتے ہوئے پڑھنا	صفحہ:۱۹۱، پیراگراف:۱، سطر:۳
.4	رائے	کسی معاملے میں فہم، تجربہ، مشاہدہ کی روشنی میں یا عقیدہ یا یقین وغیرہ کی بنا پر قائم شدہ خیال، تجویز، مشورہ	صفحہ:۱۹۱، پیراگراف:۱، سطر:۱
.5	رعایت	مہربانی، پاس و لحاظ، کرم، نرمی کرنا، چھوٹ دینا	صفحہ:۱۹۱، پیراگراف:۳، سطر:۵

سورۃ المدثر

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	آفت	بڑی مصیبت، بہت بڑا عذاب، دکھ، تکلیف	صفحہ:۱۹۹، آیت:۳۵

.2	آگاہ	جاننا، معلوم ہونا، کسی بات سے باخبر، واقف ہونا	صفحہ:۱۹۸، پیراگراف:۲، سطر:۲
.3	بِدکے ہوئے	ڈرے ہوئے، خوف زدہ، ڈر کی بنا پر سہمے ہوئے	صفحہ:۲۰۰، آیت:۵۰
.4	بے چین	بے قرار، بے سکون، پریشان	صفحہ:۱۹۸، پیراگراف:۱، سطر:۲
.5	جھلسا دینا	جلانا، لُو کا لگنا	صفحہ:۱۹۹، آیت:۲۹
.6	حسبِ معمول	معمول کے مطابق، جیسا کہ ہوتا آیا ہے، روزمرہ یا عام طور پر ہونے والے عمل کے مطابق	صفحہ:۱۹۸، پیراگراف:۲، سطر:۲
.7	فرائض	لفظ "فرائض" فریضہ کی جمع ہے۔ معنی ضروری ذمہ داریاں، وہ کام جن کا پورا کرنا ضروری ہو، دیئے گئے یا سونپے گئے کام، اللہ ﷻ کے احکام	صفحہ:۱۹۸، پیراگراف:۱، سطر:۶
.8	کمربستہ	کسی کام کے لئے ہمت کرنا، پختہ ارادہ کرنا	صفحہ:۱۹۸، پیراگراف:۲، سطر:۲
.9	گروی رکھنا	کسی چیز کے بدلے کوئی چیز رکھنا، رہن رکھنا	صفحہ:۲۰۰، آیت:۳۸
.10	نفاق	دوغلاپن، ظاہر اور باطن میں تضاد	صفحہ:۱۹۹، آیت:۳۱

سورۃ القیامہ

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	پَور	انگلیوں کے جوڑ	صفحہ:۲۰۵، آیت:۴
.2	جھاڑ پھونک	جنتر منتر، کچھ پڑھ کر جھاڑنا	صفحہ:۲۰۶، آیت:۲۷
.3	جھنجوڑنا	زور سے ہلانا، ہوشیار کرنا، خبردار کرنا	صفحہ:۲۰۸، علم و عمل کی باتیں:۱
.4	چُندھیانا	آنکھوں کا سکڑ جانا، روشنی نہ دیکھ سکنا	صفحہ:۲۰۵، آیت:۷
.5	مَنی	والدین کے جسم سے نکلنے والا خاص قطرہ جس سے اللہ ﷻ بچہ کو پیدا فرماتا ہے	صفحہ:۲۰۶، آیت:۳۷

سورۃ الدھر

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	اخلاص	دینی یا دنیوی عمل میں نیک نیتی، خلوص، بے غرض	صفحہ:۲۱۱، پیراگراف:۱، سطر:۲
.2	آمیزش	ملاوٹ، کسی چیز کو دوسری چیز میں ملانا	صفحہ:۲۱۱، آیت:۵
.3	پھرائے	چکر لگانا، گردش دینا	صفحہ:۲۱۲، آیت:۱۵
.4	تپش	گرمی، حرارت	صفحہ:۲۱۲، آیت:۱۳

.5	سُونٹھ	خشک ادرک	صفحہ:۲۱۲، آیت:۱۷
.6	کافور	تیز خوشبو	صفحہ:۲۱۱، آیت:۵
سورۃ المرسلٰت			
نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	حُجّت	دلیل	صفحہ:۲۱۸، آیت:۶

یادداشت

”مطالعہ ٔ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات“ کے مکمل نصاب کی تفصیل بمع قرآنِ حکیم کی اوسطاً تکمیل

حصّہ اوّل (مکّی سورتیں) — سورتیں: ۱۲، قصص: ۸ — قرآنِ حکیم کی تکمیل: ۵ فیصد

قصص: حضور نبی اکرم ﷺ کی حیاتِ طیبہ اور فضائل و کمالات، قصّہ حضرت آدم علیہ السلام (منتخب آیات سورۃ الاعراف)، قصّہ حضرت نوح علیہ السلام، قصّہ حضرت ھود علیہ السلام، قصّہ حضرت صالح علیہ السلام، قصّہ حضرت شعیب علیہ السلام (منتخب آیات سورۃ الاعراف، سورۃ ھود اور سورۃ الشعراء)، قصّہ حضرت یونس علیہ السلام (منتخب آیات سورۃ الصّٰٓفّٰت) ہاتھی والوں کا قصّہ (سورۃ الفیل)

سورتیں: سُوْرَةُ الْفَاتِحَة، سُوْرَةُ الْفِيل، سُوْرَةُ قُرَيْش، سُوْرَةُ الْمَاعُوْن، سُوْرَةُ الْكَوْثَر، سُوْرَةُ الْكَافِرُوْن، سُوْرَةُ النَّصْر، سُوْرَةُ اللَّهَب، سُوْرَةُ الْاِخْلَاص، سُوْرَةُ الْفَلَق، سُوْرَةُ النَّاس، سُوْرَةُ الصّٰٓفّٰت

حصّہ دوم (مکّی سورتیں) — سورتیں: ۲۷، قصص: ۵ — قرآنِ حکیم کی تکمیل: ۹ فیصد

قصص: حضور نبی کریم ﷺ کے فضائل و مکارم اور معجزات، قصّہ حضرت ابراہیم علیہ السلام (منتخب آیات سورۃ الانعام، سورۃ الانبیاء اور سورۃ الشعراء)، قصّہ حضرت موسیٰ علیہ السلام (منتخب آیات سورۃ الاعراف، سورۃ القصص، سورۃ طٰہٰ اور سورۃ الشعراء)، ایک ظالم بادشاہ اور مومن لڑکے کا قصّہ (سورۃ البروج)، پہلی وحی کا قصّہ (سورۃ العلق)

سورتیں: سُوْرَةُ النَّبَا، سُوْرَةُ النّٰزِعٰت، سُوْرَةُ عَبَس، سُوْرَةُ التَّكْوِير، سُوْرَةُ الْاِنْفِطَار، سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْن، سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاق، سُوْرَةُ الْبُرُوْج، سُوْرَةُ الطَّارِق، سُوْرَةُ الْاَعْلٰى، سُوْرَةُ الْغَاشِيَة، سُوْرَةُ الْفَجْر، سُوْرَةُ الْبَلَد، سُوْرَةُ الشَّمْس، سُوْرَةُ الَّيْل، سُوْرَةُ الضُّحٰى، سُوْرَةُ الْاِنْشِرَاح، سُوْرَةُ التِّيْن، سُوْرَةُ الْعَلَق، سُوْرَةُ الْقَدْر، سُوْرَةُ الْبَيِّنَة، سُوْرَةُ الزِّلْزَال، سُوْرَةُ الْعٰدِيٰت، سُوْرَةُ الْقَارِعَة، سُوْرَةُ التَّكَاثُر، سُوْرَةُ الْعَصْر، سُوْرَةُ الْهُمَزَة

حصّہ سوم (مکّی سورتیں) — سورتیں: ۲۲، قصص: ۲ — قرآنِ حکیم کی تکمیل: ۱۲ فیصد

قصص: شمائل النبی ﷺ، قصّہ حضرت یوسف علیہ السلام (سورۃ یوسف)

سورتیں: سُوْرَةُ يُوْسُف، سُوْرَةُ الزُّخْرُف، سُوْرَةُ الدُّخَان، سُوْرَةُ الْجَاثِيَة، سُوْرَةُ قٓ، سُوْرَةُ الذّٰرِيٰت، سُوْرَةُ الطُّوْر، سُوْرَةُ النَّجْم، سُوْرَةُ الْقَمَر، سُوْرَةُ الرَّحْمٰن، سُوْرَةُ الْوَاقِعَة، سُوْرَةُ الْمُلْك، سُوْرَةُ الْقَلَم، سُوْرَةُ الْحَاقَّة، سُوْرَةُ الْمَعَارِج، سُوْرَةُ نُوْح، سُوْرَةُ الْجِنّ، سُوْرَةُ الْمُزَّمِّل، سُوْرَةُ الْمُدَّثِّر، سُوْرَةُ الْقِيَامَة، سُوْرَةُ الدَّهْر، سُوْرَةُ الْمُرْسَلَات

حصّہ چہارم (مکّی سورتیں) — سورتیں: ۱۷، قصص: ۵ — قرآنِ حکیم کی تکمیل: ۱۷ فیصد

قصص: قصّہ حضرت زکریا علیہ السلام، قصّہ حضرت مریم علیہا السلام، قصّہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام (سورۃ مریم)، قصّہ حضرت لوط علیہ السلام (منتخب آیات سورۃ الاعراف، سورۃ ھود اور سورۃ الشعراء)، قصّہ حضرت سلیمان علیہ السلام (سورۃ النمل)

سورتیں: سُوْرَةُ مَرْيَم، سُوْرَةُ طٰهٰ، سُوْرَةُ الْاَنْبِيَآء، سُوْرَةُ الْحَجّ، سُوْرَةُ الْفُرْقَان، سُوْرَةُ الشُّعَرَآء، سُوْرَةُ النَّمْل، سُوْرَةُ الْقَصَص، سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْت، سُوْرَةُ الرُّوْم، سُوْرَةُ لُقْمٰن، سُوْرَةُ السَّجْدَة، سُوْرَةُ سَبَا، سُوْرَةُ فَاطِر، سُوْرَةُ يٰسٓ، سُوْرَةُ صٓ، سُوْرَةُ الْاَحْقَاف

حصّہ پنجم (مکّی سورتیں) — سورتیں: ۱۵، قصص: ۷ — قرآنِ حکیم کی تکمیل: ۲۵ فیصد

قصص: قصّہ اصحابِ سبت (سورۃ الاعراف)، واقعہ ٔ معراج، تاریخِ بنی اسرائیل (سورۃ بنی اسرائیل)، قصّہ اصحابِ کہف، باغ والے کا قصّہ، قصّہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام، قصّہ ذوالقرنین (سورۃ الکہف)

سورتیں: سُوْرَةُ الْاَنْعَام، سُوْرَةُ الْاَعْرَاف، سُوْرَةُ يُوْنُس، سُوْرَةُ هُوْد، سُوْرَةُ الرَّعْد، سُوْرَةُ اِبْرَاهِيْم، سُوْرَةُ الْحِجْر، سُوْرَةُ النَّحْل، سُوْرَةُ بَنِیْ اِسْرَآءِيْل، سُوْرَةُ الْكَهْف، سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْن، سُوْرَةُ الزُّمَر، سُوْرَةُ الْمُؤْمِن، سُوْرَةُ حٰمٓ السَّجْدَة، سُوْرَةُ الشُّوْرٰى

حصّہ ششم (مدنی سورتیں) — سورتیں: ۴، قصص: ۳ — قرآنِ حکیم کی تکمیل: ۱۵ فیصد

قصص: غزوہ احد (سورۃ اٰل عمران)، غزوہ بدر (سورۃ الانفال)، غزوہ تبوک (سورۃ التوبہ)

سورتیں: سُوْرَةُ الْبَقَرَة، سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرَان، سُوْرَةُ الْاَنْفَال، سُوْرَةُ التَّوْبَة

حصّہ ہفتم (مدنی سورتیں) — سورتیں: ۱۷، قصص: ۵ — قرآنِ حکیم کی تکمیل: ۱۷ فیصد

قصص: قصّہ ہابیل و قابیل، (سورۃ المائدہ)، واقعہ افک (سورۃ النور)، غزوۂ احزاب (سورۃ الاحزاب)، فتح مکہ (سورۃ الفتح)، غزوۂ بنو نضیر (سورۃ الحشر)

سورتیں: سُوْرَةُ النِّسَآء، سُوْرَةُ الْمَآئِدَة، سُوْرَةُ النُّوْر، سُوْرَةُ الْاَحْزَاب، سُوْرَةُ مُحَمَّد، سُوْرَةُ الْفَتْح، سُوْرَةُ الْحُجُرَات، سُوْرَةُ الْحَدِيْد، سُوْرَةُ الْمُجَادَلَة، سُوْرَةُ الْحَشْر، سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَة، سُوْرَةُ الصَّف، سُوْرَةُ الْجُمُعَة، سُوْرَةُ الْمُنَافِقُوْن، سُوْرَةُ التَّغَابُن، سُوْرَةُ الطَّلَاق، سُوْرَةُ التَّحْرِيْم